یہ کتاب محسن کاظمی

فوٹو کاپی بشکریہ برادر محسن کاظمی

مجالس حسینیہ

ایک قدیم کتاب

ومولی الکونین ابوالفضل السید ناصر حسین لازالت شموس افاداتہم طالعۃ واقمار افاضاتہم لامعۃ خدمت مین مومنین بالیقین وتابعین شریعت حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی ابنائہ الطاہرین کی عرض کرتا ہی کہ عنفوان شباب مین تحصیلاً للثواب وابتغاءً لمرضاۃ رب الارباب بعد ترجمہ کرنے اور چھپوانے مجلد عاشر بحار الانوار کے کہ حالات حضرت خامس آل عبا سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا پر بتفصیل مشتمل ہی اس حقیر سراپا تقصیر کو یہ خیال ہوا کہ اس زمانہ مین کہ طوفان جہالت عام ہی اور اکثر ذاکرین بسبب ناواقفیت کے روایات باطلہ اور احادیث موضوعہ کہ جنکا کتب معتبرۂ علما و محدثین مین کہین پتہ نہین ملتا برابر منبرون پر پڑھتے ہین اور کتابون مین جمع کرتے ہین حالانکہ ایسی کتابون کا تالیف و تصنیف کرنا اور اُنکا شائع کرنا خلاف حکم خدا و رسول اور باعث شماتت مخالفین مذہب اسلام اور باعث ہتک حرمت اہلبیت کرام ہی بعض حضرات ذاکرین فرماتے ہین کہ ہم اگر ایسی روایات نہ پڑھین تو کیا کرین روایات صحیحہ و معتبرہ مبکی نہین ہین حالانکہ یہ امر بالبداہتہ غلط ہی بلکہ مصائب حضرت سید الشہدا جو کہ کتب معتبرۂ فریقین مین وارد ہوے ہین وہ ایسے مبکی ہین کہ تمام اہل خبرت اُس سے واقف ہین پھر کیا وجہ ہی کہ باوجود پائے جانے ایسے کتب معتبرہ کے مضامین باطلہ عوام الناس مین شہرت دیے جائین اور وہ احادیث کہ جنکی نقل مین علماے فریقین اور علی الخصوص علماے اہل تشیع کا اتفاق ہی ترک کیے جائین بنا برعلیہ کمترین نے وہ روایات کہ جنپر اکثر علماے شیعہ کا اتفاق ہی یا وہ کہ جو کتب معتبرۂ علما مین مذکور و ماثور ہین اور وہ روایات نہایت مبکی بھی ہین کتب معتبرہ سے انتخاب اور ترجمہ کر کے اس کتاب کو مرتب کیا اور منتخب المصائب المعروف بہ **مجالس حسینیہ** نام رکھا امید حضرات علماے اعلام اور محدثین عظام سے یہ ہی کہ اگر بسبب سہو و نسیان کے کہ مقتضاے بشریت ہی کسی مقام پر غلطی پائین تو اصلاح فرمائین ع العذر عند کرام الناس مقبول۔

Presented by www.ziaraat.com

مجلس اول اشعار پیش خوانی وحدیث افضلیت حسنین ؑ از روے حسب ونسب بر تمام عالم وقصد سفر حضرت سید الشہدا از مدینہ ومختصر حال شہادت وخبر شہادت رسیدن بمدینہ

رم است کہ آثار محشر است	بر آسمان ہلال کہ بر چرخ خنجر است
...ین ہمہ خون شد زدید لنش	گویا کہ از پی رگ جان مثل نشتر است
بہر جہان دہد خبر گریۂ و بکا	آری ہلال نیست خطیبی بہ منبر است
از بہر یاد آوری گریہ آسمان	انگشت سوی مقتل سبط پیمبر ؑ است
کردہ نمود انکہ قصد چنین ظلم اہل کین	انگشت در دہن ز عجب چرخ اخضر است
این سرخی شفق کہ پدید است صبح وشام	آثار خون گریستن چرخ اخضر است
ازبسکہ شد چنین ستم وجور زیر او	این طوق خون بگردن چرخ ستمگر است
تا آنکہ منکران نتوانند خفیہ کرد	خون ہمہ شہید عیان تا بہ محشر است
از بہر پاکیان شہیدان کربلا	رنگ شفق ز قصۂ شان یاد آور است
تاثیر کرد در جبل ودشت وبام ودر	آن غم کدام غم غم سبط پیمبر ؑ است
در جن والنس ودام ودد ودر وحوش وطیر	در خاک وباد وآتش ودر بحر ودر بر است
گل جامہ چاک وبلبل شیدا بشور وشین	باد صبا ز فرط الم خاک بر سر است
آن سینۂ وگلو کہ بوسید مصطفے	آن سینہ ہست وشمر وگلو ہست وخنجر است
ان لب کہ بارہا چو شکر مصطفے مکید	چوب یزید وآن لب ودندان اطہر است
آن سر کہ بود تاج سر عرش کارگار	گہ در تنور وگہ بشجر گاہ بر در است
گردند باغ فاطمہ ؑ تارا	نی غنچۂ وگل ست نہ سرو وصنوبر است

آن گل کہ بر مزار نبی ؐ بود جاے او	اکنون ببین بماریہ بر خاک بستر است
آن دُر کہ بود زیب دو گوشش فاطمہ ؑ	در خاک وخون فتادہ چو یاقوت احمر است

فِی کِتَابِ الرَّوْضَۃِ وَغَیْرِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ ذَاتَ یَوْمٍ خُطْبَۃً بَلِیْغَۃً فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّۃً قَالُوْا بَلٰی کتاب روضہ وغیرہ مین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب نے ایک خطبۂ بلیغہ ارشاد فرمایا اثناے خطبہ مین بیان کیا کہ اے گروہ مسلمین آیا آگاہ کرون مین تم کو اُنسے کہ جو بہترین خلق ہین نسب مین اپنے نانا اور نانی کی طرف سے سب اصحاب نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ہم سب امیدوار ہین ارشاد ہو قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ جَدَّھُمَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی فرمایا اُن حضرت ؐ نے کہ وہ بہترین خلق یہ دونون فرزند میرے حسن ؑ وحسین ؑ ہین کہ نانا اُنکے محمد ؐ رسول اللہ ہین اور نانی اُنکی خدیجۂ کبریٰ ہین فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَّاُمًّا قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ اَبَاھُمَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی پھر حضرت ؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون مین تمھین اُنسے جو بہتر ہین نسب مین ماں باپ کی طرف سے سب نے عرض کیا کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ وہ بہترین نسب یہ دونون فرزند ہین میرے حسن ؑ وحسین ؑ کہ باپ اُنکے علی بن ابیطالب اور ماں اُنکی فاطمۂ زہرا بنت محمد مصطفے ہے فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَّعَمَّۃً قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاِنَّ عَمَّھُمَا جَعْفَرُ نِ الطَّیَّارُ ذُوالْجَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَعَمَّتَھُمَا اُمُّ ھَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ پھر حضرت ؐ نے فرمایا کہ آیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون بہترین خلق ہین نسب مین چچا اور پھوپھی کی طرف سے سب نے عرض کی کہ البتہ یا رسول اللہ ہم سب امیدوار ارشاد ہین فرمایا حضرت ؐ نے کہ وہ بہترین خلق جانب عم اور عمہ سے یہی دونون فرزند ہین میرے حسن ؑ وحسین ؑ کہ چچا اُنکے جعفر بن ابی طالب ہین جنکو خدا نے دو پر زمرد کے عطا فرمائے کہ جنت مین ہمراہ ملائکہ کے پرواز کرتے ہین اور پھوپھی

حضرتؐ سے فرمایا

کہ آیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون افضل و بہتر ہی از روے نسب کے مامون اور خالہ کی طرف سے
اصحاب نے عرض کی کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرزند میرے حسنینؑ ہین کہ ماموں
اُنکے قاسم بن محمدؐ اور خالہ اُنکی زینبؑ دختر رسول خدا ہین ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا
وَجَدَّهُمَا وَجَدَّتَهُمَا وَخَالَهُمَا وَخَالَتَهُمَا وَعَمَّهُمَا وَعَمَّتَهُمَا وَهُمَا کُلُّهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ پھر حضرت
نے فرمایا کہ ایہا الناس بدرستیکہ باپ اُنکے اور مان اُنکی ورنانا اُنکے اور نانی اور ماموں ورخالہ وچچا و
پھوپھی اُنکی ورخود یہ دونون فرزند میرے سب اہل جنت سے ہین اور مسکن ان سب کا بہشت ہی
وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ اَحَبَّ مَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّةِ اور ایہا الناس جو شخص کہ محبت رکھے میرے
ان دونون نورچشمون سے وہ بھی بہشت مین ہوگا بلکہ جو شخص کہ محبت رکھے اُس سے کہ جو اُنسے
محبت رکھتا ہی وہ بھی بہشتی ہی پس حضرات یہ جاے گریہ و بکا ہی کہ جو شاہزادے افضل و بہتر و بہتر
ہون تمام عالم سے نسب و حسب مین اور محبت جنکی باعث نجات عذاب دوزخ سے ہو اور دوستی جنکی
سبب ہو داخل ہونے بہشت کا واے ہو اُن اشقیا پر کہ جنھون نے ایک شہزادے کو زہر دغا سے
شہید کیا اور نعش اطہر پر اُنکی تیر باران کیے اور اُنھین قریب قبر اقدس جناب رسول خدا کے دفن
ہونے نہ دیا اور دوسرے شاہزادے کو آوارہ وطن کیا اور بمکر و دغا طلب کرکے صحراے کربلا مین
ہر طرف سے محاصرہ کیا اور اُنھین مع عزیز و اقربا تشنہ لب مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور کسی نے بجز
ظلم و ستم کے اُس امام مظلوم پر رحم نہ کیا چنانچہ ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے باہر چلے جائین عورات مخدرات بنی ہاشم
جمع ہوئین اور صدا بنوحہ و زاری بلند کی امام حسینؑ نے جب اُنکی نالہ و بیقراری ملاحظہ فرمائی کہا
مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون کہ صبر کرو اور رونے پیٹنے سے ہاتھ اُٹھاؤ اُنھون نے کہا اے سید و
سردار ہم گریہ و زاری سے کیونکر باز رہین حالانکہ آپ ایسا بزرگوار بحسرت و ناکامی ہم مین سے جاتا ہی

اور ہم بیکسون کو غریب و تنہا چھوڑے دیتا ہی اور انجام کار ہم نہین جانتے کیا ہوگا اب نالہ و بیقراری
کس دن کے لیے رہنے دین قسم ہی خدا کی یہ دن ہمارے نزدیک مثل اُس روز کے ہی جس دن جناب
رسولخداؐ اس دنیا سے انتقال کیا اور مثل اُس دن کے ہی جس روز جناب فاطمہؑ نے انتقال فرمایا
اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امیر المومنینؑ شہید ہوے اور مثل اُس روز کے ہی جس دن امام
حسنؑ کو زہر دیا اور مثل اُس روز کے ہی جسدن رقیہؑ و زینبؑ و ام کلثومؑ نے وفات پائی اے
محبوب قلوب مومنان اے یادگار بزرگواران خدا ہماری جانون کو آپ پر سے فدا کرے پس امام
حسینؑ کی ایک پھوپھی تشریف لائین اور شیون و زاری کرکے کہا اے نور دیدہ مین گواہی دیتی ہون
کہ اسوقت مین نے سنا جنات تمپر نوحہ کرکے کہہ رہے ہین شہید کربلا نے آل بنی ہاشم سے قریش کی
گردنون کو ذلیل کیا وہ بزرگوار جو حبیب دل رسول خدا تھا اور ہرگز کوئی بدی اُس سے ظاہر نہوئی
تھی اُسکی مصیبت نے بینی ہاے مردم کو خاک پر ملدیا اور نیکون کو ذلیل کیا پس اُن مخدرات حجرات
طہارت و سیادت نے ایک آواز ہو کر مرثیہ ہاے جانسوز مصیبت امام حسینؑ مین پڑھے اور اشکہاے
خونین آنکھوں سے جاری کرکے اُس امام مظلوم کو وداع کیا اور قطب راوندی علیہ الرحمہ وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ نے قصد کیا کہ مدینہ سے تشریف لیجائین ام سلمہؓ زوجۂ طاہرہ رسولخداؐ
سید الشہداؑ کے پاس آئین اور کہا اے فرزند گرامی اپنے عزم سفر عراق سے مجھے اندوہگین و ملول نکرو
اسلیے کہ مین نے تمھارے جد بزرگوار سے سنا ہی کہ مکرر فرماتے تھے میرا فرزند دلبند حسینؑ زمین عراق
پر تیغ جور اہل کفر و نفاق سے شہید ہوگا اور اُس زمین کا نام کربلا ہی امام حسینؑ نے فرمایا اے مادر
محترم مین خود جانتا ہون کہ شہید ہونگا مگر مجھے کوئی چارہ بجز جانے کے نہین ہی اور بحکم خدا تعمیل
کرتا ہون اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون کہ کس روز شہید ہونگا اور کون مجھے شہید کریگا اور کس
زمین پر دفن ہونگا اور جانتا ہون کہ میرے ہمراہ میرے اہلبیت اور عزیز شہید ہونگے اے مادر
اگر آپ چاہین تو وہ جگہ جہان مین شہید اور دفن ہونگا آپکو دکھا دون پس امام حسینؑ نے دست
مبارک سے بجانب کربلا اشارہ کیا اور باعجاز آنحضرتؑ زمینہاے دنیا پست اور زمین کربلا بلند ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

یہانتک کہ حضرت نے محل شہادت و موضع دفن اپنا اور ہر ایک اصحاب کا اور اپنے لشکر کی جگہ
ام سلمہ کو دکھا دی پس ام سلمہ رض نے فغان و نالہ بلند کر کے گویا در و دیوار کو رولا دیا حضرت امام حسینؑ
نے فرمایا ای مادر گرامی اسیطرح مقدر ہوا ہی کہ مین بظلم و ستم شہید ہون اور میرے فرزندان و عزیز
و اقارب بھی قتل ہون اور میرے اہلبیت و عورات و اطفال قید ہو کر شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے
جائین اور ہرچند استغاثہ کرین مگر کوئی یاور و معین نہ پائین حضرت ام سلمہ رض نے کہا ای فرزند دلبند
تمھارے جد عالیمقدار نے تربت تمھارے مدفن کی مجھے دی ہی اور مین نے شیشہ مین رکھ چھوڑی
ہی پس حضرت امام حسینؑ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک مشت خاک کربلا اٹھا کے ام سلمہؓ کو دیدی اور
فرمایا ای مادر اس خاک کو بھی اس شیشہ مین رکھیے جب یہ دونون خون ہو جائین جانیے گا کہ مین
اس صحرا مین شہید ہو گیا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہو گا جناب ام سلمہؓ کا جب یہ حال اپنی آنکھون سے دیکھا ہو گا
المختصر مومنین جب وہ وقت آیا جسے خود حضرت سید الشہداؑ جناب ام سلمہؓ سے ذکر کر چکے تھے تو یہ نوبت پہنچی
کہ تمام انصار و رفقا و عزیز و اقربا شہید ہو گئے حتی کہ طفل صغیر بھی ہاتھو تیر ستم کھا کر راہی جنت ہوا اور
حضرت یکہ و تنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اور ایسے زخمی ہو گئے کہ حضرتؑ سے ذوالجناح پر بھی بیٹھا
نہ گیا لقد روی انہ لما ھوی الحسین من فرسہ الی الارض چنانچہ منقول ہی کہ جب جناب امام حسینؑ
بسبب زخمہاے کاری کے ذوالجناح پر نہ ٹھہر سکے پس بکمال ضعف و ناتوانی بپشت زین سے
زمین پر تشریف لائے ع ونادی ابن سعد من یجیٔ براسہ فصار الیہ الشمر لا یتبرم
شاعر کہتا ہی کہ اسوقت عمر سعد ملعون نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کون تم مین ایسا دلیر اور بہادر ہی کہ سر
اطہر امام حسینؑ کا تن سے جدا کرے راوی کہتا ہی کہ کسی شخص کو لشکر اعدا سے جرأت اسکی نہوئی کہ
اس امر عظیم کو قبول کرے لیکن شمر ملعون آمادہ قتل فرزند خیر البشر ہوا اور قریب اس امام بیکس کے
آیا پس اس بیرحم نے اس امام مظلوم کو اس بیرحمی سے بقصد ذبح زمین پر لٹایا کہ تمام جسم نازنین
اس نازپروردہ کنار رسول خدا کا خاک و خون مین بھر گیا اور روح اطہر پر یہ صدمہ ہوا کہ غش سے
چشمہاے مبارک کھولدین دیکھا کہ وہ شقی خنجر بکف آمادہ قتل سینۂ اطہر پر بیٹھا ہی اس حالت

بیکسی مین طرف روضۂ اقدس رسول خدا کے بہ نگاہ حسرت دیکھا اور بہ کمال ضعف و ناتوانی یہ کہا
کہ ای جد بزرگوار آیا آپ کو اپنے حسینؑ کے حال سے بھی کچھ اطلاع ہی کہ اس شقی نے بکمال سختی واسطے
ذبح کے لٹایا ہی اور سینۂ زخمی پر خنجر بکف سوار ہی اور سب استخوان سینۂ و پہلو میرے شکستہ ہو گئے ہین
ہرچند امام مظلوم نے چاہا کہ وہ شقی میرے قتل مین نہ شریک ہو لیکن اس ملعون نے مطلق رحم نہ کیا
یہانتک کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کیا منقول ہی کہ اسوقت اس مصیبت عظمی سے ساتون آسمان
قریب تھا کہ پھٹ جائین اور زمین شق ہو جائے اور تمام عالم زمین مین سما جائے اور اسوقت آفتاب
کو گہن لگ گیا اور ایسا تیرہ و تاریک ہو گیا کہ دن کو ستارے نظر آنے لگے اور اس غم مین آسمان سے
خون تازہ برسنے لگا اور نیچے سے ہر پتھر اور ڈھیلے کے خون تازہ جوش مارنے لگا اور چالیس دن
تک یہی حال رہا آہ آہ مومنین کیا حال ہوا ہو گا مدینہ مین جناب ام سلمہؓ کا بروز عاشورا جب دیکھا
ہو گا کہ تمام خاک اس شیشہ کی بالکل خون ہو گئی یقین ہو گیا ہو گا کہ امام حسینؑ شہید ہو گئے اور
بعض کتب معتبرہ مین مثل بحار الانوار و جلاء العیون وغیرہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ
جب حضرت امام حسینؑ شہید ہو گئے ایک کلاغ خون آنحضرت مین لوٹ کے اڑ گیا اور مدینہ مین
جا کے دیوار مکان فاطمہ دختر امام حسینؑ پر بیٹھا جب نظر فاطمہؑ کی اس کلاغ پر پڑی دیکھا خون
اسکے پرون سے ٹپکتا ہی یہ حال دیکھ کے فاطمہؑ فریاد و نالہ کرنے لگی اور کہا یہ خبر شہادت شہدا لے
کربلا میرے پاس لایا ہی جب اہل مدینہ اس حال پر مطلع ہوے کہا یہ دختر چاہتی ہی کہ جادو سے
اولاد عبد المطلب کو تازہ کرے بعد چند روز کے خبر پہنچی کہ جناب امام حسین علیہ السلام اسی روز
شہید ہوے تھے

شعر

فریاد از غریبی و بییاوری حسینؑ	وز نالہای دمبدم و زاری حسینؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون

؎ لا یکون ہذا الحدیث من الغرابۃ کما صرح بہ المجلسی فی جلاء العیون ۱۲ منہ مدظلہ

Pres[redacted]by w[redacted]raat.c[redacted]

مجلس دوم اشعار مشتمل بر احادیث مراتب مهمان نوازی حال جنگ حضرت مسلم و شہادت بروز عرفہ یعنی نہم ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۶۰ھ مع شہادت حضرت ہانی و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ متضمن حال شہادت جناب سید الشہدا

ماہ عزا رسید براے گریستن	کارے دگر مساز سواے گریستن
از نعرهٔ مؤذن و تکبیر بہتر است	آوازهٔ بکا و صداے گریستن
ای مردم دو دیده بکاکن کہ چون حباب	شد راست بر قد تو قباے گریستن
قصر گہر بہ قطرهٔ اشکے کہ مے دہند	پیش خدا کم است بہاے گریستن
میکرد اشارہ زخم تن شاہ روز جنگ	بنگر کہ خندہ ہا است قفاے گریستن
سلطان دین بخاک طپان بود و از حرم	مے رفت بر سپہر صداے گریستن
یوسفؑ بہانہ بود پئے گریۂ حسینؑ	یعقوبؑ خلق گشت براے گریستن
آہ از گروه ظلم کہ بر حال اہل بیتؑ	مصروف خندہ بود بجاے گریستن
غافل مشو ز گریہ بہ بزم غم حسینؑ	کوثر بجنت است بہاے گریستن
در ماتم حسینؑ بود بیقرار برق	دارد ہمیشہ ابر ہواے گریستن

بہتر ز گریہ نیست بہ عالم عبادتے
کارے مکن آسیر سواے گریستن

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُحِبُّ الضَّيْفَ اِلَّا وَيَقُوْمُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ کتاب انوار الہدایہ مین عاصم بن ضمیرہ سے منقول ہی کہ قبلۂ دنیا و دین جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا جو بندۂ مومن دوست رکھے اپنے مہمان کو اُٹھیگا وہ مومن اپنی قبر سے بروز قیامت درحالیکہ مُنھ اُسکا مثل ماہ شب چہاردہ کے منور و

روشن ہوگا فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْجَمْعِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذَا اِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ هٰذَا مُؤْمِنٌ يُحِبُّ الضَّيْفَ وَيُكْرِمُهٗ وَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ پس جب اہل محشر اُس پر نظر کرین گے تو آپس مین کہین گے یہ کوئی نبی مرسل ہے پس ایک فرشتہ اُنکے جواب مین کہیگا یہ ایک بندۂ مومن ہے کہ دار دنیا مین اپنے مہمان کو دوست رکھتا تھا اور باعزاز و اکرام پیش آتا تھا اور اب جزا اُسکی یہ ہو کہ پروردگار عالم اس بندۂ مومن کو داخل بہشت کریگا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَكْرِمُوا الضَّيْفَ وَلَوْ كَانَ كَافِرًا اور فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ اکرام کرو مہمان کا اگرچہ وہ کافر بھی ہو وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اُحِبُّ فِي الدُّنْيَا ثَلٰثَةَ اَشْيَاءَ اَلصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ وَاِكْرَامُ الضَّيْفِ اور فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین دنیا مین تین چیزون کو دوست رکھتا ہون اول روزہ رکھنا فصل گرما مین دوسرے جنگ کرنا تلوار سے تیسرے اکرام کرنا مہمان کا آہ آہ مومنین جناب رسالت مآبؐ اور جناب امیرؑ تو مہمان نوازی کی اسقدر تعریف فرمائین مگر افسوس ہزار افسوس اشقیاے اہل کوفہ نے کیا خوب مہمان نوازی کی اُن کی اولاد کی کہ حضرت مسلمؑ کو جو ایلچی جناب سید الشہداؑ اور مہمان اہل کوفہ تھے بمکر و دغا کس ظلم و ستم سے شہید کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت مسلمؑ پینتالیس ظالمون کو جہنم واصل کر چکے اُسوقت بکر بن عمر بن عمران ملعون نے ایک ضربت چہرۂ مبارک پر لگائی اُس ضربت کے صدمے سے اوپر کا لب اور دندان مبارک زخمی ہوے مگر پھر بھی جسطرف حضرت مسلم حملہ کرتے تھے کوئی اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکتا تھا جب وہ اشقیا لڑائی سے عاجز ہوئے کوٹھون پر جاکر پتھر اور لکڑیان حضرت مسلمؑ پر مارتے تھے اور آگ حضرت مسلمؑ کے سر پر برساتے تھے جب حضرت مسلمؑ نے یہ حال دیکھا اپنی حیات سے نا امید ہو کے تلوار کھینچی اور اون کافرون پر حملہ کیا اور ایک جماعت منافقین کو بھگا دیا اور بروایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ ہرچند حضرت مسلمؑ سے ان اشقیا نے کہا بھیجنے تمکو امان دی حضرت مسلمؑ نے قبول نکیا اور مقاتلۂ اعدا مین اہتمام کرتے تھے یہانتک کہ جراحات بے شمار جسم اطہر پر لگے اور ایک ستمگر نے عقب سے نیزہ پشت مبارک پر مارا اور حضرت مسلمؑ اُسکے صدمے سے مُنھ کے بھل

Presented by www.ziaraat.com

زمین پر گر پڑے کافرون نے ہجوم کیا اور حضرت مسلم کو پکڑ لیا ابن اشعث لعین کے حکم سے حضرت مسلم
کو استر پر سوار کیا اور ہتھیار اُنسے لیلیے اُسوقت حضرت مسلم نے آہ حسرت دل پر درد سے کھینچی اور
سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری کرکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عبد اللہ
پسر عباس بن مرداس نے کہا ای مسلم کیون روتے ہو جس مقصد بزرگ کا تمھارا ارادہ تھا اُسکی تحصیل
مین یہ آزار بہت نہین ہین حضرت مسلم نے کہا مین اپنے حال پر نہین روتا ہون ولیکن امام حسینؑ اور
اُنکے اصحاب کے حال پر روتا ہون کہ ان منافقین غدار کے فریب سے اپنے شہر اور عزیزون سے جدا
ہوکے اسطرف آتے ہین نہ معلوم اُنپر بھی کیا مصیبت گذریگی پس ابن اشعث سے متوجہ ہوکر کہا
مین جانتا ہون تمھاری امان پر اعتماد نہین ہے اور مجھے قتل کروگے اب ایک امید تمسے یہ ہی کہ
میری طرف سے کسیکو جناب امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کرو کہ آنحضرت مکر و غدر کوفیان بیوفا سے
اسطرف آتے ہین لہذا کہلا بھیجو کہ آپ کا پسر عم عرض کرتا ہی میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہون آپ
مراجعت فرمائیے کہ مین یہان اسیر ہوگیا ہون اور مترصد قتل ہون یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہین جنکے
نفاق سے آپکے پدر بزرگوار پریشان ہوکے آرزوے مرگ کرتے تھے ابن اشعث شقی نے عہد کیا
کہ مین کہلا بھیجونگا اور بعد عہد کے حضرت مسلمؑ کو دروازۂ قصر ابن زیاد روسیاہ پر لایا اور اُس
شقی سے جاکے حال بیان کیا ابن زیاد نے کہا تجھے امان دینے سے کیا کام تھا مین نے تجھے اُنکی
امان دینے کو نہین بھیجا تھا جب حضرت مسلمؑ دروازۂ ابن زیاد پر آئے تشنگی نے غلبہ کیا اُسوقت اکثر
مردمان کوفہ دروازۂ قصر پر منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے ہوے تھے حضرت مسلم نے کہا ای منافقو ایک
گھونٹ پانی مجھے پلادو مسلم بن عمرو بدبخت نے کہا ایک قطرہ پانی کا تمکو نہ ملیگا بعد اسکے
حمیم جہنم کا اُس ملعون نے ذکر کیا جسکا وہ خود مستحق تھا حضرت مسلمؑ نے کہا تیری مان تیری
عزا مین بیٹھے ای سنگین دل جفا کار مددگار کفار و اشرار تو ہی سزاوار حمیم پینے اور ہمیشہ
جہنم مین رہنے کا ہی یہ کہکے حضرت مسلمؑ نے بوجہ ضعف و غلبۂ تشنگی دیوار کا تکیہ کیا جب
عمرو بن حریث نے حضرت مسلمؑ کا یہ حال مشاہدہ کیا اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ ایک پیالہ

پانی کا حضرت مسلم کے واسطے لے آیا جب حضرت مسلمؑ نے چاہا پانی نوش کرین وہ پیالہ خون سے
بھر گیا پس وہ پانی پھینک دیا اور دوسرا پانی کا پیالہ طلب کیا وہ پیالہ بھی اسیطرح خون سے
بھر گیا تیسری مرتبہ جب پانی کا پیالہ آیا دندانہاے مبارک اُس پیالہ مین گر پڑے پس
حضرت مسلمؑ نے فرمایا الحمد للہ گویا دنیا کا پانی اب تقدیر مین نہین ہی ناگاہ ابن زیاد ولد الزنا
کا آدمی آیا اور حضرت مسلم کو لیگیا جب حضرت مسلم داخل مجلس ابن زیاد ہوے تو اُس شقی سے
بہت دیر تک بحث و گفتگو ہوتی رہی آخرکار حضرت مسلمؑ نے فرمایا اگر تجھے میرا قتل منظور ہی اجازت
دے کہ مین کسیکو اپنا وصی کرون کہ وہ میری وصیتون کی تعمیل کرے ابن زیاد نے کہا جو چاہو
کرو حضرت مسلم عمر بن سعد ملعون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا موافق اُس قرابت کے جو مجھ مین
اور تجھ مین ہی میری وصیت قبول کر اُس ملعون نے عبید اللہ بن زیاد روسیاہ کی خوشامد کی
وجہ سے کلام حضرت مسلم کا نہ سنا ابن زیاد نے کہا ای عمر بن سعد مسلمؑ تجھسے رابطۂ قرابت
رکھتے ہین اُنکی وصیت سے کیون انکار کرتا ہی جب عمر سعد نے ابن زیاد سے اجازت
پائی حضرت مسلم کا دست مبارک پکڑ کے گوشۂ قصر مین لیگیا حضرت مسلمؑ نے فرمایا میری وصیت
اول یہ ہی کہ اس شہر مین سات سو درہم کا مین قرضدار ہون لازم ہی کہ شمشیر و زرہ میری
فروخت کرکے میرا قرض ادا کردے دوسری وصیت یہ ہی کہ جب مجھے قتل کرین ابن زیاد سے
اجازت لیکر مجھے دفن کردینا تیسری وصیت یہ ہی کہ امام حسینؑ کو اس مضمون کا خط
لکھنا کہ کوفیون نے مجھسے بیوفائی کی اور آپکے پسر عم کی نصرت و مددگاری نکی انکے
وعدون پر اعتماد نہین ہی آپ اسطرف نہ آئین پس ابن زیاد شقی نے بکر بن حمران کو
طلب کیا جس نے اُس روز حضرت مسلمؑ کے دہن مبارک پر ضربت لگائی تھی اور حکم
دیا کہ مسلمؑ کو سقف قصر پر لیجا کر قتل کرے اور سر و تن کو قصر سے نیچے پھینکدے حضرت مسلمؑ
نے فرمایا ای ابن زیاد اگر تو ولد الزنا نہ ہوتا اور مجھ مین تجھ مین قرابت ہوتی تو میرے
قتل کا تو حکم نہ دیتا پس بکر بن حمران ملعون نے حضرت مسلم مظلوم کا ہاتھ پکڑا اور

مفصل تذکرہ جلاء العیون و بحار الانوار وغیرہ مین مندرج ہے

Prese[redacted]by ww[redacted]aat.c[redacted]

سقف قصر پر لیگیا اثناے راہ میں زبان مبارک حضرت مسلمؑ بحمد و ثنا و تکبیر و تہلیل خدا اور بصلوٰۃ سیّد انبیا و اہلبیت آنحضرتؐ گویا تھی اور حق تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے کہ خداوندا تو مجھ میں اور اس گروہ میں حکم کر کہ جنھوں نے مجھے فریب دیا اور مجھسے جھوٹ بولے اور اپنے وعدوں پر وفا نہ کی جب وہ لعین بدکردار مسلم نامدار کو قصر پر لایا اور قتل کر کے سر و بدن شریف کو بام قصر سے نیچے پھینکدیا لرزان و خائف ابن زیاد شقی کے پاس آیا اُس لعین نے پوچھا سبب تغیر کیا ہے اُس بدبخت نے کہا جب میں نے مسلم کو قتل کیا ایک مرد سیاہ مہیب کو دیکھا کہ میرے برابر کھڑا ہے اور اپنی انگلیاں دانتوں سے کاٹتا ہے اور بروایت دیگر قبل قتل اُسنے یہ حالت مشاہدہ کی اور ہاتھ اُس کا خشک ہوگیا جب یہ خبر عبیداللہ بن زیاد کو پہونچی بکر بدکردار کو بلایا اور بعد دریافت حال تبسم کر کے کہا جب تو نے خلاف عادت چاہا کام کرے دہشت تجھپر طاری ہوئی اور تجھے وہم و خیال نے گھیر لیا پس اُس ولدالزنا نے دوسرے روسیاہ کو سقف قصر پر بھیجا جب اُسنے ارادۂ قتل مسلم کیا جناب رسولؐ خدا کو دیکھا اور خوف آنحضرت سے پتہ اوسکا پھٹ گیا اور اُسیوقت مرگیا پس ابن زیاد روسیاہ نے تیسری مرتبہ ایک شامی ملعون کو بھیجا اُسنے جاکر حضرت مسلمؑ کو قتل کیا جب حضرت مسلمؑ شہید ہو چکے اوسوقت ابن زیاد نے ہانی کو طلب کیا اور ہر چند محمد بن اشعث وغیرہ نے شفاعت کی مگر اُس بدبخت نے ایک نہ مانا اور قتل ہانی کا حکم دیا غلام ابن زیاد ہانی کو قصر سے باہر لیگیا اور ایک ضربت اُنپر لگائی اُس ضربت نے اثر نکیا ہانی نے کہا اِلَى اللّٰهِ الْمَعَادُ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ یعنی بازگشت سب کی بجانب خدا ہے خداوندا مجھے اپنی رحمت و خوشنودی کیطرف لیجا پس اُس غلام بدانجام نے دوسری ضربت لگائی اور ہانی برحمت الٰہی ملحق ہوے پس عبیداللہ بن زیاد روسیاہ نے حضرت مسلم و ہانی کے سر کٹوا کے ہانی بن ابی حیۃ اور زبیر بن اروح کو دیے اور یزید پلید کے پاس روانہ کیا اور ایک نامہ لکھا اُس میں حال حضرت مسلم و ہانی کا درج کیا اور جب نامۂ عبیداللہ بن زیاد و سرہاے

مسلم و ہانی یزید پلید کے پاس پہونچے خوش ہوگیا اور حکم دیا کہ دونوں سر دروازۂ دمشق پر لٹکائے گئے اور ابن زیاد کے خط کا جواب لکھا اور اُس میں نوازش و انعام کا امیدوار کیا اور کہا میں نے سُنا ہے کہ امام حسینؑ متوجہ عراق ہوے ہیں لازم ہے کہ اُنپر راہیں بند کر کے فتح و ظفر میں سعی و کوشش بلیغ کر اور بہ تہمت و گمان لوگوں کو قتل کر اور ہر روز جو گذرے مجھے اطلاع دے آہ آہ مومنین آخر اُس ملعون نے وہی کیا جو اُسے یزید پلید نے لکھا تھا اور بہ سبب طمع دنیا کے باغ رسولخداؐ تاراج کر دیا اور جناب امام حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا کس ظلم و ستم سے شہید کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ میں فرماتے ہیں وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِكَ وَوَاضِعٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ ہاے اے جد مظلوم شمر لعین آپکے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپ کے مقام نحر پر رکھے ہوے تھا قَابِضٌ عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَّكَ بِمُهَنَّدِهٖ آہ آہ اُسکے ہاتھ میں آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار سے آپ کے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ آہ آہ اُسوقت ساکن ہوگئے حواس آپ کے اور سانس آپ کی خفیف و نرم ہوگئی اور دم رُک گیا یہانتک کہ سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سوم اشعار پیشخوانی و روایت آزاد کردن امام حسینؑ غلام خود را بہ سبب اکل پارۂ نان و حال حضرت حُر مع شہادت و حال بیکسی و تشنگی حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ متضمن شہادت مظلوم کربلاؑ

ہر صبح گر نہ تعزیت مفخر الہداست — پیراہن کبود فلک غرق خون چراست
گر آفتاب شرع نہ در خاک میرود — برقامت سپہر چرا پیرہن قباست
گر ذرہ فراق آن رُخ گلگون نسوخت زار — خورشید را چرا رخ لعلین جو کہرباست

Presented by www.ziaraat.com

روایت آزاد کردن امام حسین غلام خود را بسبب اکل پارۂ نان

فِی صَحِیفَۃِ الرِّضَا بِسَنَدِہٖ اِلَی الْبَاقِرِ اَنَّہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ اَنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ دَخَلَ مُسْتَرَاحًا فَوَجَدَ لُقْمَۃً مُلْقَاۃً فَدَفَعَہَا اِلٰی غُلَامٍ لَہٗ فَقَالَ یَا غُلَامُ ذَکِّرْنِیْ عَنْ ہٰذِہِ اللُّقْمَۃِ اِذَا خَرَجْتُ فَاَکَلَہَا الْغُلَامُ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ جناب امام حسینؑ ایک مرتبہ صحت خانہ مین داخل ہوے اور ایک لقمہ اُس مین پڑا ہوا پایا حضرت نے اُسکو اُٹھا کر ایک غلام کو دیدیا اور کہا کہ ای غلام مجھ کو یہ لقمہ یاد دلانا جب مین باہر نکلون غلام نے اُس لقمے کو کھا لیا فَلَمَّا خَرَجَ الْحُسَیْنُ قَالَ یَا غُلَامُ ہَاتِ اللُّقْمَۃَ قَالَ اَکَلْتُہَا یَا مَوْلَایَ قَالَ اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی جب جناب امام حسینؑ باہر تشریف لائے تو کہا ای غلام تو نے لقمہ کیا کیا اُسنے کہا ای مولا میرے مین نے تو کھا لیا حضرت نے فرمایا کہ تو آزاد ہی براہ خدا قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَعْتَقْتَہٗ یَا سَیِّدِیْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہُوَ یَقُوْلُ ایک شخص نے حضرتؑ سے تعجباً عرض کیا کہ ای آقا میرے آپنے اُسکو آزاد کر دیا حضرتؑ نے فرمایا کہ ہان سُنا مین نے اپنے نانا جناب رسولخداؐ کو فرماتے ہوے کہ مَنْ وَجَدَ لُقْمَۃً مُلْقَاۃً فَمَسَحَ مِنْہَا مَا مُسِحَ وَغَسَلَ مِنْہَا مَا غُسِلَ ثُمَّ اَکَلَہَا لَمْ تَسْتَقِرَّ فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یُعْتِقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص پائے کوئی لقمہ پڑا ہوا اور پونچھ ڈالے اُسے جو کچھ کہ پونچھا جا سکے اور دھو ڈالے جو کچھ کہ دھویا جا سکے پھر کھا لے اُسکو وہ لقمہ اُسکے شکم مین مستقر نہ ہونے پائیگا کہ خداوند عالم اُسکو آتش جہنم سے آزاد کر دیگا وَلَمْ اَکُنْ لِاَسْتَعْبِدَ رَجُلًا اَعْتَقَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ اور کیونکر ہو سکتا تھا کہ بندہ بناؤن مین اُس شخص کو جسکو اللہ نے آزاد کیا ہو آتش جہنم سے مومنین سنی آپ نے رحم دلی اپنے آقا و مولا جناب امام حسینؑ کی کہ باوجودیکہ حضرتؑ نے اُسے کھانے کو حکم نہین فرمایا تھا مگر اُس غلام نے وہ لقمہ کھا لیا چونکہ ایک امر خیر و مستحسن تھا لہذا حضرتؑ نے اُسے آزاد کر دیا اسی طرح حضرتؑ نے ایک اور شخص کو بھی آزاد کیا ہی گو کہ اُسنے بھی پہلے حضرتؑ کو کچھ ایذا پہونچائی تھی اور نافرمانی حکم امام کی تھی مگر چونکہ بعد کو پھر اُسنے توبہ کی حضرتؑ نے اُسکی تقصیر کو معاف فرما دیا اور وہ بھی آتش جہنم سے آزاد ہو گیا مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ حر بن

ملاقات فرمودن حضرت سید الشہداء با حر بن یزید ریاحی رح

یزید ریاحی تھے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرتؑ نے مقام شراف مین نزول فرمایا اور خیمہ برپا کر کے رات اُسی جگہہ بسر کی جب صبح ہوئی حکم دیا کہ غلامان و ملازمان و اصحاب آنحضرتؑ نے بہت پانی بھر کے ہمراہ لیا اور بحول و قوت الٰہی امیدوار ہو کے روانہ ہوے اور دوپہر تک راہ چلے ناگاہ ایک شخص نے اصحاب آنحضرتؑ سے اللہ اکبر کہا حضرت نے پوچھا تم نے تکبیر کیون کہی کہا درختان خرما نمودار ہوے ہین رفقا نے کہا ہم نے اس موضع مین ہرگز خرمے کے درخت نہین دیکھے ہین شاید نیزون کی نوکین اور گھوڑون کے کان دکھائی دیتے ہین حضرتؑ کو جب معلوم ہوا کہ علامت لشکر ہی اور اسطرف آتا ہی آپ ایک پہاڑ کی جانب جو وہان تھا متوجہ ہوے کہ اگر قتال کی حاجت پڑے پہاڑ کی جانب پشت کر کے اُنسے مقاتلہ کرین جب نزدیک کوہ پہونچے حر بن یزید ریاحی مع ہزار سوار عین شدت گرما مین قریب لشکر سید الشہداؑ پہونچا اور صف آرا ہوا حضرتؑ نے فرمایا خیمہ نصب کیا جائے اور اصحاب امام مظلومؑ نے سامنے اُس فوج کے صفین باندھین جب امام حسینؑ نے اُس لشکر ضلالت اثر مین آثار تشنگی مشاہدہ فرمائے حکم دیا کہ انکی فوج اور جانورون کو پانی دو اور حضرتؑ نے خود بنفس نفیس متوجہ ہو کے اُنکو اور اُنکے جانورون کو پانی سے سیراب کیا منقول ہی کہ ابن زیاد روسیاہ نے حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ استقبال آنحضرتؑ کے لیے قادسیہ مین بھیجا تھا اور حصین نے حر کو مع ایکہزار سوار کے آگے روانہ کیا تھا الغرض جب وقت نماز ظہر آیا حضرتؑ نے حجاج بن مسروق کو فرمایا کہ اذان نماز کہے جب وقت اقامت ہوا سید الشہداؑ با جامہ و نعلین و ردا خیمے سے باہر آئے اور دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور فرمایا ایہا الناس مین تمھاری طرف نہین آیا مگر جبکہ تمھارے خطوط متواتر اور تمھارے قاصد پیاپی میرے پاس پہونچے تم نے لکھا تھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائین کہ امام و پیشوا ہمارا کوئی نہین ہی شاید خدا ہم کو اور آپ کو حق و ہدایت پر متفق کرے اگر تم اپنے عہد و گفتار پر برقرار ہو مجھ سے پیمان تازہ کر کے دل میرا مطمئن کر دو اور اگر اپنی گفتار سے پھر گئے ہو اور عہد و پیمان کو شکستہ کر دیا ہی اور میرے آنے سے بیزار ہو مین اپنے وطن کو واپس جاتا ہون

Pres[redacted]by w[redacted]raat.c[redacted]

آن مکاران وغداران بیوفانے کچھ جواب نہ دیا پس حضرتؑ نے مؤذن سے فرمایا اقامت نماز کہو اور
حرسے فرمایا اگر چاہو اپنے لشکر کے ہمراہ نماز ادا کرو حر نے عرض کی مین آپکے عقب مین نماز پڑھونگا
پس جناب امام حسینؑ آگے کھڑے ہوے اور دونون لشکرون نے عقب آنحضرتؑ نماز ادا کی اور
بعد ادائے نماز دونون لشکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے جب وقت نماز عصر ہوا پھر حضرتؑ آگے کھڑے
ہوے اور دونون لشکرون کو نماز پڑھائی اور بعد فراغت اپنا روے مبارک بجانب لشکر کیا
اور خطبہ ادا فرمایا جسکا حاصل مضمون یہ ہی ایہاالناس اگر خدا سے ڈرو گے اور حق ذی حق کا پہچانو گے
تم سے خدا خوش ہوگا اور ہم چونکہ اہلبیت رسالت ہین اور بعلم وکمال وعصمت وجلالت موصوف
ہین خلافت کے زیادہ تر اُس گروہ سے سزاوار ہین جو بناحق دعوی ریاست کر کے تم مین بجور
وظلم سلوک کرتے ہین اگر جہالت وضلالت مین تم راسخ ہو اور راے تمھاری اُس سے جو کچھ مجھے
لکھا تھا پھر گئی ہی مین بھی واپس جاتا ہون حر نے جواب دیا قسم ہی خدا کی مجھے اُن خطوط اور
قاصدون کی جیسا آپ فرماتے ہین مطلق خبر نہین ہی حضرتؑ نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا کہ وہ
خورجین جس مین خطوط ہین لے آؤ جب دونون خورجینین لائے خطوط اہل کوفیان بیوفا سے بھری
ہوئی تھین بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ وہ خطوط بارہ ہزار تھے الغرض حر نے کہا مجھے ان
خطوط سے اطلاع نہین ہی مجھے ابن زیاد نے مقرر کیا ہی کہ جب آپ سے ملاقات کرون جدا نہون
تا وقتیکہ آپکو ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن حضرتؑ نے فرمایا جب تک زندہ ہون یہ ذلت مجھے
گوارا نہ ہوگی پس اصحاب کو حکم دیا کہ سوار ہون جب ہودجہاے حرم محترم اونٹون پر بند ہوگئے
حضرت پاے مبارک رکاب مین رکھ کر سوار ہوے جب چاہا واپس جائین لشکر مخالف نے
راستہ روک لیا اور مانع ہوے حضرتؑ نے حر سے خطاب کیا کہ تیری مان تیری عزا مین بیٹھے مجھ سے
کیا چاہتا ہی حر نے کہا اگر اور کوئی میری مان کا نام لیتا تو البتہ مین بھی اُسکا جواب دیتا لیکن آپ کی
مادر گرامی کے حق مین بغیر تعظیم وتکریم کے کوئی سخن زبان پر نہین لاسکتا ہون حضرتؑ نے فرمایا
مطلب تیرا کیا ہی حر نے کہا مین چاہتا ہون آپکو ابن زیاد پاس لیچلون حضرتؑ نے فرمایا مین تیری

اطاعت نکرونگا حر نے کہا مین بھی دست بردار نہونگا جب درمیان مین طول سخن ہوا حر نے کہا
مجھے حکم نہین ہی کہ آپ سے جنگ کرون اگر آپکو کوفہ جانا منظور نہین ہی تو مدینہ دوسرے رستہ
سے جائیے کہ مین کل کیفیت ابن زیاد کو لکھون شاید کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ مین آپ
ایسے پیشوا سے بمحاربہ مبتلا نہ ہون حضرتؑ نے بضرورت راہ قادسیہ سے جانب دست چپ
توجہ کی اور وہ لشکر ضلالت اثر بھی ہمراہ ہوا حر نے قریب امام حسینؑ آکر کہا یا حضرت آپ کو
مین قسم دیتا ہون کہ اس گروہ سے مقاتلہ نہ کیجیے گا ورنہ قتل ہو جائیے گا حضرتؑ نے فرمایا تو
مجھے موت سے ڈراتا ہی راہ خدا مین مارا جانا اور خوشنودی حق تعالی مین شہید ہونا اسکی مجھے بڑی
آرزو ہی اور مین بحکم خدا ان منافقین سے مقاتلہ کرونگا اور مرجانے سے مجھے پروا نہین ہی جب
حر نے جانا کہ سمجھانا کچھ مفید نہین ہی اور حضرت ارادۂ مخالفت ومخاصمت اس لشکر سے مصمم رکھتے
ہین اپنے لشکر سے ملحق ہوا اور ہمراہ حضرتؑ چلا تا انکہ قصر بنی مقاتل مین نزول اجلال فرمایا جب
صبح ہوئی نماز صبح ادا کر کے امام حسینؑ سوار ہوے ہرچند چاہتے تھے دوسری طرف جائین لشکر
حر مانع ہوتا تھا یہانتک کہ زمین کربلا پر پہونچے حضرتؑ نے دریافت کیا کہ اس زمین کا کیا نام ہی
کہا اس زمین کو کربلا کہتے ہین جب امام مظلومؑ نے یہ نام محنت انجام سنا اشک حسرت چشمہاے
مبارک سے جاری ہوے اور فرمایا یہ مقام کرب وبلا اور محل محنت وعنا ہی یہ جگہ وہ ہی جہان
خون شہداے کربلا کا بہیگا ناگاہ دور سے ایک سوار نمایان ہوا کہ بسرعت تمام آتا تھا جب نزدیک
آیا امام حسینؑ کو سلام نہ کیا اور حر کو جاکر سلام کیا اور ایک خط ابن زیاد شقی کا حر کو دیا جب خط
کھولا اُس شقی نے لکھا تھا کہ جہان یہ خط میرا تم کو پہونچے اُسی جگہ امام حسینؑ کو اُتارو اور ایسے
بیابان مین اُتارنا جہان پانی اور آبادی نہو اور اُنپر سختی کرنا لازم ہی کہ میرا قاصد مجھے یہ خبر پہونچائے
کہ تم نے میری اطاعت وفرمانبرداری کی ہی جب حر نے وہ خط پڑھا مضمون خط باواز بلند تشکر
حضرتؑ کو پڑھ کر سنایا یزید بن مہاجر نے قاصد ابن زیاد کو پہچانا اور اُس سے کہا کہ تیری مان
تیرے ماتم مین بیٹھے یہ کیا پیام تو لایا ہی اُس ملعون نے کہا مین نے اپنے امام کی اطاعت اور

Presented by www.ziaraat.com

وفا اپنی بیعت پر کی ہی ابن مہاجر نے کہا بلکہ تو نے اپنے خدا کی معصیت کی ہی عار دنیا و نار عقبیٰ
کو تو نے اپنے لیے مہیا کیا ہے تیرا امام اُن اماموں مین سے ہی کہ جنکے حق مین خداوند عالم فرماتا
ہی وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ یعنی ہم نے اُنکو امام کیا وہ
لوگون کو بجانب آتش بلاتے ہین اور بروز قیامت یاری اُنکی نہ کیجائیگی پس حُر وہان اُترا حضرتؑ
نے فرمایا مجھے جانے دو کہ نینوا یا غاضریہ یا اور کسی جگہ جہان پانی اور آبادی ہو وہان اُترون حُر نے کہا
کہ امیر نے اس قاصد کو بھیجا ہی اور یہ حکم لکھا ہی مین اُسکے حکم کی مخالفت نہین کر سکتا زہیرؓ بن
قین نے کہا یا ابن رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ ہم اُنسے مقاتلہ کرین اسلیے کہ اسوقت ہماری
جنگ اُنسے بہت آسان ہی بمنزلہ اُسکے جبکہ لشکر ہاے بیحد و شمار اسکے بعد آئینگے حضرتؑ نے فرمایا مین
چاہتا ہون اینر حجت خدا تمام کرون اور اُنسے لڑنے مین ابتدا نہ کرون پس بالضرورت اُسی جگہ اُترے
تنابین اور خیمے اہلبیتؑ کے لیے نصب کیے گئے بقول ایک جماعت کے تاریخ دوسری ماہ محرم ۶۱ھ
اکسٹھ ہجری کی تھی اور روز چہار شنبہ یا پنجشنبہ تھا پس حر نے ایک خط ابن زیاد کو لکھا اور حقیقت حال
اُس مین درج کی جب وہ خط ابن زیاد پاس پہونچا اُس شقی نے ایک خط امام حسینؑ کو لکھا اور اُس مین
تحریر کیا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ کربلا مین اُترے ہین یزید بن معاویہ نے مجھے خط لکھا ہی کہ آپ کو
مہلت نہ دون یا آپ سے بیعت لون اور اگر انکار کیجیے تو آپ کو قتل کرون جب خط اُس شقی کا حضرت
کے پاس پہونچا اور حضرتؑ نے مطالعہ فرمایا اُس خط کو پھینکدیا اور کہا وہ گروہ رستگار نہوگا جو رضامندی
مخلوق کے لیے عقوبت خالق خرید کرے جب قاصد نے خط کا جواب مانگا حضرتؑ نے فرمایا اُسکے خط کا جواب میرے
پاس نہین ہے عذاب الٰہی اُسپر نازل ہوا ہی جب یہ خبر اُس بدبخت کو پہونچی آتش کفر و نفاق اور زیادہ بھڑکی اور
لڑائی کا اُسنے عزم بالجزم کیا سرداری لشکر کی تکلیف عمر بن سعد ملعون کو دی اُسنے اول انکار کیا مگر چونکہ قبل ازین
حکومت رَی اُسے دے چکا تھا کہا کہ اگر امام حسینؑ سے تو نہ لڑیگا حکومت رَی سے دست بردار ہو مین اور کسی کو
وہان کا حاکم کر دونگا پس اُس روسیاہ نے بطمع حکومت رَی شقاوت ابدی و عذاب سرمدی اختیار کر کے
امام حسینؑ سے جنگ قبول کی اور مع چار ہزار نامرد کربلا کو روانہ ہوا المختصر جب روز عاشورا آیا اور

حر بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخر کار لڑائی ٹھہری نزدیک عمر بن سعد آیا اور کہا کہ ای عمر بن سعد
ایسے بزرگ سے تو لڑیگا اُسنے کہا ہان ایسی جنگ کرونگا کہ سر جدا ہو جائین اور ہاتھ کٹ جائین
حُر نے کہا اُنکا سوال ہی کہ تم اُنسے دست بردار ہو جاؤ اسپر بھی تو کیا راضی نہین ہی عمر نے کہا
اگر میرا اختیار رہوتا تو مین راضی ہو جاتا ولیکن تمھارا امیر راضی نہین ہوتا ہی یہ سُنکے حُر اپنی جگہ پر گئے
اور قرہ بن قیس سے کہا اپنے گھوڑے کو تو نے پانی دیا ہی اُسنے کہا نہین قرہ کہتا ہی کہ یہ بوجھکر
حُر چلے گئے مین سمجھا کہ اپنے گھوڑے کو پانی دینے گئے ہین اور اگر جانتا کہ امام حسینؑ کے پاس
جاتے ہین تو مین بھی ہمراہ چلا جاتا ناگاہ مین نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کیطرف جا رہے ہین
پس مہاجر بن اوس حُر کے پاس گیا اور دیکھا حُر کا جسم کانپ رہا ہی مہاجر نے کہا مین تمکو شجاع ترین
اہل کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہو گیا ہی حُر نے جواب دیا وہ بات نہین ہی جو تو سمجھا ہی ولیکن مین درمیان
اختیار بہشت و دوزخ کے متردد ہون اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دین ہرگز نہین دوزخ کو قبول
نہ کرونگا یہ کہکر گھوڑا دوڑایا اور امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہو کے (اظہار ندامت و عاجزی
کے لیے) ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون میری توبہ قبول کر بدرستیکہ تیرے
دوستون کے دلونکو مین نے ڈرایا اور تیرے پیغمبرؐ کے فرزند کو مین نے خائف کیا پس حضرتؑ سے
کہا یا ابن رسول اللہ مین وہی ہون جسنے آپکو واپس نہ جانے دیا اور اس مقام پر آپ کو لے آیا ولیکن
مین نہ جانتا تھا کہ یہ ستمگار آپ سے ایسا سلوک کرینگے آیا توبہ میری قبول ہوگی حضرتؑ نے فرمایا
ہان اگر توبہ کروگے توبہ تمھاری قبول ہوگی حُر نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے
ان کافرونسے مین ہی لڑنے جاؤن جب اجازت پائی رجز خوان معرکہ مین آ کے لشکر مخالف کو
آواز دی کہ ای اہل کوفہ تمھاری مائین تمھارے ماتم مین گرفتار رہون فرزند رسولؐ کو بوعدہ ہائے
دروغ تم نے طلب کیا اور اب تلوارین اُنپر کھینچی ہین اور اُنھین اجازت واپس جانے کی بھی نہین
دیتے ہو اور آب فرات کو یہود و نصاری و مجوس و سگ و خوک پیتے ہین اور امام حسینؑ کے اہلبیت
کو نہین دیتے ہو اپنے پیغمبر کو یہی عوض دیتے ہو خدا تم لوگون کو بروز قیامت تشنگی سے نجات نہ دے

ذکر حال حضرت حر در روز عاشورا

Prese[redacted]y ww[redacted]aat.co

جب اُن کافرون نے حُر کو نشانۂ تیر ہاے ظلم وستم کیا حُر امام حسینؑ کی خدمت مین واپس آئے کہ حضرت کو وداع کرین پس عمر بن سعد ملعون نے تیر کمان مین رکھکر لشکر سعادت اثر امام بحر و بر کیطرف پھینکا اور کہا گواہ رہنا کہ پہلے جسنے تیر لشکر حضرت امام حسینؑ کی جانب پھینکا وہ مین تھا پس بیکدفعہ جمیع کافران پھیلانے تیر ہاے شقاق کمان نفاق سے اُس امام آفاق پر برسائے اصحابؓ جناب امام حسینؑ سے کوئی کم بچا جو مجروح نہوا ہو اور موافق ایک روایت کے اس حملے مین پچاس مجاہد شربت شہادت نوش کرکے جمیع سعدا و شہدا سے ملحق ہوے پس جناب امام حسینؑ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا مردانہ رہو کہ تیر تمھاری جانب قاصدان کافران غدار ہین پس حُر نے کہا یا ابن رسول اللہ چونکہ مین ہی پہلے راہ مین آپکا متعرض ہوا تھا چاہتا ہون مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے مین ہی آپکی راہ مین قتل ہون جب رخصت ملی معرکۂ قتال مین آئے رجز پڑھکر شجاعان معرکۂ نبرد کو خاک ہلاک پر گرایا یہانتک کہ چالیس اشقیا بے دین کو جہنم وصل کیا اور بروایت امام زین العابدینؑ اٹھارہ کافر روانہ سقر کیے المختصر جب اسپ حُر پے کیا گیا پیادہ جنگ کی یہانتک کہ اُن اشقیا نے گرادیا اور ایوب بن مسروح شقی نے حضرت حُر کو شہید کیا اور اصحاب امام حسینؑ معرکۂ قتال سے اُٹھالائے اُسوقت ایک رمق جان باقی تھی اور خون رگون سے جاری تھا آہ آہ مومنین کیا رحمدل تھے آپ کے آقاے مظلوم سیدالشہدا راوی کہتا ہے کہ اُسوقت امام حسینؑ نے اپنا دست مبارک حُر کے مُنھ پر پھیرا اور فرمایا تمھاری مان نے تمھارا نام حُر رکھا تھا اب تم دنیا و عقبیٰ مین آزاد ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپنے سنا کہ بعد شہادت حضرت حُر کو اصحابؓ امام حسینؑ مقتل سے اُٹھالائے اور کسقدر مرحمت وشفقت امام حسینؑ نے حضرت حُر پر کی آہ آہ کون تھا بعد شہادت اصحاب واقربا جو جناب امام حسینؑ پر رحم کرتا حالانکہ وہ جناب زبان مبارک بسبب شدت تشنگی کے بار بار چباتے تھے اور ایک ایک شقی سے پانی طلب فرماتے تھے مگر کوئی ملعون جواب تک نہ دیتا تھا آخر اسی ظلم وستم سے اُن جناب کو شہید کیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ دیا ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان
خوش داشتند حرمت مہمانِ کربلا

بودند دیو و دد ہمہ سیراب و می مکید
خاتم ز قحط آب سلیمانِ کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق می رسد
آواز العطش ز بیابانِ کربلا

چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ ھُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ اُرِیْقَ بِالظُّلْمِ دَمُہٗ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا خون بظلم وستم بہایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغْتَسِلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا ہو اوپر اُس جناب کے جو اپنے زخمونکے خون مین نہلایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسے جام نیزہ ہاے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جس پر ظلم وستم کرنا مباح سمجھا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام خدا ہو اُس بیکس پر جسکے دفن کے اہل قریہ متولی و متکفل ہوے اَلَا لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

مجلس چہارم اشعار پیشخوانی و فضائل اصحاب جناب سالتمآب و اصحاب جناب امام حسینؑ و اشعار در وصف بہشت و حال وہب بن عبداللہ کلبیؓ و شہادت و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و آمدن ذوالجناح بر در خیمہ بعد شہادت حضرت سیدالشہداؑ و نوحہ حضرت زینبؑ و ام کلثومؑ مع فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

بازاین چہ شورش است کہ در خلق عالم است
بازاین چہ نوحہ و چہ بکا و چہ ماتم است
بازاین چہ رستخیز عظیم است کز زمین
بی نفخ صور خاستہ تا عرش اعظم است
این صبح تیرہ باز دمید از کجا کزاو
کار جہان و خلق جہان جملہ درہم است
گو یا طلوع می کند از مغرب آفتاب
کاشوب در تمامی ذرات عالم است

Presented by www.ziaraat.com

گر خوانمش قیامت دنیا بعید نیست — این رستخیز عام کہ نامش محرم ست
در بارگاہ قدس کہ جائے ملال نیست — سرہای قدسیان ہمہ بر زانوئے غم ست
جن و ملک بر آدمیان نوحہ می کنند — گویا عزائی اشرف اولاد آدم ست
خورشید آسمان و زمین نور مشرقین — پروردۂ کنار رسول خدا حسینؑ

۶ فِي صَحِيفَةِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ وَ
سَلْمَانَ وَمِقْدَادٍ یعنی امام الاتقیا زبدۃ الاصفیا امام الاتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ
التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت نے کہ تحقیق کہ خداوند عز وجل نے
حکم دیا مجھکو چار آدمیوں کی دوستی کا علی اور سلمان اور ابوذر اور مقداد بن اسود سبحان اللہ کیا اصحاب تھے
جناب رسالت مآب کے کہ جنکی دوستی کا حکم خود خداوند علی اعلی نے اپنے حبیب کو دیا تھا مگر مومنین اصحاب
امام حسین بھی کیا اصحاب باوفا تھے کہ جنکی تعریف تو حضرت امام حسینؑ نے فرمائی ہے سبحان اللہ کیسی
شجاعت ان بہادروں نے دکھادی اور جو حق وفاداری تھا ادا کر دیا اور سب کے سب راہ خدا میں
شہید ہو گئے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک شخص نے جناب صادقؑ سے
سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب تھا کہ اصحاب امام حسینؑ باوجودیکہ جانتے تھے کہ قتل ہو جائینگے
جہاد پر سبقت کر کے بیباکانہ دریائے جنگ میں کود پڑتے تھے حضرتؑ نے فرمایا پردہ انکے سامنے
سے اٹھا دیا گیا تھا کہ اپنے منازل بہشت میں دیکھتے تھے پس مبادرت کرتے تھے کہ قتل ہو کر اپنی
منزلوں میں پہونچیں اور اپنی حوروں سے ہم آغوش ہوں اور قطب راوندی نے بسند صحیح ابو حمزہ
ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا اُس رات کو جسکی صبح میرے پدر بزرگوار شہید ہوے
میں انکے ہمراہ تھا پس میرے پدر بزرگوار نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ اب رات ہو گئی موقع نکل جانیکا
تم کو مل گیا ہے الرحم کہ اس بات کو غنیمت جانو اور نکل جاؤ کہ اس گروہ جفاکار کو مجھ سے غرض ہے اور
کسی سے مطلب نہیں ہے اگر مجھے قتل کریں تمہارا تعاقب نہ کرینگے میں نے اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے
نکال لی اصحاب نے عرض کیا خدا کی قسم ہے یہ ہرگز نہ ہوگا حضرتؑ نے فرمایا کل کے دن قتل ہو گے

اور تم میں سے ایک بھی نہ بچیگا اصحاب نے کہا کہ ہم خدا کی حمد کرتے ہیں کہ اُسنے ہم کو اس کرامت
سے مشرف کیا کہ ہمراہ آپ کے شہید ہوں پس اصحاب شہادت پر مستقل ہو گئے اور حضرتؑ نے اُنکے لیے
دعا کی اور فرمایا سر اونچا کر کے نظر کرو جب نظر بلند کی اپنے منازل و درجات بہشت میں دیکھے
اور حضرتؑ نے ہر ایک کی جگہ اُسے دکھا دی یہانتک کہ سب نے اپنی اپنی منزلیں پہچان لیں اور حور
وقصور و نعمتہائے خدا کا معاینہ کر لیا اسی سبب سے اس صحرا میں نیزہ و شمشیر کا مطلق خیال نہ کر کے
دوڑ پڑتے تھے کہ کہیں جلد اپنی منزل میں پہنچ کے نعیم ابدی سے متنعم ہوں ؎

هَنِيئًا لَكُمْ رَوْحُ الْجِنَانِ وَطِيبُهَا — نَعِيمًا مُقِيمًا دَائِمًا يَتَجَدَّدُ

اے اصحاب جناب سید الشہداؑ اسیر باغ جنت کی تمھیں مبارک ہو خوشبو و عطریات بہشت لگاؤ اور
گوارا ہوں تمھیں نعمتیں فردوس کی کہ وہ نعمتیں ایسی ہیں جنکو دوام و قیام ہے کبھی تم سے منقطع
نہ ہونگی اور ہمیشہ اُس میں لذت تازہ لطف بے انداز پاؤ گے۔

وَأَشْجَارُهَا مَمْلُوَّةٌ مِنْ ثِمَارِهَا — وَأَطْيَارُهَا مِنْ

اور اُن باغہائے بہشت میں درخت میوہ ہائے گوناگوں سے لدے ہوئے
درختوں پر جانوران رنگارنگ و بوقلموں خوش و عن نغمہ زن ہیں۔

دِيَارٌ مِنَ الْيَاقُوتِ وَالْأَرْضُ فِضَّةٌ — وَفِيهَا قُصُورٌ لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدُ

اور مبارک ہوں تمھیں شہرہائے جنت کے ایسے شہر جنکی شہر پناہ کی دیواریں ایک ڈال یاقوت سرخ کی
ہیں اور زمین اُن شہروں کی خالص چاندی کی ہے اور قصور ہیں وہ ایک ڈال دُر بے بہا اور زمرد سبز کے ہیں

وَأَنْهَارُهَا خَمْرٌ وَمِسْكٌ تُرَابُهَا — وَخِيمَاتُ مَرْجَانٍ وَفِيهَا مُحَمَّدُ

اور نہریں شراب طہور سے مملو اُن قصروں میں جابجا خوش ترتیبی سے جاری ہیں اور ہر ایک اُن
نہروں کی مشک خالص سے ہے اور جابجا خیمہ مروارید کے استادہ ہیں اور کبھی کبھی اُن میں تمکو جناب
رسالتمآبؐ اپنے قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمائینگے اور سر افتخار تمہارا عرش علی پر پہونچائینگے
الغرض جب وہ وقت آیا جسے جناب امام حسینؑ فرماتے تھے اور لڑائی شروع ہو گئی اول حر بن یزید

Pres[redacted]by w[redacted]raat.c[redacted]

ریاحی داخل جنت ہوئے بعد اُسکے بُریر بن خضیر ہمدانی بدرجۂ شہادت فائز ہوئے پس وہب بن عبداللہ کلبی نے رخصت مبارزت طلب کی اُنکے ہمراہ اُنکی زوجہ اور مادر بھی تھی مادر سعادتمند محاربہ و مقاتلہ کی اپنے پسر کو ترغیب کرتی تھی جب وہب معرکۂ کارزار مین آئے ایک گروہ اشرار کو طعمۂ شمشیر آبدار کرکے اپنی زوجہ اور والدہ کے پاس واپس آئے اور کہا ای مادر آپ مجھسے راضی ہوئین اُس مؤمنہ نے کہا ای فرزند تجھ سے مین اُسوقت راضی ہونگی جب نصرت امام حسینؑ مین تو قتل ہوجائیگا زوجہ نے کہا مجھے بیکس و غریب نہ چھوڑے جاؤ مان نے کہا ای فرزند سعادتمند اسکی بات نہ سنو اور اپنی جان امام حسینؑ پر فدا کرو کہ بروز قیامت اپنے جد بزرگوار سے وہ تمھاری شفاعت کرین پس وہب بن عبداللہ کلبی جنگاہ مین پھر گئے اور دریائے جنگ مین غوطہ مار کے دلیرانہ محاربہ کیا یہانتک کہ اُنیس ۱۹ سوار اور بارہ ۱۲ پیادے لشکر شقاوت اثر کے واصل جہنم کیے آہ آہ مومنین آخر الامر ظالمون نے اُنکے ہاتھ کاٹ ڈالے مادر وہب نے جب یہ حال اپنے پسر کا دیکھا چوب خیمہ ہاتھ مین لیکر متوجہ معرکہ ہوئی اور کہتی تھی میرے پدر و مادر ای فرزند تجھپر سے فدا ہون حرم محترم و مکرم جناب رسولخدا کی نصرت کرکے شہید ہوجا اور سعادت ابدی حاصل کر وہب ہرچند چاہتے تھے ان کو پھیر دین مگر وہ نہ مانتی تھی جب امام حسینؑ نے وہ حال مشاہدہ کیا فرمایا خدا تمھین جزائے خیر عطا کرے کہ نصرت اہل بیت مین تم نے کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ای زن صالحہ واپس چلی آ عورتون پر جہاد نہین ہی المختصر جب وہب نے شربت شہادت نوش کیا اُسکی زوجہ بیتابانہ اُسکے پاس گئی اور اپنا مُنھ اُسکے مُنھ پر رکھکر خاک شوہر کے مُنھ سے جھاڑنے لگی آہ آہ مومنین اُسوقت شمر لعین نے اپنے غلام سے کہا اُسنے ایک گرز اُس سوگوار کے سر پر ایسا لگایا کہ اپنے شوہر سے ملحق ہوئی اور حدیث مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ وہب پہلے نصرانی تھے بعد اُسکے وہ اور اُنکی مان امام حسینؑ کی بیعت سے مسلمان ہوئے اور جب معرکہ مین پہونچی سات یا آٹھ شقی قتل کیے اور بروایت دیگر چوبیس پیادے اور بارہ سوار منافقان نابکار کے طعمۂ تیغ آبدار کیے اور جب کثرت جراحات سے مجبور ہوگئے اُنکو قید کرکے عمر بن سعد کے پاس لیگئے اُس ملعون نے حکم دیا کہ

اُنکا سر کاٹ کر لشکر امام حسینؑ مین پھینکدیا اُنکی مان نے تلوار اپنے پسر کی اُٹھائی اور متوجہ لشکر مخالف ہوئی امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر وہب لڑنے نہ جا خدا نے جہاد کا عورتون کو حکم نہین دیا ہی تجھے بشارت ہو کہ تو اور تیرا پسر بہشت مین میرے جد بزرگوار کے پاس ہوگا اور بروایت دیگر سر اپنے فرزند کا بجانب لشکر مخالف پھینکدیا اور ایک ظالم کو ہلاک کیا پس چوب خیمہ اُٹھاکر دو کافرونکو قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا ای مادر وہب خدا تجھے ناامید نہ کریگا اور تو مع پسر خدمت سید المرسلین درجہ عطائے بہشت مین ہوگی اللہ اکبر مومنین کیا مرتبہ ہی شہدائے کربلا کا ملاحظہ تو کیجئے کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ان بزرگوارونپر کیونکر سلام کرتے ہین فرماتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ سلام خدا ہوا و پر اُن گریبانون کے جو خون آلودہ ہوے اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ سلام خدا ہو اُن ہونٹھونپر جو شدت تشنگی سے پژمردہ ہوگئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُومِ الشَّاحِبَاتِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہوگئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ سلام خدا ہو اُن دماء پر جو جاری کیے گئے یعنی وہ لہو جو بظلم و ستم بہائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ سلام خدا ہو اُن اعضا پر جو ٹکڑے ٹکڑے کیئے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو نیزون پر بلند کیئے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ السَّلِيبَةِ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیئے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ سلام خدا ہو اُن اجسام پر جو صحرا مین خاک و خون مین غلطان تھے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ الْأَوْطَانِ سلام خدا ہو اُن حضرات پر جو وطنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا أَكْفَانٍ سلام خدا ہو اُن بیکسونپر جو بے کفن دفن ہوے اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو بدنون سے جدا کیے گئے افسوس ہزار افسوس مومنین ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت وہبؓ نے شہادت پائی تو جناب امام حسینؑ نے اُنکی مان کو سمجھایا اور پُرسا اور دلاسا دیا مگر آہ آہ کون تھا بعد قتل امام حسینؑ جو اہلبیت کو پُرسا دیتا

Presented by www.ziaraat.com

ہان البتہ ایک راہوار جناب امام حسینؑ کا جسپر حضرت نے سوار ہو کر جہاد فرمایا تھا وہ اہلبیت عصمت وطہارت کے پاس سُنانی لیکر پُرسا دینے کو آیا تھا چنانچہ امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب جناب امام حسینؑ کو شہید کیا اسپ آنحضرتؐ نے خون امام حسینؑ سے اپنی پیشانی رنگین کی اور فریاد کرتا ہوا خیمہ ہاے حرم محترم کی طرف دوڑا جب مخدرات خیام حرم عصمت وجلالت نے گھوڑے کی آواز سنی سر و پا برہنہ خیمون سے باہر نکل آئین جب گھوڑے کو دیکھا اور سوار کو نہ دیکھا فریاد وَاحُسَیْنَاہُ وَااِمَامَاہُ کی بلند کی ام کلثومؑ خواہر آنحضرتؐ سر پیٹ کے نوحہ وزاری کرتی تھین اور کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ اسوقت تمھارے حسینؑ بے عمامہ و ردا تیغ اہل جفا سے قتل ہو کے صحراے کربلا مین پڑے ہین حضرت زینبؑ خواہر آنحضرتؐ رو رو کے کہتی تھین وَامُحَمَّدَاہُ یہ وہی حسینؑ تمھارا پیارا ہی جو خاک و خون مین غلطان پڑا ہی اور اُنکے اعضا جدا جدا ہو گئے ہین آپکی دختر ونکو اسیر کرتے ہین مین خدا و محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ و حمزہ سید الشہدا سے اپنے حال کی شکایت کرتی ہون وَامُحَمَّدَاہُ یہ تمھارا حسینؑ ہی کہ تیغ اولاد زنا سے شہید ہو گیا اور عریان صحراے کربلا مین پڑا ہی وَاکَرْبَتَاہُ آہ میرے جد امجد محمد مصطفےٰ زندہ نہین ہین آی اصحاب محمد مصطفےٰ یہ ذریت تمھارے پیغمبرؐ کی ہی کہ اہل جور و جفا نے اُنھین قید کیا ہی آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین وَاَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِدًا اِلٰی خِیَامِکَ قَاصِدًا مُحَمْحِمًا بَاکِیًا اور اُسی حالت سقیم مین آپ کے فرس نے جلدی کی کہ دوڑتا ہوا آپ کے اہلحرم کے خیام کی جانب آیا کہ بقصد اطلاع اہلحرم حمحمہ کرتا تھا اور روتا جاتا تھا فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیًّا وَنَظَرْنَ سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیًّا پس جب آپکے اہلحرم نے آپکے خاصہ کے گھوڑے کو آپ سے خالی دیکھا اور زین آپ کی سواری کا اُس گھوڑے پر جھکا ہوا نظر آیا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ تو خیمون سے بال سرون کے چہرونپر بکھرائے ہوے باہر نکل پڑین عَلَی الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ وَبِالْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ وَبِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَاِلٰی مَصْرَعِکَ مُبَادِرَاتٍ اپنے رخسارونپر طمانچے مارتی تھین اور چہرے اُن سب کے کھلے ہوے

تھے اور فریاد وزاری باواز بلند کرتی تھین اور بعد عزت کے ذلیل ہو گئی تھین اور مقام شہادت کیطرف آپکے دوڑتی ہوئی پہونچین اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس پنجم فضائل جناب امیر المومنینؑ و اشعار در مدح حیدر کرار و حال حضرت قاسمؑ و اشعار رجز و شہادت حضرت قاسمؑ و حال پامالی وغیرہ و حال بیکسی و تشنگی جناب سید الشہدا علیہ السلام

فِیْ صَحِیْفَةِ الرِّضَا اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے جناب امیر سے کہ اے علیؑ تم سردار ہو مسلمانون کے اور یعسوب ہو دین کے اور پیشوا ہو متقیوں کے اور امیر لشکر ہو اُن مومنون کے جنکے اعضاے وضو روشن ہین قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ الطَّائِیُّ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ یَحْیٰی عَنِ الْیَعْسُوْبِ فَقَالَ هُوَ الذَّکَرُ مِنَ النَّحْلِ یَتَقَدَّمُهَا وَیُحَامِیْ عَنْهَا ابو القاسم طائی کہتے ہین کہ دریافت کیا مین نے احمد بن یحیی سے معنی یعسوب کو اُنھون نے کہا وہ ایک نر ہوتا ہو شہد کی مکھیون مین کہ سب سے آگے رہتا ہی اور اُن سب کی حفاظت کرتا ہی اور چونکہ جناب امیر المومنینؑ دین جناب رسالتمآبؐ کے بادشاہ اور اُسکے حامی و پشت پناہ ہین اسوجہ سے حضرتؑ کا لقب یعسوب الدین ہوا وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ اَخَذَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِیْ وَاَقْعَدَنِیْ عَلٰی دُرْنُوْکٍ مِّنْ دَرَانِیْکِ الْجَنَّةِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ شب معراج جب مین آسمان پر پہونچا تو جبرئیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجکو ایک فرش پر فرشہاے جنت سے بٹھایا ثُمَّ نَاوَلَنِیْ سَفَرْجَلَةً فَاَنَا کُنْتُ اُقَلِّبُهَا اِذِ انْفَلَقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْهَا جَارِیَةٌ حَوْرَاءُ لَمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْهَا فَقَالَتْ اَلسَّلَامُ

Pres[redacted]by ww[redacted]aat.c[redacted]

عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ پھر مجھے ایک بہی دی پس مین اُسکو حرکت دے رہا تھا ناگہان وہ شق ہوگئی اور ایک دختر سیاہ چشم اُسمین سے نکلی کہ مین نے اُس سے زیادہ تر خوبصورت کوئی اور نہ دیکھی تھی اُسنے کہا سلام ہو آپ پر اے محمد مصطفیٰ قُلْتُ مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الرَّاضِیَةُ الْمَرْضِیَّةُ خَلَقَنِیَ الْجَبَّارُ مِنْ ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ اَسْفَلِیْ مِنْ مِّسْكٍ وَ اَوْسَطِیْ مِنْ كَافُوْرٍ وَ اَعْلَایَ مِنْ عَنْبَرٍ عُجِنْتُ مِنْ مَّآءِ الْحَیَوَانِ مین نے کہا تو کون ہی اُسنے کہا میرا نام راضیۂ مرضیہ ہی خداوند جبار نے مجھے تین قسمون سے پیدا کیا اسفل بدن میرا مُشک کا ہی اور بیچ کا بدن میرا کافور کا ہی اور اوپر کا بدن میرا عنبر کا ہی میرا خمیر آبحیات سے کیا گیا ہی قَالَ لِیَ الْجَبَّارُ كُوْنِیْ فَكُنْتُ خَلَقَنِیْ لِاَخِیْكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ پھر مجھسے خداوند جبار نے فرمایا کہ موجود ہو جا تو پس موجود ہو گئی مین مجھے خدا نے پیدا کیا ہی آپکے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالبؑ کے واسطے

وَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِیْكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِیْ اَمَّا پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ تمھارے حق مین مین نے خدا سے پانچ باتین طلب کین اور اُسنے عطا فرمائین اَمَّا اُوْلٰهُنَّ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ تَنْشَقَّ عَنِّیَ الْاَرْضُ وَ اَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِیْ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ پہلی یہ کہ مین نے سوال کیا کہ بروز حشر جب میری قبر شق ہو اور مین خاک اپنے سر سے جھاڑتا ہوا اُٹھون تو تم میرے ساتھ ہو پس خدا نے مجھے یہ بات عنایت کی وَ اَمَّا الثَّانِیَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یُّوْقِفَنِیْ عِنْدَ كِفَّةِ الْمِیْزَانِ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ دوسری یہ کہ مین نے چاہا اپنے رب سے کہ مجھے ٹھہرائے پلۂ میزان کے پاس اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی عنایت کی مجھکو وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَآئِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ هُوَ لِوَآءُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ تَحْتَهُ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَآئِزُوْنَ فِی الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ اور تیسری یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین میرے علم کا حامل کرے اور وہ علم میرا علم خداوند اکبر ہی اور تحت مین اُسکے وہ لوگ ہونگے کہ جو رستگار اور جنت مین فائز ہونگے پس یہ بات بھی خدا نے مجھے عنایت فرمائی وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّجْعَلَكَ

قَآئِدَ اُمَّتِیْ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ اور چوتھی یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ تمھین پیشوا میری امت کا کرے تاکہ تم اُنھین جنت کی طرف لیجاؤ پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّسْقِیَ اُمَّتِیْ مِنْ حَوْضِیْ وَ اَنْتَ مَعِیْ فَاَعْطَانِیْ اور پانچوین یہ کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے کہ سیراب کرے میری امت کو میرے حوض سے اور تم میرے ساتھ ہو پس یہ بات بھی مجھے عنایت کی وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِذٰلِكَ اور تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہی کہ جسنے احسان کیا مجھپر اسکے ساتھ

مرا ہم قبلۂ باشد کہ می گویند مدح او		خدا و مصطفیٰؐ و جبرئیلؑ و قدسیان یکسر
بود آن سید و سرور انیس و یار پیغمبرؐ		شہِ شاہان شہ مردان شہ دوران شہ صفدر
بعلم اعلم بفضل افضل بزرم اکرم برزم اشجع		برخ یوسفؑ بکف موسیٰؑ بدم عیسیٰؑ بلب کوثر
دم طوفان آب و آتش و ظلمات و سد بستن		بُدی ہمراہ با نوحؑ و خلیلؑ و خضرؑ و اسکندر
رفیق و ہمدم و یار و سپہ دار نبیؐ بودی		بفتح مکہ و بدر و اُحد در خندق و خیبر
زبیکان و سنان و گرز و شمشیر شہ مردان	قطعہ	بود ترسان بود لرزان بود حیران بود مضطر
بدریا و بصحرا و بکوہ و بیشہ روز و شب		نہنگ بحر و ببر دشت و فیل مست و شیر نر
بہر میدان کہ فوج نصرت آن شاہ دریا دل	قطعہ	روان گردید با تیغ و سنان و ناوک و خنجر
زمین و آسمان و کوہ و دریا را از ان ہیبت		بلرزد تن بریزد دل بلغزد پا بگردد سر
زضرب نیزہ و تیر و کمند و ذوالفقار او	قطعہ	بروز جنگ مردان را بدست و پا و جسم و سر
سگے تا مست ہیچ سگے ریزد سگے افتد		عنان از کف رکاب از پا زرہ از بر کلاہ از سر

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالبؑ کے کہ جو حد حصر و شمار سے باہر ہین کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن و ملک کی کہ اُنکا احاطہ کر سکے سواے خداوند عالم کے مگر افسوس ہزار افسوس مومنین کہ ایسے امام برحق اور ہادی مطلق کی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم و ستم اعداے دین کے ہاتھ سے گذرے کہ الامان

Presented by www.ziaraat.com

نابالغ تک کو انھون نے زندہ نہ چھوڑا بلکہ تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور کچھ پاس حضرت کی قرابت کا نہ کیا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعد شہادت انصار جب اولاد حضرت عقیل و حضرت جعفر طیار بھی بدرجہ شہادت فائز ہوچکی تب قاسم پسر امام حسنؑ کہ اُنکا چہرہ مبارک مثل پارۂ ماہتاب کے تابان تھا اور ہنوز بحد بلوغ نہ پہونچے تھے اپنے عم بزرگوار پاس آئے اور رخصت جہاد طلب کی امام مظلوم نے حضرت قاسم کو آغوش مبارک مین لیلیا اور اسقدر روئے کہ روتے روتے دونون بزرگوار بیہوش ہوگئے ہرچند حضرت قاسم طلب رخصت مین مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت اجازت نہ دیتے تھے یہانتک کہ حضرت قاسم اپنے چچا کے پائون پر گر پڑے اور اسقدر روئے اور اجازت مانگی کہ آخر حضرت امام حسینؑ نے رخصت قتال دیدی جب اجازت پائی میدان قتال کو نور جمال سے روشن کیا اور باوجود خوردسالی ایک حملہ مین پینتیس سنگین دلان بیحیا کو بعرصۂ فنا روانہ کیا اور کتاب بحار الانوار مین منقول ہی کہ حضرت قاسم نے یہ اشعار رجز مین پڑھے

اِنْ تُنْكِرُوْنِيْ فَاَنَا ابْنُ الْحَسَنْ	سِبْطُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَالْمُؤْتَمَنْ
هٰذَا حُسَيْنٌ كَالْاَسِيْرِ الْمُرْتَهَنْ	بَيْنَ اُنَاسٍ لَا سُقُوْا صَوْبَ الْمُزَنْ

ای اعداے دین اگر تم مجھکو نہین پہچانتے ہو تو جان لو کہ مین خاتم الانبیاؐ کے نواسے کا پارۂ جگر قاسم بن الحسنؑ ہون یہ حسین فرزند رسول الثقلین ہین کہ جنکو دشمنان دین نے مانند گنہگار کے بیکس و ناچار کر رکھا ہی حق سبحانہ تعالی عوض اس ظلم و ستم کے باران ابر رحمت سے اُنھین سیراب نہ کرے اور بروایت دیگر حمید بن مسلم کہتا ہی مین عمر بن سعد شقی کے لشکر مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک صاحبزادہ لشکر جناب امام حسینؑ سے جدا ہوکر متوجہ میدان ہوا نور جبین مبین سے تابان تھا ایک قمیص و ازار پہنے تھا اور دو موزے چڑھائے تھا بند نعل راست ٹوٹا ہوا تھا اُسوقت عمر بن سعد ازدی نے کہا خدا کی قسم مین جا کے اسے قتل کرتا ہون راوی کہتا ہی مین نے کہا سبحان اللہ آیا تیرے دل سے اس امر کی تاب ہوسکیگی کہ تو اسپر ضربت لگائے خدا کی قسم اگر وہ مجھپر تلوار

مارے تو مین اُسکے دفع کرنے مین ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا یہ فوج جو اُسے گھیرے ہی اُسکے لیے کافی ہی پس اُس ظالم نے گھوڑا دوڑا کر ایک ایسی ضربت حضرت قاسم کے سر انور پر لگائی کہ مُنھ کے بھل زمین پر گرے اور فریاد کی کہ یَا عَمَّاهُ اَدْرِكْنِيْ یعنی ای چچا جان میری خبر لیجیے ناگاہ مین نے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ مثل عقاب آئے اور صفونکو شگافتہ کرکے مثل شیر خشمناک اُن کافران بیباک پر حملہ کیا اور ایک تلوار عمر بن سعد ازدی قاتل قاسم پر لگائی اُس ملعون نے بھی ہاتھ اُٹھایا حضرت نے ہاتھ اُسکا جدا کردیا وہ شقی چلایا لشکر اہل نفاق جمع ہوگیا کہ اُسے دست زبردست امام حسینؑ سے چھڑالیجائین لڑائی ہونے لگی پس وہ ملعون قتل ہوا آہ آہ مومنین اس اثنا مین اِدھر کے سوار اُدھر گئے اور اُدھر کے سوار اِدھر آئے اور وہ طفل زیر سُم اسپان چور چور ہوگیا الحاصل جناب امام حسینؑ نے اُن کافرونکو دور کردیا اور اپنے بھتیجے پاس پہونچے دیکھا کہ ایڑیان زمین پر رگڑ رہے ہین اور عازم سفر آخرت و گلگشت بہشت ہین جب حضرت قاسم کا یہ حال جناب امام حسینؑ نے دیکھا دریاے اشک حسرت دیدہ ہاے مبارک سے جاری ہوا اور کہا خدا کی قسم چچا پر تیرے بہت گران ہی کہ تو اُسے اپنی نصرت و مدد کو بلائے اور وہ نصرت نہ کرسکے خدا اپنی رحمت سے اُن اشقیا کو دور کرے جنھون نے تجھے قتل کیا اور اُس گروہ پر واے ہو جسکے دشمن تیرے جد و پدر ہون پس امام مظلومؑ نے اُس شہید معصوم کو اُٹھایا اور اُسکا سینہ اپنے سینہ پر رکھا پائون اُس طفل کے زمین پر رگڑتے جاتے تھے اسطرح اُٹھالے گئے اور شہداے اہلبیتؑ مین جاکر لٹادیا اور کہا خداوندا ہمارے قاتلون کو تو قتل کر اور اُنکی جمعیت کو پراگندہ کردے اور اُن مین سے ایک کو نہ چھوڑ اور ہرگز اُنکو نہ بخشنا پس فرمایا ای میرے بھتیجو اور ای میرے اہلبیتؑ اور ای میرے بھائیو صبر کرو کہ اس روز کے بعد پھر کوئی ذلت و خواری نہ دیکھوگے اور بعزت و سعادت ابدی پہونچوگے کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت قاسم سر مبارک پر ضربت کھا کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور فریاد کی کہ یَا عَمَّاهُ اَدْرِكْنِيْ تو جناب سید الشہداؑ مجرد سننے اس آواز کے مثل عقاب تشریف لائے اور حضرت قاسمؑ کے قاتل کو قتل کیا اور لاش اُنکی اُٹھا کر شہداے اہلبیتؑ مین لیگئے آہ آہ کون تھا وقت شہادت جناب سید الشہداؑ کے

Prese[redacted]y ww[redacted]aat.c

بیکس و تنہا کی مدد کو آتا اور ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک جرعۂ آب اُس وقت آخر مین پلا دیتا ۵

بِنَفْسِیْ شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِّنَ الظَّمَا	وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَّاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن لبہاے نازنین پر جو شدت تشنگی سے مثل برگ خشک بیکے پژمردہ ہو گئے تھے اور اُن لبون تک تین شبانہ روز ایک قطرہ پانی کا نہ پہونچا ۵

بِنَفْسِیْ عُیُوْنًا غَائِرَاتٍ سَوَاهِرًا	إِلَى الْمَاءِ مِنْهَا نَظْرَةٌ بَعْدَ نَظْرَةٍ

فدا ہو جان میری اُن چشمہاے انور پر جن مین بسبب شدت تشنگی اور نایابی آب و بیخوابی کے حلقے پڑ گئے تھے اور جو پیاس کی شدت مین بکمال حسرت دیاس آب فرات کی طرف مکرر دیکھا کین اور تا دم آخر ایک جرعۂ آب میسر نہ ہوا ۵

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند	شرمندہ رفت از تو لب تشنۂ حسین

الالعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ششم احادیث فضائل جناب امیرؑ و اشعار امام شافعی بمدح حضرت علیؑ و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و شہادت حضرت عباسؑ و نوحہ و زاری حضرت ام البنینؑ در مدینہ و حال بیکسی لاش حضرت سید الشہداؑ و محفوظ ماندن از پامالی اعدا بسبب نگہبانی شیر کربلا

فِیْ صَحِیْفَةِ الرِّضَا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنَّكَ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ وَاِنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخُلُهَا بِلَا حِسَابٍ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بتحقیق کہ تم تقسیم کرنیوالے ہو نار اور جنت کے اور در جنت پر دق الباب کر کے بلا حساب داخل جنت ہو گے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ كُنْتَ وَوُلْدُكَ عَلٰی خَیْلٍ بُلْقٍ

مُتَوَّجِیْنَ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ فَیَاْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ جب روز قیامت ہوگا تو تم اور تمھاری اولاد ابلق گھوڑون پر سوار اور در اور یاقوت کے تاج پہنے ہونگے پس خداوند عالم تم لوگونکو جنت مین داخل ہونیکا حکم کریگا اور سب آدمی دیکھتے ہونگے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ بَابَهَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اُسکے ہین پس جو شخص ارادہ کرے علم کا چاہیے ہے کہ آئے در پاس وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ نُوْدِیْتُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْاَبُ اَبُوْكَ اِبْرَاهِیْمُ وَنِعْمَ الْاَخُ اَخُوْكَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اور پھر جناب امام رضا علیہ السلام بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ جب روز قیامت ہوگا ندا کیا جاؤنگا مین عرش سے کہ ای محمد مصطفےؐ کیا اچھے والد ہین والد تمھارے ابراہیم اور کیا اچھے برادر ہین برادر تمھارے علی بن ابی طالبؑ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِّنْهُمَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ اور حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُنسے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِاَهْلِكَ وَلِشِیْعَتِكَ وَلِمُحِبِّیْ شِیْعَتِكَ فَاَبْشِرْ فَاِنَّكَ الْاَنْزَعُ الْبَطِیْنُ مَنْزُوْعٌ مِّنَ الشِّرْكِ مَبْطُوْنٌ مِّنَ الْعِلْمِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ بخشا اللہ تعالی نے تم کو اور تمھارے اہلبیتؑ کو اور تمھارے شیعون کو اور تمھارے شیعون کے دوستونکو اور تمھارے شیعونکے دوستونکے دوستونکو پس بشارت ہو تمکو پس تحقیق کہ تم انزع اور بطین ہو یعنی مبرا ہو شرک سے اور بھرے ہوے ہو علم سے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ لَوْ لَاكَ لَمَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِیْ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد

Presented by www.ziaraat.com

مومن نہ پہچانے جاتے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَجَدَنِیْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَیْثُ یُحِبُّ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ وَجَدَنِیْ عِنْدَ مَمَاتِهٖ بِحَیْثُ یَکْرَهُ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علی بن ابی طالبؑ نے جو شخص کہ دوست رکھے مجھکو پائیگا مجھکو نزدیک اپنی موت کے اُس حیثیت سے کہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ دشمن رکھے مجھکو پائیگا مجھکو نزدیک اپنی موت کے ایسی حیثیت سے کہ وہ اُسکو مکروہ رکھتا ہو وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اِنَّكَ اُعْطِیْتَ ثَلَاثًا قُلْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَمَا اُعْطِیْتُ قَالَ اُعْطِیْتَ صِهْرًا مِثْلِیْ وَاُعْطِیْتَ مِثْلَ زَوْجَتِكَ فَاطِمَةَ وَاُعْطِیْتَ مِثْلَ وَلَدَیْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب علیؑ بن ابی طالبؑ نے کہ ارشاد کیا مجھسے جناب رسالتمآبؐ نے کہ اے علی بتحقیق کہ تمھین تین باتین ایسی عنایت ہوئی ہین کہ وہ مجھے بھی نہین ملی ہین عرض کیا مین نے فدا ہون آپ پر مان باپ میرے وہ کیا چیزین ہین جو مجھے عنایت ہوئی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک تو یہ کہ تمھین مجھسا خسر دیا گیا دوسری یہ کہ فاطمہؑ سی زوجہ تمھین عنایت ہوئی تیسری یہ کہ حسنؑ وحسینؑ سے فرزند تمھین ملے وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ مومنین بزرگی وہ بزرگی ہی کہ جسکی اعدا بھی گواہی دین چنانچہ امام شافعی کہ جو ائمۂ اربعۂ اہل سنت وجماعت سے ہین اُنھون نے کیا خوب نظم کیا ہی ؎

عَلِیٌّ حُبُّهٗ جُنَّهْ	
قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّهْ	وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی حَقًّا
اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّهْ	

یعنی محبت جناب امیرؑ کی سپر ہی آتش دوزخ سے اور یہی حضرت تقسیم کرنیوالے ہین دوزخ وبہشت کے جسے چاہین دوزخ مین داخل کرین جسے چاہین بہشت مین داخل کرین اور وصی مصطفےٰ برحق ہین اور امام ہین تمام انس وجن کے اور پھر فرماتے ہین ؎

کَفٰی فِیْ فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِیٍّ	
وُقُوْعُ الشَّكِّ فِیْهِ اَنَّهُ اللّٰهُ	وَمَاتَ الشَّافِعِیُّ وَلَیْسَ یَدْرِیْ
عَلِیٌّ رَبُّهٗ اَمْ رَبُّهُ اللّٰهُ	

یعنی کافی ہی فضیلت مین ہمارے مولا وآقا جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے کہ اُن مین بہت لوگونکو شک واقع ہو گیا کہ اُنھین خدا کہنے لگے (یہ اشارہ ہی قوم نصیری کی طرف) اور شافعی مرگیا در آنحالیکہ وہ

دریافت اور معلوم نہ کرسکا کہ علیؑ اُسکا پروردگار ہی یا اللہ اُسکا پروردگار ہی اشعار

بیا ساقی ای محفل آرای من	صفا بخش من شمع شبہای من
سیہ خانہ ام بیت معمور کن	بیک جلوہ ام شعلۂ طور کن
ز لبہای میگون شرابم بدہ	بہ دلہای محزون کبابم بدہ
شرابی مصفا چو آب گہر	ز دامان باد صبا پاک تر
سحری زند دم ز نور و ضیا	بیا ساقیا می بیار و بیا
بیا ساز و برگ جوانی بیار	ایاغ مئی ارغوانی بیار
بدہ ساغری چون سحاب کرم	ز خمخانۂ ساقی کوثرم
علی آن جن وانس را مقتدا	علی آن حبیب حبیب خدا
علی آن وصی نبی کریم	علی آن قسیم نعیم و جحیم
علی مقصد آیۂ انما	علی مورد سورۂ ہل اتا
علی فاتح جنگ بدر و حنین	گذارندۂ طاعت قبلتین
علی قاضی دین و دین نبیؐ	بنص خدا نفس و عین نبیؐ
علی معنی آیت قل کفیٰ	فرازندۂ رایت مصطفیٰؐ
علی آنکہ دلہاست شیدای او	بود جزو ایمان تولای او
در شہر علم پیمبرؐ علیؑ	سپر ساز از باب خیبر علیؑ
گہے زینت بستر مصطفےٰؐ	گہے رونق منبر مصطفےٰؐ
کمر بستہ بر قتل شیطان گہی	نظر بستہ بر جمع قرآن گہی
بتزویج حق عقد زہراؑ ازو	بترویج دین خلع دنیا ازو
گوارا برادر رد سائل نبود	ولی رد خورشید مشکل نبود
ز مہرش چنان مہر شد بیقرار	کہ یک روز آمد بگرد دو بار

Presented by www...raat.com

چنان ہیبتش بود در رزمگاہ	کہ می کشت خلقی بہ تیغ نگاہ
ز سرپنجۂ او ہمی شد عیان	زرہ ہا ز چشم تماشائیان
فتد تیغ او گر بر اعدای دین	شود سرخ از خون گاوِ زمین
بسبکی چو تیر ہوا سے زند	حبابِ فلک بی صدا بشکند

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل ومناقب ہین سید المسلمین یعسوب الدین امام المتقین قائد الغر المحجلین امیر المومنینؑ کے کہ جنکا حصر وشمار انس وجن وملک سے بھی محال ہی اور سوائے خداوند ذوالجلال کوئی اُنکا احاطہ نہین کر سکتا مگر افسوس ہزار افسوس کہ اس امت بدکار نے اُنھین کی اولاد اطہار کو کس ظلم وستم سے تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا خصوصًا وہ فرزند جو مشابہ تھا حضرت امیرؑ سے صورت وسیرت مین چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ اپنے سب بھائیون سے بڑے اور بحسن وجمال وصباحت وشجاعت وقوت وشوکت وتنومندی وبلندی قامت اپنے ہمعصرون سے ممتاز تھے جب بڑے گھوڑون پر سوار ہوتے تھے تو زمین پاہاے مبارک کے بوسے لیتی تھی اور لوگ اُنکو ماہ بنی ہاشم کہتے تھے اُس روز حضرت عباسؑ علمدارِ فوجِ امام ابرار تھے جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ اب کوئی بغیر امام حسینؑ وفرزندان آنحضرتؑ باقی نہین رہا اپنے برادر گرامی جناب امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہا ای برادر مجھے رخصت دیجیے کہ اپنی جان آپ پر سے قربان کر کے بدرجۂ رفیعۂ شہادت فائز ہون امام مظلومؑ اس کلام حسرت انجام کے استماع سے زار زار روئے اور کہا ای برادر نامدار تم میرے لشکر کے علمدار ہو تمھارے جانے سے میرا لشکر منتشر ہوگا حضرت عباسؑ نے کہا ای برادر بزرگوار میرا سینہ بھائیون اور دوستون کے قتل ہونے سے فگار ہی اور اپنی زندگی سے ملول ہون اور آرزومند لقاے حق تعالی ہون اب تاب مصیبت ودستان باوفا نہین ہی مین چاہتا ہون اپنے بھائیون اور دوستون کا ان مخالفون سے طلب خون کر کے انھین پسپا کر دون امام حسینؑ نے فرمایا کہ اگر ارادۂ سفر آخرت ہی تو کچھ پانی اہلبیت رسالتؐ

اور بچون کے لیے حاصل کر و کہ پیاس سے بیتاب ہو رہے ہین پس حضرت عباسؑ حق شناس اُن سنگین دلان ظلم اساس کے پاس گئے اور کہا ای بے شرمو اگر تمھارے گمان ناقص مین ہم گناہگار ہین تو ہماری زنان واطفال نے کیا گناہ کیا ہی اُنپر رحم کر و اور تھوڑا سا پانی دیدو جب حضرت عباسؑ نے دیکھا کہ نصیحت اُن کافران بے حمیت کو اثر نہین کرتی خدمت بابرکت امام حسینؑ مین واپس گئے ناگاہ خیمہ ہاے حرم محترم سے صدائے العطش العطش آئی پس حضرت عباسؑ بیتاب ہو کے اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور نیزہ ومشک لیکے قصد نہر فرات کیا جب حضرت قریب نہر پہونچے چار ہزار کفار اشرار موکل آب فرات تھے اُنھون نے حضرت عباسؑ کو گھیر کے جسم شریف کو تیر باران کر دیا حضرت عباسؑ نے بھی اُس فوج بیقیاس پر حملہ کیا اور اسی شقی تن تنہا قتل کر کے نہر فرات پر پہونچے جب ایک چلو پانی اُٹھایا کہ پی لین اُسوقت پیاس حضرت امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت کی یاد آئی وہ پانی چلو سے پھینک دیا اور مشک پانی سے بھر کے دوش مبارک پر رکھی اور لڑتے ہوے متوجہ خیمہ ہاے حرم محترم ہوے وہ کافران بیحیا سد راہ ہوے اور حضرت عباسؑ کو گھیر لیا مگر حضرت عباسؑ اُن اشقیا سے لڑتے چلے آتے تھے ناگاہ یزید بن ورقا کمینگاہ سے آیا اور حکیم بن طفیل شقی نے بھی اُسکی مدد کی اور ایک ضربت دست راست پر ایسی لگائی کہ ہاتھ کٹ گیا حضرت عباسؑ نے مشک دوش چپ پر رکھی اور تلوار بھی دست چپ مین اُٹھا کے جہاد شروع کیا اور راہ طی کرتے تھے ناگاہ حکیم بن طفیل لعین نے دوسری ضربت دست چپ پر لگائی اور وہ ہاتھ بھی کٹ گیا مومنین قربان ہو جان ہم شیعون کی اس وفاداری پر کہ اُس حال مین بھی حضرت عباسؑ نے مشک دانتون سے پکڑ کے گھوڑا دوڑایا کہ کسی طرح پانی پیاسون تک پہونچ جائے ناگاہ ایک تیر مشک پر لگا اور پانی زمین پر بہگیا اور دوسرا تیر سینۂ اقدس پر لگا کہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اُسوقت آواز دی کہ یا اخاہ ادرکنی یعنی ای برادر بزرگوار میری خبر لیجیے اور بروایت دیگر نوفل بن ازرق شقی نے ایسا گرز سر مبارک پر لگایا کہ روح حضرت عباسؑ نے ببال سعادت

Presented by www.ziaraat.com

جانب ریاض جنت پرواز کی اور آب کوثر اپنے پدر بزرگوار کے ہاتھ سے نوش فرمایا جب امام حسینؑ نے اپنے بھائی کی آواز سنی جلد تشریف لائے اور جب حضرت عباسؑ کا وہ حال دیکھا آہ حسرت دل پُردرد سے کھینچی اور قطرات اشک خونین دیدۂ حق بین سے جاری ہوے اور نعش اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے اور فرمایا الآنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ یعنی اب وقت پشت میری شکستہ ہوگئی اور راہ چارۂ وتدبیر مسدود ہوگئی اور بروایت جناب امام جعفر صادقؑ خدا نے بعوض دو ہاتھونکے حضرت عباسؑ کو دو بازو عنایت فرمائے کہ باغ جنت میں اُن بالہاے سعادت سے پرواز کرتے ہیں اور صاحب بحارالانوار لکھتے ہیں کہ جب ام البنینؓ مادر حضرت عباسؑ نے خبر شہادت مدینے میں سُنی تو وہ معظمہ ہر روز قبرستان بقیع میں جاکر اپنے فرزند پر نوحہ وزاری اور فریاد وبیقراری کرتی تھیں اور اہل مدینہ صداے نوحہ وزاری سنکر روتے تھے یہانتک کہ مروان لعین باوجود عداوت اہلبیت طاہرینؑ اُنکا نوحہ سنکر روتا تھا اور بیتاب ہوجاتا تھا کیون حضرات ابھی آپ نے سنا کہ جب حضرت عباسؑ سینۂ اقدس پر تیر کھاکر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور آواز دی کہ یَا اَخَاہُ اَدْرِکْنِیْ تو جناب سید الشہداؑ بمجرد سننے اُس آواز کے کیسی جلدی تشریف لائے اور لاش اپنے علمدار کی اُٹھاکر جانب خیمہ لے چلے آہ آہ کون تھا وقت شہادت حضرت مظلوم کربلا کہ اُس بیکس وتنہا کی مدد کو آتا اور ضرر اہل شقاوت کو دفع کرتا اور ایک گھونٹ پانی کا اُس وقت آخر مین پلادیتا البتہ ایک شیر جو کربلا کے جنگل مین رہتا تھا جب حسب حکم جناب زینبؑ فضہؓ اُسکو بلانے گئین اور وہ حاضر ہوا تو اُسنے دونون ہاتھ اپنے جسد امام حسینؑ پر حفاظت کی غرض سے رکھدیے اور گھوڑے جو بقصد پامالی لاش اطہر قریب حضرتؑ کے آچکے تھے اُس شیر کے ڈر سے آگے نہ بڑھ سکے کیون مومنین اگر وہ شیر اُسوقت حفاظت کے لیے نہ آتا تو اعدا تو قصد پامالی مصمم کر چکے تھے اور گھوڑون کی نعل بندیان بھی ہوچکی تھین اُس شہید مظلوم کی لاش اقدس پامال سُم اسپان ہوجاتی الالعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفتم مذمت ضحک واشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ وحال حضرت یحییٰؑ وشہادت جناب علی اکبرؑ وبیرون آمدن حضرت زینبؑ از خیمۂ محترم بر لاش حضرت علی اکبرؑ وشہادت طفل صغیر پسر حضرت شہربانوؑ

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّہٗ مَرَّ بِشَابٍّ یَضْحَکُ قَالَ لَہٗ یَا ھٰذَا ھَلْ مَرَرْتَ بِالصِّرَاطِ قَالَ لَا قَالَ وَھَلْ اِلَی الْجَنَّۃِ تَصِیْرُ اَمْ اِلَی النَّارِ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَمَا ھٰذَا الضِّحْکُ قَالَ الرَّاوِیْ فَمَا رُئِیَ ذٰلِکَ الْفَتٰی بَعْدَھَا ضَاحِکًا منقول ہی کہ ایک روز جناب امام حسنؑ کہین تشریف لیے جاتے تھے اثناے راہ مین ایک جوان کو ہنستے دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای شخص کیا باعث ہی تیرے ہنسنے کا اور کیون ہنستا ہی آیا تو پل صراط سے گذر گیا اُسنے کہا کہ نہین حضرتؑ نے فرمایا کہ آیا تجھے معلوم ہی کہ تو جنت مین جائیگا یا دوزخ مین اُسنے عرض کی کہ مجھے معلوم نہین آپ نے ارشاد فرمایا پس یہ ہنسی کیسی ہی راوی کہتا ہی کہ اُس روز سے کسی نے اُس جوان کو پھر کبھی ہنستے نہ دیکھا چنانچہ اس مضمون کو جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی اشعار

اى كلاه كج نهاده برسرت / وى غرور نوجوانى درسرت
بربساط قاقمى بنشستۂ / بانشاط وخرمى بنشستۂ
ساغر عشرت دمادم مى زنى / مثل گلها خنده پیهم مى زنى
شاید از جسر سقر بگذشتۂ / وز حساب ووزن فارغ گشتۂ
گوئیا جوش جهنم شد فرو / یا مسلم شد بهشت از بهر تو
از خدا بارى حیا مى کن حیا / باش خائف از جناب کبریا
گریه کن اینجا مقام خنده نیست / پیش مولا خنده کارِ بنده نیست
عمر تو کوتاه واین طول امل / مى نخومى خندان ومى خندد اجل

Presented by www.ziaraat.com

چون رسد در گوش تو پیغام مرگ | تلخ گردد کام تو از جام مرگ
ریزد از ہم غنچۂ خندان تو | بگسلد سلک دُر دندان تو
یاد کن از روضۂ قبر ای جوان | خون دل میریز چون لب ای جوان
از غل و زنجیر دوزخ یاد کن | وز خیالش غلغل و فریاد کن
تا بہ کی شادی بکنج غم نشین | خود برای خویش در ماتم نشین
می رسد سیل بلا ہا آہ آہ | چیست در محنت سرا این قاہ قاہ
بر گل و گلزار دنیا دل مبند | نعرہ زن چون بلبل و چون گل مخند
کیست کز کوہ الم آسودہ است | خندۂ کبک دری بیہودہ است
زہر در کام تو می ریزد جہان | خندۂ نوشین مکن ای خستہ جان

مومنین حقیقت مین یہ دار دنیا مقام سرور و طرب وخندہ و بلا عجب نہین ہی کیسے کیسے انبیاء و رسل اس عالم مین گذرے مگر کسی نے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی بلکہ ہمیشہ خوف خدا سے گریہ وزاری اور آہ ونالہ وبیقراری کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت یحییٰ کہ جنھین خداوند حمید نے قرآن مجید مین بلفظ حصوراً یاد فرمایا ہی حصور اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتون سے رغبت نہ رکھتا ہو اُنکے حال مین لکھا ہی کہ سن طفولیت مین عابد و زاہد لوگونکے پاس گئے اُنکی صحبت نے تاثیر کی جب اپنی مادر گرامی پاس آئے اظہار حال کیا اور اُنکی صحبت کی خواہش کی جب حضرت زکریاؑ کو یہ حال معلوم ہوا کہا کہ ای فرزند تم ابھی کم سن ہو حضرت یحییٰؑ نے عرض کی کہ ای پدر بزرگوار آپ نے دیکھا ہوگا کہ مجھ سے بھی کم سن لڑکے بہت سے مر گئے آخر مجبور ہو کر حضرت زکریاؑ نے اجازت دی حضرت یحییٰؑ رہبانون کے پاس تشریف لے گئے اور مردم دنیا سے عزلت گزین ہوے اور بیت المقدس مین جاکر مقام کیا وہان یہ حال تھا کہ راتونکو سوتے نہ تھے جسم اطہر خشک ہو گیا تھا آنکھین ہر وقت تر رہتی تھین بال کے کپڑے پہنے رہتے تھے سوا ذکر خدا کے اور کوئی کام نہ تھا اور سوا سے غم دین اور کوئی مونس و یاور نہ تھا ایک روز جو نگاہ اپنے جسم پر پڑی اپنی نحافت ولاغری پر رونے لگے خداوند یزدان

کی طرف سے خطاب ہوا کہ ای دوست ہمارے تو اپنی لاغری پر شور کرتا ہی اگر ایک نگاہ جہنم کو دیکھے تو ان بال کے کپڑونکو اُتار ڈالے اور ہنگامۂ شور و فغان بلند کرے اور لوہے کے کپڑے پہنے جب یہ آواز گوش دل حضرت یحییٰ مین پہونچی تو اُنکی نالہ وزاری اور زیادہ ہوئی حضرت بہت چیخ چیخ کر روئے اور ہمیشہ یونہین رویا کرتے تھے یہانتک کہ رخسارون مین زخم پڑ گئے حضرت زکریاؑ نے جو یہ حال مشاہدہ فرمایا ارشاد کیا ای پسر یہ کیا حال ہی کب تک اشکباری کروگے مین نے خدا سے استدعا کی تھی کہ مجھے ایک فرزند عنایت ہو کہ اُسکے سبب سے مجھے آرام و راحت ہو اور میری آنکھونکا نور اور مایۂ عیش و سرور ہو حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ ای بابا یہ جو کچھ حال آپ میرا دیکھتے ہین سب آپ کے کلام کی وجہ سے ہی کہ آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ درمیان جنت و جہنم کے ایک مقام سخت پہاڑونسے بنایا گیا ہی کہ جسپر سے آدمی گذر کرینگے اُس سے گذرنا بہت دشوار ہی مگر وہ شخص کہ جو خوف الٰہی سے روتا ہو وہ بسہولت گذر جائیگا حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو جہانتک ہو سکے سعی کرو

جہد کن در گریۂ و ذکر و دعا	لیس للانسان الا ما سعیٰ

چونکہ بغیر نصیحت حضرت یحییٰؑ اپنے تئین ہمیشہ دردمند رکھتے تھے لہذا حضرت زکریاؑ نے بالکل وعظ و پند کرنا موقوف کر دیا تھا جب کبھی مجلس مین دیکھ پاتے تھے تو وعظ فرمانا موقوف کر دیتے تھے قضائے کار ایک روز مجلس وعظ مین نہ دیکھا کچھ ذکر محشر کا بنی اسرائیلؑ کے سامنے کرنے لگے اتنے مین حضرت یحییٰؑ عبا سے اپنا منھ لپیٹے ہوے اسطرح سے تشریف لائے کہ حضرت زکریاؑ کو بالکل معلوم نہ ہوا اُسی طرح وعظ فرماتے رہے اثنائے کلام مین بیان کیا کہ جبرئیل مجھسے کہتے تھے کہ دوزخ مین ایک کوہ عظیم ہی کہ اُسکا نام سکران ہی اور اُسکے درمیان مین ایک جنگل ہی کہ اُسکا نام غضبان ہی کہ خداوند قہار نے اُسے اپنے قہر سے روشن کیا ہی اور اُس وادی پُر خوف مین ایک چاہ عمیق ہی کہ جسکا قعر مثل راہ صد سالہ ہی اور اُس مین صندوقہائے آتش ہین اور وہ کنوان بھی آگ سے مملو ہی یہ سنکر حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ افسوس مین کسقدر نادان ہون کہ سکران و غضبان سے غافل ہون یہ کہکر روتے ہوے جانب صحرا روانہ ہوے آخر والدین

Presented by www.ziaraat.com

عقب مین گئے کہ سراغ نورعین ملے والدۂ ماجدہ نے ایک جنگل مین ایستادہ دیکھا حضرت پیہم
رو رہے تھے کثرت گریۂ وبکا سے زمین وادی تر ہوگئی تھی اور صدائے گریہ تا آسمان بلند تھی
رو رو کر درگاہ الٰہی مین عرض کرتے تھے کہ ای مولا و آقا میرے تیرے نزدیک میری جگہ کہان ہی
میری منزل وماویٰ مجھے دکھادے ورنہ مجھے دنیا سے کوئی کام نہین ہی مین اب سرد نہ ہونگا
اور میرا درد والم کوئی صورت سے برطرف نہوگا والدۂ ماجدہ حضرت کی اتنے مین قریب پہونچ گئین
اور اپنی گود مین بٹھا لیا اور دست شفقت رُخ وسر پر پھیرا اور محزون وبیقرار ہوئین اور زینت تمام
اپنے گھر لیگئین اور کہا کہ مین لباس نرم تمھارے واسطے تیار کرتی ہون تم اس نمد کو اُتار ڈالو اور اُسے
پہنو بسبب اصرار مادر گرامی حضرت نے قبول کیا اور والدۂ ماجدہ نے حضرت کے واسطے آش عدس
پکایا اُسے نوش فرماکر حضرت تھوڑی دیر سو رہے اتنے مین وقت نماز کا رہ گیا خداوند بے نیاز کی
جانب سے خطاب ہوا کہ ای ہوا خواہ میرے ای عاشق میرے میرے گھر کے سوا تو اور گھر مین رہنا چاہتا
ہی اور میرے گل وگلزار سے دور ہوتا ہی اور میرے سایۂ دیوار کو چھوڑے دیتا ہی حضرت بیقرار ہوگئے
اور عرض کرنے لگے کہ ای پروردگار تو اپنا لطف میرے شامل حال رکھ اور جو لغزش کہ مجھسے
سرزد ہوئی ہی اُسے معاف فرما تیرے سوا مجھے کسی کا اشتیاق نہین ہی اور سایۂ بیت المقدس
مجھے کافی ہی بعد اُسکے حضرت نے وہی اپنا جامۂ موئین طلب کیا جب مادر گرامی نے دوبارہ
پھر وہی حال مشاہدہ فرمایا دامن پکڑ لیا حضرت زکریا نے ارشاد کیا کہ دامن چھوڑ دو اور انکا
لباس انھین دیدو اسواسطے کہ پردے انکے دل سے اُٹھ گئے ہین اور یہ اب اس عالم مین
رہنے کے قابل نہین رہے ہین آلغرض شرمسار واشکبار وعذر خواہ خانقاہ کی جانب روانہ
ہوئے اور مسجد مین جاکر قرار کیا وہین دعا وذکر خدا مین مصروف رہا کرتے تھے اور راہبون
کے ہمراہ بسر کرتے تھے یہانتک کہ شہادت پائی مدت العمر دنیا سے کوئی غرض نہ تھی اور سوا
غم دین کوئی چیز اُنکے دل مین نہ تھی تو مومنین مقام تعجب ہی کہ انبیا ومرسلین تو خوف الٰہی سے کسقدر
گریہ وزاری کرتے تھے اور اگر ادنی سی کوئی لغزش ہوجاتی تھی تو درگاہ احدیت مین توبہ و

انابت کرتے تھے مگر افسوس ہی کہ اس امت جفاکار نے کچھ پاس اولاد وعترت اطہار کا نہ کیا کیسے کیسے
جوانون کو شہید کیا کہ جنکا مثل ونظیر عالم مین نہ تھا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب
حضرت عباسؑ بدرجۂ علیۂ شہادت فائز ہوئے اُسوقت کوئی اہلبیت رسالت سے بغیر اولاد
کرام امامؑ باقی نہ رہا پس علی اصغر کہ مشہور بعلی اکبرؑ ہین اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے اور رخصت
میدان طلب کی اُسوقت اُنکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور پچیس سال بھی کہتے ہین مگر روایت
اول زیادہ ترصحیح ہی حضرت علی اکبرؑ حسن وجمال وفضل وکمال مین بے عدیل تھے اور صورت مین
جناب رسالتمآبؐ سے بہت مشابہ تھے جب اہل مدینہ مشتاق لقاے رسالت پناہ ہوتے تھے
حضرت علی اکبرؑ کے پاس حاضر ہوکر اُنکے جمال باکمال پر نظر کرتے تھے امام زین العابدینؑ نے فرمایا
کہ جب وہ امام زادۂ عالی تبار متوجہ میدان کارزار ہوا امام اختیار زار زار روئے اور آسمان کیجانب
دیکھ کے فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا کہ فرزند رسولؐ اور شبیہ ترین مردم بآنحضرتؐ ان اشقیا کیجانب
جاتا ہی جب مین مشتاق لقاے پیغمبر خداؐ ہوتا تھا اس اپنے فرزند کو دیکھ لیتا تھا خداوندا برکتہاے
زمین کو انسے منع کر اور انکو پراگندہ کردے اور حاکمونکو ان سے راضی نہ رکھ اس لیے کہ
انھون نے مجھے نصرت کرنے کے لیے بلایا اور شمشیر مجھپر کھینچی پس عمر سعد لعین کو حضرت نے آواز
دی کہ ای بدترین اشقیا مجھسے کیا چاہتا ہی خدا تیرے رحم کو قطع کرے اور کوئی کام تجھپر
مبارک نہ کرے اور بعد میرے تجھپر اُسکو مسلط کرے جو تجھے درمیان رخت خواب ذبح کرڈالے
جسطرح تونے مجھ سے قطع رحم کیا اور قرابت حضرت رسالتؐ کی میرے حق مین رعایت نہ کی پس
اس آیہ کو باواز بلند جو اہلبیتؑ کی شان مین نازل ہوا ہی تلاوت فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَ
نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
پس وہ شاہزادۂ نامدار مانند خورشید تابان افق میدان سے طالع ہوا اور صحراے نبرد کو اپنے
نور جمال سے منور وروشن کردیا جمیع لشکر مخالف حیران جمال باکمال آفتاب عزت وجلال تھا
جب حضرت علی اکبر علیہ السلام درمیان میدان کے پہونچے ہرچند مبارز طلب کیا مگر کسیکو جرات

Prese[redacted]by ww[redacted]aat.com

حرب وضرب الٹنے نہ پڑی پس جناب علی اکبرؑ نے تیغ نیام سے کھینچ کے اُن اشقیا کو طعمۂ شمشیر آتشبار کیا جس طرف حملہ کرتے تھے ایک گروہ کو ہلاک کر دیتے تھے اور جس جانب پھر پڑتے تھے کشتون کے پشتے لگاتے تھے یہانتک کہ بروایت امام زین العابدین علیہ السلام ہنیا لیس اشقیاے بر تلبیس کو جہنم روانہ کیا اور بروایت معتبرۂ دیگر ایک سو بیس بے دینان بد اختر کو جائے عذاب سقر پہونچایا پس اپنے پدر عالیمقدار پاس آئے اور کہا ای پدر بزرگوار پیاس مجھے مارے ڈالتی ہی اگر تھوڑا پانی مل جاتا تو مین دشمنونکو خوب ہلاک کرتا جناب امام حسینؑ نے جب یہ سنا سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری فرماکر کہا ای فرزند ارجمند سعادتمند محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰؑ اور تیرے پدر پر دشوار معلوم ہوتا ہی کہ تجھے اس حال سے پیاسا دیکھین اور پانی نہ دسکین پس امام انس و جان نے زبان اپنے فرزند نوجوان کی اپنے دہن معجز نشان مین لیکر چوسی اور اپنی انگوٹھی فرزند دلبند کو دیدی کہ اپنے مُنھ مین رکھین اور فرمایا ای نور چشم جاؤ اور دشمنان بدین سے جنگ کرو کہ بہت جلد اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے بآب کوثر سیراب ہوگے پس مکرر جگر گوشۂ سید الشہدا فرزند شیر خدا قلب لشکر اعدا پر جا پڑا اور پھر ساٹھ ظالمان جفا کار کو طعمۂ تیغ آبدار کرکے روانۂ نار کیا آخرکار منقذ بن مُرہ عبدی لعین نے ایک ضربت حضرت علی اکبرؑ کے سر پر ایسی لگائی کہ دونو ہاتھ صدمہ سے گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے گھوڑا لشکر مخالفین کی طرف بھاگا آہ آہ مومنین اس مقام پر عجب طرح کا فقرہ روایت مین وارد ہوا ہی علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین فَقَطَّعُوْہُ اِرْبًا اِرْبًا یعنی اُن بے دینان پُر جفا نے اُس جگر گوشۂ رسولؐ خدا کو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پس حضرت علی اکبرؑ نے آواز دی کہ ای پدر بزرگوار مجھے میرے جد عالیمقدار نے ایک کاسہ سے ایسا سیراب کر دیا کہ ہرگز پیاسا نہونگا اور دوسرا کاسہ دست مبارک پر لیے ہوے آپ کے منتظر ہین اور بروایت دیگر ایک تیر حلق مبارک پر لگا اور سیلاب خون گلوے علی اکبرؑ سے جاری ہوا اُسوقت اپنے خون مین لوٹنے لگے اور آواز دی کہ ای پدر مہربان میرا سلام پہونچے اسوقت میرے جد بزرگوار جناب رسولؐ خدا آپکو سلام کہتے ہین

پس ایک نعرہ مارا اور روح کثیر الفتوح نے بریاض جنان پرواز کی جب سید الشہدا اپنے فرزند شہید تیغ ظلم و جفا کے پاس آئے اور وہ حال اپنے نور چشم کا دیکھا رونے لگے اور آہ جانسوز سینۂ غم اندوز سے کھینچ کے کہا خدا اُس گروہ کو قتل کرے جسنے ای فرزند تجھے ناحق شہید کیا اور تیرے شہید کرنے مین خدا اور رسول و ہتک حرمت حضرت رسالتؐ پر اُنھون نے بڑی جرات کی یا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بعد تیرے اس دنیا اور زندگانی دنیا پر خاک ہو حمید بن مسلم کہتا ہی جب حضرت علی اکبرؑ شہید ہوے مین نے دیکھا ایک بی بی مثل خورشید تابان خیمۂ حرم محترم سے بیتابانہ باہر نکل آئی اور فریاد وَاوَلَدَاہُ وَاثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ بلند کرکے فرماتی تھین ای نور دیدۂ اخیار ای میوۂ دل افگار ای حبیب قلب برادر بزرگوار پس با نالہ و زاری و اندوہ و بیقراری آکر جسد مطہر علی اکبرؑ کو اپنی آغوش مبارک مین لیلیا مین نے پوچھا یہ خاتون کون ہی لوگون نے کہا یہ حضرت زینب خواہر امام حسینؑ ہین ناگاہ حضرت امام حسینؑ آئے اور اُنکو خیمے مین بھیجدیا پس اپنے فرزند دلبند کو اُٹھایا اور درمیان جمیع شہدا کے لٹادیا امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ اول جو فرزندان ابوطالبؑ سے اُس صحراے پر آشوب و بلا مین تیغ اہل جفا سے شہید ہوے وہ علی اکبرؑ تھے راوی کہتا ہی اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک صاحبزادہ مانند خورشید تابان خیمہ سے باہر آیا دو گوشوارے اُسکے کانو مین تھے اور دہشت و حیرت سے داہنے بائین دیکھتا تھا اور دونون گوشوارے کانو مین ہلتے تھے ناگاہ ہانی بن ثبیت ملعون سنگین دل لشکر عمر سعد سے نکلا اور ایک ضربت اُس معصوم پر لگا کے شہید کیا حضرت شہربانوؑ اُسوقت بیہوش کھڑی تھین کلام و حرکت نکر سکتی تھین اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ہشتم فضائل جناب امیرؑ و اشعار مدحیہ و ارادۂ جہاد نمودن سید سجادؑ و استغاثۂ سید الشہداؑ و شہادت علی اصغرؑ و سبب دفن لاش علی اصغرؑ و فقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِیْ مَنَاقِبِ الْخَوَارِزْمِیْ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ

Presented by www.ziaraat.com

اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ مِدَادٌ وَالْجِنُّ حُسَّابٌ وَالْاِنْسُ كُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
کتاب مناقب خوارزمی مین کہ وہ اعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین مجاہد سے اور اُسنے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ اگر تمام
درخت دنیا کے بجاے قلم ہون اور دریا بجاے سیاہی ہون اور تمام جن حساب کرنیوالے
ہون اور کل انسان لکھنے والے ہون تو جب بھی فضائل ومناقب علیؑ بن ابیطالبؑ کا احصا
نہین کرسکتے ہین وَرَوٰى اَيْضًا بِالْاِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
جَعَلَ لِاَخِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا تُحْصٰى كَثْرَةً فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيْلَةً مِّنْ فَضَائِلِهٖ
مُقِرًّا بِهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اور نیز خوارزمی نے بسند خود جناب امیرؑ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق کہ خدا یتعالی نے گردانے ہین میرے
بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ کے واسطے وہ فضائل کہ جنکا احصا بسبب کثرت کے نہین ہوسکتا
پس جو شخص کہ ذکر کرے ایک فضیلت کا اُنکے فضائل مین سے درآنحالیکہ مُقر ہو ساتھ اُنکے
(یعنی اُنکے امام اور خلیفۂ بلافصل ہونے کا اقرار واعتقاد رکھتا ہو اور اُس فضیلت کو درست
جانتا ہو) تو خدا یتعالی اُسکے تمام گناہان گذشتہ وآیندہ کو بخشدیتا ہے وَمَنْ كَتَبَ فَضِيْلَةً
مِنْ فَضَائِلِهٖ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا بَقِيَ لِتِلْكَ الْكِتَابَةِ رَسْمٌ اور جو شخص کہ
لکھے ایک فضیلت کو اُنکے فضائل مین سے تو ہمیشہ ملائکہ طلب مغفرت کرتے ہین اُس شخص
کے لیے جب تک کہ اُس کتابت کا نشان باقی رہے وَمَنِ اسْتَمَعَ فَضِيْلَةً مِّنْ فَضَائِلِهٖ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالْاِسْتِمَاعِ اور جو شخص کہ کان دھر کر سنے ایک فضیلت
کو اُنکے فضائل مین سے تو خداوند کریم ورحیم اُن گناہونکو جو اُسنے کان سے کسب کیے
ہین بخشدیتا ہے وَمَنْ نَظَرَ اِلٰى فَضِيْلَةٍ مِّنْ فَضَائِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا
بِالنَّظَرِ اور جو شخص کہ نظر کرے ایک فضیلت کی طرف اُنکے فضائل مین سے تو خداوند غفار
اُن گناہون کو جو اُسنے نظر سے کسب وحاصل کیے ہین بخشدیتا ہے ثُمَّ قَالَ اَلنَّظَرُ اِلٰى

وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عِبَادَةٌ وَذِكْرُهٗ عِبَادَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِيْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَايَتِهٖ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ
اَعْدَآئِهٖ پھر ارشاد فرمایا حضرتؐ نے کہ نظر کرنا روے مبارک علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف عبادت ہے
اور ذکر اُنکا عبادت ہے خداوند عادل یہان کسی بندہ کا قبول نہ کریگا مگر اُنکی ولایت کے ساتھ اور
اُنکے اعدا کی برأت کے ساتھ (یعنی جب تک کہ حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپ کے اعدا کو
دشمن نہ رکھتا ہو اُسکا ایمان مقبول نہوگا) وَبِالْاِسْنَادِ قَالَ الْخَطِيْبُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ اَنْبَانَا الْحَافِظُ
اَبُو الْعُلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ مَرْفُوْعًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا
اَكْثَرَ مَنَاقِبَ عَلِيٍّ وَفَضَائِلَهٗ اِنِّيْ لَاَحْسَبُهَا ثَلٰثَةَ اٰلَافِ مَنْقَبَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَلَا تَقُوْلُ اِنَّهَا
اِلٰى ثَلٰثِيْنَ اَلْفًا اَقْرَبُ خلاصہ یہ کہ خطیب خوارزمی روایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے
کہا سبحان اللہ کیا کثیر ہین مناقب علیؑ اور فضائل اُنکے بتحقیق کہ مین اُنھین خیال کرتا ہون کہ تین ہزار
منقبت ہون ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ کیون نہین کہتا ہے کہ فضائل علیؑ بن ابیطالبؑ تیس ہزار کے قریب
ہین مومنین اس مقام پر قرینۂ کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن عباسؓ کو تیس ہزار حدیثین فضائل جناب
امیرؑ مین معلوم تھین وَبِالْاِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ يَقُوْلُ لَوْ
حَدَّثْتُ بِكُلِّ مَا اُنْزِلَ فِيْ عَلِيٍّ مَا وَطِئَ عَلٰى مَوْضِعٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا اُخِذَ تُرَابُهٗ اِلَى السَّمَآءِ اور نیز
خوارزمی نے بسند خود جناب امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ حضرت رسول خدا
فرماتے تھے کہ اگر بیان کردیتا مین جو کچھ کہ نازل ہوا فضائل علیؑ مین تو کوئی موضع زمین سے باقی
نہ رہتا جس مقام پر کہ علیؑ بن ابی طالبؑ قدم رکھتے مگر یہ کہ لوگ وہان کی خاک اسقدر تبرک سمجھکر اُٹھاتے
کہ پانی ظاہر ہوجاتا وَمِنْهُ اَيْ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاقِبِ لِلْخَوَارِزْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ اور اسی کتاب مین یعنی کتاب مناقب خوارزمی
مین ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ مین شہر علم کا ہون اور علیؑ
دروازہ ہین اُسکے پس جو شخص کہ علم کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ دروازہ پاس آئے مومنین یہ حدیث
انھین الفاظ کے ساتھ بعینہ اکثر کتب اہل تشیع مین خصال وامالی ابن بابویہ وامالی شیخ جعفر طوسی ومجالس

Presented by www. aat.c

شیخ طوسی و امالی شیخ مفید وغیرہ موجود ہیں اور اس حدیث شریف کو بادنی تغیر و تبدل الفاظ اصحاب اہلسنت و جماعت نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے اور کتاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار میں اس حدیث کی تحقیق اور ذکر روایات بطرق متعددہ بتفصیل تمام مذکور ہے جو کتب اہلسنت سے منقول ہے جن حضرات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا ہو اُس کتاب مستطاب کیطرف رجوع کریں وَقَدْ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِہِ الْمُصَنَّفِ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ یَرْفَعُہٗ بِسَنَدِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ تَقْوَاہُ وَاِلٰی اِبْرَاہِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ ہَیْبَتِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ الْعَلَّامَۃُ الْاَرْبَلِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقَدْ ثَبَتَ لِعَلِیٍّ مَا ثَبَتَ لَہُمْ مِّنْ ہٰذِہِ الصِّفَاتِ الْمَحْمُوْدَۃِ وَاجْتَمَعَ فِیْہِ مَا تَفَرَّقَ فِیْ غَیْرِہٖ اور بیہقی نے کہ یہ بھی اعاظم علمائے اہلسنت سے ہیں اپنی کتاب میں جو اُنھوں نے فضائل صحابہ میں تصنیف کی ہے بسند خود جناب رسالتمآبؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا اُن حضرتؐ نے جو شخص ارادہ کرے یہ کہ نظر کرے حضرت آدمؑ کی طرف اُنکے علم میں اور حضرت نوحؑ کی طرف اُنکے تقوٰے و پرہیزگاری میں اور حضرت ابراہیمؑ کیطرف اُنکے حلم و بُردباری میں اور حضرت موسٰیؑ کی طرف اُنکی ہیبت میں اور حضرت عیسٰیؑ کی طرف اُنکی عبادت میں پس ہر آئینہ چاہیے کہ نظر کرے طرف علی بن ابی طالبؑ کے علامہ اربلی صاحب کشف الغمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو فضائل جمیع انبیاؑ کے لیے ہیں وہ سب جناب امیرؑ کے لیے ثابت ہیں اور وہ فضائل جو اور انبیاؑ میں متفرق ہیں وہ سب اُنکی ذات والاصفات میں جمع ہیں ؎

بمدح علیؑ خامہ سر سے کنم — زمین تا فلک پُر گہر سے کنم
علیؑ صورت قدرت کردگار — علیؑ در جہان حجت کردگار
علیؑ درۃ التاج فرق وجود — علیؑ مالک الملک اقلیم جود
علیؑ صاحب اختیار جہان — علیؑ صاحب حکم بر آسمان
روان ست تا عرش فرمان او — ملائک چو حجاب و دربان او
خرد کردہ اذعان تکمیل او — گہرہاے اسرار تحویل او

وصی نبیؐ جفت پاک بتولؑ — فروزندۂ شمع دین رسولؐ
فشانندۂ جان براہ خدا — نمائندۂ کفر از دین جدا
نگارندۂ باغ سرسبز دین — برآرندۂ بیخ کفر از زمین
فرازندۂ رایت مصطفیؐ — برازندۂ افسر لا فتیٰ
درآرندۂ عمرو و مرحب ز پائے — برآرندۂ باب خیبر ز جائے
رہانندۂ موسٰیؑ از رود نیل — دمانندۂ گل ز نار خلیل
بساحل رسانندۂ فلک نوحؑ — کشائندۂ بابہاے فتوح
نشینندۂ مسند انما — رسانندۂ ما بمطلوب ما
خدا را مباہات زایجاد او — نبیؐ را تظاہر ز امداد او
ہوا خواہ او جبرئیل امینؑ — بفرمان او آسمان و زمین
بدان تا نگردد نمازش قضا — خدا باز گرداند خورشید را
ببین نزد حق حشمتش یا ببین — گران قدری طاعتش را ببین
تعجب مکن زین امر چندان مکن — کہ در قدر او نیست جای سخن
برش مہر و مہ را چہ وزن و وقار — کہ گر خواہد آن صاحب اختیار
بگرداند این طارم چنبری — بانگشت کہتر چو انگشتری
وجود زمین بہر میدان اوست — فلک سایبانی ز ایوان اوست
از و کار ایمان بر رونق شدہ — دل کفر از تیغ او شق شدہ
چو او در وفا پائیداری کہ کرد — شب ہجرت آن جانسپاری کہ کرد
نیاید ز کس جز شناس و جان — بُریدن دل از جان و جان از جہان
در ایوان قدرش ز راہ یقین — نہم آسمان پایۂ اولین
چو آورد او بر زمین پشت کفر — قلم شد باسلام انگشت کفر

Presented by www.ziaraat.com

برافگندن بت چو ہمت گماشت	بدوش نبی از شرف پا گذاشت
بضرب دو دستی زطاق حرم	بہا آورد و زد برزمین صنم
نکس جز نبی ہم ترازوی او	قوی دست قدرت زبازوی او
ندانی خدا مرعلی را وسلے	ندانی خدا تا ندانی علے
چہ گویم دگر جای گفتار نیست	سخن در خور وصف کردار نیست
دل ہر کہ از مہر او نیست شاد	اگر آفتاب ست بی نور باد

کیون مومنین جن حضرت کا یہ مرتبہ ہو اُنکی اولاد امجاد پر کیا کیا ظلم وستم اعدائے دین نے کیے کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا تین پہر کے عرصہ مین تمام انصار و رفقا اور عزیز و اقربا کو شہید کر ڈالا یہانتک کہ دودھ پیتے بچے کو جسکا قتل کرنا کسی مذہب وملت مین جائز نہین ہے زندہ باقی نہ رکھا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب اہلبیت حضرت رسالت مین بغیر امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ کے کوئی باقی نہ رہا اُسوقت باوجودیکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے اور قوت تلوار اُٹھانے کی نہ تھی مگر اُسی حال مین جب اپنے پدر عالیمقدار کو تنہا دیکھا تلوار اُٹھا کے جا ہا معرکہ کارزار مین جائین ام کلثوم نے فریاد کی کہ ای نور دیدہ کہان جاتے ہو حضرت امام زین العابدینؑ نے کہا ای پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے کہ اپنی جان پدر بزرگوار پر فدا کرون جب حضرت امام حسینؑ ارادۂ فرزند گرامی سے مطلع ہوے کہا ای ام کلثوم اس نور چشم کو میدان مین نہ جانے دینا کہ میری نسل اِس سے ہوگی اور ذریت حضرت رسالتؐ اسی فرزند سے باقی رہیگی اور یہی میرا خلیفہ و جانشین ہوگا پس امام حسینؑ نے اتمام حجت کے لیے باواز بلند فرمایا کوئی ہے کہ حرم حضرت رسالت سے دفع ضرر اہل شقاوت کرے کوئی خدا پرست ہے کہ میرے حق مین خدا سے خوف کرے کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریادرسی کیوجہ سے امیدوار ثواب ہو جب حرم محترم حضرت امام حسینؑ نے صدائے استغاثۂ امام غریب سنی صداہاے گریہ و زاری سراپردہ ہاے عصمت و طہارت سے بلند ہوئین پس امام حسینؑ دروازۂ خیمۂ حرم پر آئے اور کہا میرے چھوٹے فرزند

عبد اللہ کو لاؤ کہ اُسے وداع کرون اور بعضون نے اُنکو علی اصغر کہا ہے الغرض جب اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے اپنے ہاتھون پر لیا پیار کیا اور کہا ان کافرون پر وای ہو جبکہ تیرے جد بزرگوار محمد مصطفےٰ ان اشقیا کے دشمن ہون ناگاہ حرملہ بن کاہل لعین نے ایک تیر کمان سے حلق معصوم پر لگایا اور وہ بچہ اپنے پدر نامدار کی گود مین شہید ہوگیا اور مرغ روح نے جانب شاخ سدرۃ المنتہی پرواز کی پس حضرت اپنے چلو مین خون اُس شہید معصوم کا بھر کے آسمان کیطرف پھینکتے تھے اور فرماتے تھے راہ خدا مین یہ سب مصیبتین سہل و آسان ہین حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ اُس خون کا ایک قطرہ زمین پر نہ گرا پس جناب امام حسینؑ نے فرمایا خداوندا یہ میرا فرزند دلبند تیرے نزدیک بچۂ ناقۂ صالح سے کم نہو گا خداوندا اگر اسوقت مصلحت میری نصرت مین نہین ہے تو جسقدر آزار مجھپر گذر رہے ہین اُنکو موجب تضاعف ثواب آخرت کرنا پس اُس طفل معصوم کو امام مظلومؑ نے درمیان شہدا لٹا دیا اور بروایت دیگر اُسی جگہ دفن کر دیا مومنین مقام تامل ہے کہ امام حسینؑ نے کسی کی لاش دفن نہ کی کیا وجہ ہے کہ اس طفل کو حضرتؑ نے دفن کیا شاید یہ ہو کہ بعد شہادت اُن جناب کی لاش اطہر سے بے ادبی ہونیوالی تھی اور ابن سعد لعین کے حکم سے بڑا ظلم عظیم ہونیوالا تھا حضرتؑ نے شاید اسی خیال سے اُس بچے کی لاش کو دفن کر دیا کہ اُس پامالی مین لاش اُس ننھے بچے کی ریزہ ریزہ نہو جائے حضرات اسی طفل صغیر کیطرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ یعنی سلام خدا ہو اُس شیرخوار پر جو حالت صغر سن مین شہید ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نہم حدیث زرارہ و حال حضرت امام حسینؑ از اہلبیتؑ و جہاد آنحضرتؐ و تعداد مقتولین و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ متضمن حال شہادت حضرت سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِی بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنْ زُرَارَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَا زُرَارَۃُ اِنَّ السَّمَاءَ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِؑ

Presented by www.ziaraat.com

اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَانْتَثَرَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ کتاب بحارالانوار مین بسند معتبر زرارہؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے ای زرارہ بدرستیکہ آسمان چالیس صباح خون کے آنسوون سے امام حسینؑ پر رویا اور زمین بسیاہی چالیس صباح روئی اور آفتاب چالیس صباح بسرخی وکسوف رویا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور پراگندہ ہوگئے اور دریاؤن مین جوش وخروش ہوا اور ملائکہ چالیس صباح امام حسینؑ پر روئے مؤمنین بعد اسکے حضرتؑ عجب طرح کا کلمہ ارشاد کرتے ہین فرماتے ہین وَمَا اخْتَضَبَتْ مِنَّا امْرَأَۃٌ وَلَا ادَّهَنَتْ وَلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا رَجَّلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَأْسُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَمَا زِلْنَا فِیْ عَبْرَۃٍ بَعْدَهٗ اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نہ کیا اور روغن نہ ملا اور سرمہ نہ لگایا اور بالون مین کنگھی نہ کی تاآنکہ عبیداللہ بن زیاد شقی کا سر نجس ہمارے پاس لائے اور ہم ہمیشہ مصیبت امام حسینؑ پر گریان ہین بعد اسکے حضرتؑ نے ایک حدیث طویل ارشاد فرمائی کہ جسکے بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہی کہ کوئی آنکھ خدا کے نزدیک محبوب زیادہ اور کوئی گریہ پسندیدہ تر نہین ہی اُس آنکھ سے جو مصیبت امام حسینؑ پر روئے اور اُن آنسوون سے جو مصیبت امام حسینؑ مین نکلین اور جو کوئی امام حسینؑ پر روتا ہی وہ جناب فاطمہ زہراؑ سے نیکی کرتا ہی اور یاوری اُنکا ہی اور اُسنے جناب رسالتمآبؐ سے بھلائی کی اور ہم اہل بیتؑ کا حق اُسنے ادا کیا ہی اور بروز قیامت کوئی شخص محشور نہ ہوگا جسکی آنکھ گریان نہو مگر وہ شخص جو امام حسینؑ کے مصائب پر رویا ہی کہ وہ بادیدۂ خندان محشور ہوگا اور اُسے خدا کی جانب سے بشارت پہونچیگی اور آثار سرور وشادی اُسکے چہرہ سے ظاہر ہونگے اور جمیع خلائق ترس وبیم مین ہوگی اور امام حسینؑ کے رونیوالے بیخوف ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے اور بہت سے فضائل گریہ وبکا اور مراتب شیعیان علی مرتضیٰؑ بیان کیے اور حدیث کو ختم فرمایا۔ حضرات علاوہ اس حدیث کے اور بہت سے

احادیث واخبار اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ کوئی چیز دنیا مین خواہ ذی روح ہو خواہ غیر ذی روح ایسی باقی نہین رہی کہ جو مصیبت امام حسینؑ پر نہ روئی ہو جیساکہ بحارالانوار ودیگر کتب احادیث ومقاتل مین بطرق متعددہ وانواع مختلفہ منقول ہی مؤمنین آسمان وزمین وآفتاب وماہتاب وکوہ ودریا ودیو ودد ووحوش وطیور وجانوران دریا وصحرا وہوا وملائکہ وجن وانس کیون نہ روتے مصائب امام حسینؑ پر کہ اُن جناب کو اشقیائے امت نے تین دن کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے صحرائے کربلا مین ذبح کیا اور حرمت اسلام کو ضائع وبرباد کردیا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب حضرت علی اصغرؑ بھی شہید ہوچکے اُسوقت امام حسینؑ نے پردگیان سُرادق عصمت وطہارت کو طلب کیا اور اپنی دخترون اور خواہرونکو وداع کرکے بخوبہائے خدا تسلی ودلاسا دیا اس رخصت سے صدائے شیون نالہ وزاری خیمہ ہائے حرم محترم سے بلند ہوئی اور آواز الوداع الوداع اور نالۂ الفراق الفراق زمین سے آسمان تک پہونچا سکینہ دختر نیک اختر آنحضرتؑ نے مقنع سر سے پھینکدیا اور کہا ای پدر عالی مقدار آپ مرنے جاتے ہین مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہین امام حسینؑ رونے لگے اور فرمایا ای دختر جسکا کوئی دوست ویاور باقی نہ رہے یقین ہی وہ جینے سے سیر ہوگا ای دختر سب کا خدا یاور ومعین ہی اور رحمت خدا دنیا وعقبیٰ مین تم سے جدا نہوگی صبر کرو اور برضائے خدا راضی رہو کہ بہت جلد دنیائے فانی گذر جائیگی اور نعیم ابدی آخرت کو زوال نہین ہی پس امام زین العابدینؑ کو طلب کیا اور اسرار امامت وخلافت اُنکے سپرد کرکے اُنھین اپنا خلیفہ وجانشین کیا اور وصیتین کین چونکہ امام حسینؑ کو اپنی شہادت کی خبر تھی اسوجہ سے قبل سفر عراق کتب اور جمیع ودائع انبیا واوصیا ام سلمہ زوجہ حضرت رسول خدا کے سپرد کردیے تھے کہ جب امام زین العابدینؑ کربلا سے واپس آئین سب تبرکات حضرت ام سلمہؓ اُنکے سپرد کردین چونکہ امام زین العابدینؑ بیمار تھے وصیت نامہ امام حسینؑ نے اپنی دختر فاطمہؑ کے سپرد کیا کہ امام زین العابدینؑ کو دیدینا چنانچہ حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جب وقت شہادت امام حسینؑ پہونچا حضرتؑ نے اپنی دختر بزرگ فاطمہؑ کو بلایا اور نامہ لپیٹ کر وصیت ظاہرہ اُن سے بیان کین اس لیے کہ امام

Presented by www.ziaraat.com

زین العابدینؑ کو مرض اسہال تھا اور لوگون کو گمان نہ تھا کہ اُس مرض سے صحت حاصل ہوگی پس جب امام زین العابدینؑ کو صحت حاصل ہوئی فاطمہؑ نے وصیت نامہ اُنکے سپرد کیا اور اب وہ وصیت نامہ ہمارے پاس ہے پس حضرت سید الشہداؑ نے کمر شہادت باندھی اور بقدم یقین و ایمان و آرزوے شوق لقای خداوند عالمیان متوجہ کافران و منافقان ہوئے اور اپنے مناقب و فضائل رجز مین بیان کر کے مبارز طلبی کی جو کوئی مقابلہ کو آتا تھا حضرتؑ اُسے واصل جہنم کرتے تھے جب کسی کی جرأت مقابلۂ آنحضرتؑ مین نہ پڑی اُسوقت امام حسینؑ نے میمنہ و میسرۂ لشکر ضلالت اثر پر حملہ کیا اور ہر حملہ مین جماعت کثیر کو بجانب سعیر روانہ کیا جس طرف حملہ کرتے تھے وہ گروہ انبوہ مثل مگس و ملخ آگے سے بھاگ جاتا تھا جب حملہ کر کے حضرت پھرتے تھے ایک لحظہ توقف کر کے فرماتے تھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُسوقت امام حسینؑ پر تشنگی کا غلبہ تھا ہر چند اُن کافران بیدین سے پانی مانگا مگر اُنھون نے نہ دیا پس عمر بن سعد لعین نے کہا یہ فرزند سید المرسلینؐ و نور دیدۂ کشندۂ عرب ہے تم لوگ جدا جدا اُن سے مقاتلہ نہ کر سکوگے مناسب ہے کہ ہر طرف سے امام حسینؑ کو بیچ مین گھیر کے تیرباران کرو پس چار ہزار نامرد کماندار اشرار نے اُن امام ابرار کو گھیر لیا اور راہ خیمہاے حرم مسدود کر دی امام حسینؑ نے اُن اشقیا سے کہا ای کافر و اگر دین کو تم نے کھو دیا حمیت عرب کیا ہو گئی تم کو مجھ سے کام ہے خیمہ ہاے حرم کی طرف کیون جاتے ہو پس شمر لعین نے اُس گروہ بیدین کو منع کیا کہ نزدیک خیمہ ہاے حرم نہ جائین اور حکم دیا کہ امام حسینؑ کا جلد کام تمام کرو کہ اُنکا حسب و نسب تم سے بہتر ہے اُنکی تلوار سے مارے جانے مین ننگ و عار نہین ہے جب پیاس کا بہت غلبہ ہوا امام تشنہ لب جانب نہر فرات روانہ ہوئے جب قریب فرات پہونچے سوارون اور پیادون نے راستہ روک لیا اور یہ اشقیا چار ہزار سے زیادہ تھے امام مظلوم نے باوجود شدت تشنگی بہت کفار کو جانب نار روانہ کیا اور صفوف لشکر کو شگافتہ کر کے گھوڑا پانی مین ڈالدیا اور اپنے اسپ باوفا سے فرمایا پہلے تو پانی پی لے اُسکے بعد مین پیونگا گھوڑا اپنی تھوتھنی پانی سے اُٹھائے رہا اور منتظر تھا کہ پہلے امام تشنہ لب پانی پی لین جب امام حسینؑ نے چلو مین پانی

اُٹھایا اور چاہا کہ نوش کرین ایک ملعون نابکار نے آواز دی کہ یہان آپ پانی پیتے ہین اُدھر لشکر مخالف خیمہ ہاے حرم مین پہونچ گیا یہ سنتے ہی حضرتؑ نے وہ پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور بجانب خیمہ روانہ ہوئے جا کے دیکھا تو مطلق اثر اُس خبر کا نہ پایا جانا یہی مقدر مین ہے کہ آج کا روزہ آب کوثر سے بدست مبارک حضرت خیر البشرؐ افطار کرین پس دوسری دفعہ اہلبیت رسالت و بردگیان سُرادق عصمت و طہارت کو حضرتؑ نے وداع کیا اور بصبر و شکیبائی حکم فرما کے بوعدۂ مثوبات غیر متناہی کی تسکین دیکے ارشاد کیا چادرین سر سے اوڑھ لو اور آمادہ لشکر مصیبت بلا رہو کہ خدا تمہارا حافظ و نگاہبان ہر شر اعدا سے تم کو وہی نجات دیگا اور تمہاری عاقبت بخیر کریگا اور تمہارے دشمنوں کو بانواع عذاب و بلا مبتلا کریگا اور تمھین ان بلاؤن اور مصیبتون کے عوض دنیا و عقبیٰ مین بانواع نعمت و کرامتہاے بے اندازہ سرافراز فرمائیگا ہرگز ہرگز صبر و شکیبائی سے دست بردار نہ ہونا اور کلام ناخوش زبان پر نہ لانا کہ موجب نقص ثواب ہوگا یہ ارشاد کر کے پھر دوسری مرتبہ میدان کارزار مین تشریف لائے اور صف لشکر مخالف پر حملہ کر کے باوجود جراحت و تشنہ لبی کشتون کے پشتے لگا دیے مثل برگہاے خزان سرہاے کافران بیدینان قلم کر کے زمین پر گرا دیے اور بضرب شمشیر آبدار خون اشرار فجار خاک معرکۂ کارزار مین ملا دیا روایت ہے کہ اُس روز امام حسینؑ نے ایکہزار نو سو پچاس کافران شقاوت اساس کو ہلاک کیا اور بروایت مسعودی ایکہزار آٹھ سو کافران بے حیا کو جہنم واصل کیا پس عمر بن سعد لعین نے تیراندازون کو حکم دیا کہ امام مظلوم پر تیر برسائین ایک دفعہ چار ہزار کافران غدار نے امام ابرار پر تیر لگائے امام تشنہ لب راہ خدا مین تیرہاے جور و جفا کو چہرۂ مبارک اور سینۂ مقدس و رگلوے مطہر پر لیتے تھے اور جہاد اعدا مین کوشش کر کے فرماتے تھے تم نے اپنے پیغمبرؐ کی رعایت اُنکی عترت کے حق مین بہت بُری کی میرے قتل کرنے کے بعد کسی بندۂ مومن کے قتل سے پروا نہ کروگے قسم ہے خدا کی مین دست خدا پاس چلا جاتا ہون اور شہادت کو اُسکی راہ مین اپنی سعادت جانتا ہون پیروا ہے ہو کہ خدا دونون جہان مین تم سے میرا انتقام لیگا حصین ابن مالک بالک نے کہا کس طرح ہم سے خدا انتقام لیگا حضرتؑ نے فرمایا خدا وند عالم ایسا کریگا

Presented by www.ziaraat.com

تم اپنی تلوارین ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے دنیا سے منتفع نہ ہوگے اور تمہاری امیدہاے دلی بھی حاصل نہو نگی جب جانب سراے آخرت جاؤ گے وہان عذاب ابدی تمہارے لئے مہیا ہی اور تمہارا عذاب بدترین عذاب اہلِ کافران دیندار ہوگا آخر کار اُن ظلم و ستم منشے اُس امام تشنہ کام کو اشقیاے کوفہ و شام نے گھوڑے سے زمین پر گرادیا ؎

	بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد		اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

اب مین حال شہادت تو عرض کرونگا لیکن اسقدر کہ شمر ولد الزنا اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور بارہ ضربتون سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا حضرات اب چند شعر اور سُن لیجیے جنہین جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہے ؎

خدارا ای لعین کم کن جفا را	مرنجان بوسہ گاہ مصطفا را
نمی بینی کہ مولا ناتوان ست	تہ خنجر دم نزع روان ست
چہ گویم از گلوے نازنینش	اذیت می دہد شمر لعینش
بقا از بہر او تا ساعتی نیست	درین حالت بخنجر حاجتی نیست
نباشد چون تو قصابی دم ذبح	بحیوان می دہند آبی دم ذبح
تو اورا در چنین تشنہ دہانی	باب تیغ کردے میہمانی
بدہ مہلت کہ آرامے بگیرد	ز دست مرتضیٰ جامے بگیرد
ز صدرِ سینۂ آقا فرود آ	فرود آ ای لعین زینجا فرود آ
کہ از بارِ تو پیکانہا نہ دک	فرو رفتہ است در جسم مبارک
مقامش پشت خیر المرسلین بود	نہ جایش زیر پایت ای لعین بود
بترس ای دشمن آل محمد	بترس از شیون آل محمد
ز عدل حضرت داور حذر کن	ز قہر احمد و حیدر حذر کن
ز مژگانِ ترِ زہرا بپرہیز	ز آہِ دخترِ زہرا بپرہیز

آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین فَقَدْ رَشَحَ بِالْمَوْتِ جَبِیْنُکَ وَ اخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَ یَمِیْنُکَ یعنی تحقیق کہ پسینا موت کا آپکی پیشانی پر آگیا تھا اور آپ کے اعضا کو ایسا تشنج تھا کہ کبھی آپ ہاتھ پانون سمیٹ لیتے تھے اور کبھی پھیلا دیتے تھے اور کبھی بائین طرف کروٹ لیتے تھے اور کبھی داہنی طرف کروٹ لیتے تھے تُدِیْرُ طَرْفًا خَفِیًّا اِلٰی رَحْلِکَ وَ بَیْتِکَ وَ قَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِکَ عَنْ وُلْدِکَ وَ اَھَالِیْکَ اور آپ اُسوقت بھی گوشۂ چشم پھرا پھرا کر بنگاہ حسرت چشم نیم وا سے اپنے اسباب و خیمہ گاہ اہل حرم کی طرف دیکھتے تھے حالانکہ وہ وقت ایسا نازک تھا کہ آپکا وقت جانکنی تھا اور آپکی جان پاک پر بنی تھی اور خیال و پاس اولاد و اہل حرم کا محل نہ تھا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِکَ وَ وَاضِعٌ سَیْفَہٗ عَلٰی نَحْرِکَ قَابِضٌ عَلٰی شَیْبَتِکَ بِیَدِہٖ ذَابِحٌ لَکَ بِمُھَنَّدِہٖ ان فقرات کا ترجمہ کس زبان سے عرض کرون حضرت فرماتے ہین کہ ہاے ای جد مظلوم شمر لعین آپ کے سینۂ اقدس پر بیٹھا تھا اور اپنی تلوار کو آپکے مقام نحر یعنی حلق مطہر پر رکھے ہوے تھا آہ آہ اُسکے ہاتھ مین آپکی ریش مقدس و نورانی تھی اور تیغ آبدار ہندی سے آپکے گلوے خشک کو ذبح کرتا تھا قَدْ سَکَنَتْ حَوَاسُّکَ وَ خَفِیَتْ اَنْفَاسُکَ وَ رُفِعَ عَلَی الْقَنَاۃِ رَاْسُکَ آہ آہ اُسوقت ساکن ہو گئے حواس آپکے اور سانس آپکی خفی و نرم ہو گئی اور دم رک گیا اور سر انور آپکا نیزۂ طویل پر بلند کیا گیا ؎

	ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند		شرمندہ رفت از تو لب تشنہ حسین

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس پنجم حدیث فضیلت حضرت حسنینؑ و حال ولادت سبطین و اشعار مصائب و شمار زخمہاے جسد مبارک حضرت امام حسینؑ باختلاف روایات و حال زخمی شدن حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا و حال شہادت حضرت عبداللہ بن حسنؑ

فی ... قال قال رسول اللہ اولادی ریحانۃ و ریحانتای الحسن والحسین

Presented by www.ziaraat.com

زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت
فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ فرزند مثل ریحان کے ہوتا ہی اور میرے ریحان حسنؑ
وحسینؑ ہین اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ
نے کہ بیان کیا مجھسے اسما بنت عمیس نے وہ کہتی ہین کہ مین قابلہ بنی تھی آپکی جدۂ ماجدہ فاطمہ زہراؑ
کی حسنؑ وحسینؑ کی ولادت کی مرتبہ پس جبکہ پیدا ہوے امام حسنؑ تو جناب رسالتمآبؐ میرے پاس
تشریف لائے اور فرمایا ای اسماء لاؤ میرے فرزند کو پس مین نے امام حسنؑ کو ایک زرد کپڑے مین
لپیٹ کر آنحضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُسکو پھینکدیا اور فرمایا ای اسماء آیا مین نے
تم سے نہ کہا تھا کہ مولود کو زرد کپڑے مین نہ لپیٹنا اسماء کہتی ہین کہ مین نے امام حسنؑ کو سفید کپڑے
مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پس حضرتؐ نے اُنکے داہنے کان مین اذان کہی اور بائین
کان مین اقامت کہی پھر جناب امیرؑ سے کہا کہ تم نے میرے اس فرزند کا کیا نام رکھا جناب امیرؑ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکے نام رکھنے مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا لیکن مجھے محبوب
یہ ہی کہ انکا نام حرب ہو پس جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ مین بھی انکے نام رکھنے مین اپنے رب
عزوجل پر سبقت نہ کرونگا اس اثنا مین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا کہ یا رسول اللہ ہر آئینہ
علی اعلی آپکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ علیؑ آپ سے بمنزلہ ہارون ہین موسیٰؑ سے اور کوئی نبی
آپکے بعد نہین ہی پس اس اپنے فرزند کا وہی نام رکھو جو ہارونؑ کے بیٹے کا نام ہی پس جناب رسالتمآبؐ
نے فرمایا کہ ای جبرئیل ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی شبر جناب
رسالتمآبؐ نے فرمایا میری زبان تو عربی ہی حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ انکا نام حسنؑ رکھیے
اسماء کہتی ہین پس حضرتؐ نے اُنکا نام حسنؑ رکھا پس جبکہ اُنکو ساتوان دن ہوا جناب رسالتمآبؐ
نے دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی اُنکا عقیقہ کیا اور ایک ران
قابلہ کو عنایت فرمائی اور پھر سر مبارک ترشوا کر صاف کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق
فرمایا اور اُنکے سر اطہر مین خلوق جو ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی ملی پھر ارشاد فرمایا کہ ای اسماء

خون سر مین ملنا جاہلیت کا فعل ہی اسماء کہتی ہین کہ جب ایک سال بعد مولد امام حسنؑ گذرا تو امام
حسینؑ پیدا ہوے پس حضرت رسول خدا میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ای اسماء میرے فرزند
کو لاؤ پس مین نے اُنکو ایک سفید کپڑے مین لپیٹ کر حضرتؐ کی خدمت مین دیا پھر حضرتؐ نے اُنکے
داہنے کان مین اذان فرمائی اور بائین کان مین اقامت کہی اور اپنی گود مین رکھا اور رونے
لگے اسماء کہتی ہین کہ مین نے اُن حضرتؐ سے عرض کی فدا ہون آپ پر مان باپ میرے آپ کے
رونے کا کیا باعث ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اپنے اس فرزند کے سبب سے روتا ہون مین نے
عرض کی کہ وہ تو ابھی پیدا ہوے ہین فرمایا کہ ای اسماء اسکو ایک جماعت باغیون کی میرے بعد
قتل کریگی خدا اُنکو میری شفاعت نصیب نہ کرے پھر فرمایا کہ ای اسماء فاطمہؑ زہرا کو خبر نہ کرنا پس
تحقیق کہ وہ ولادت سے قریب العہد ہین پھر جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تم نے اس فرزند کا کیا نام رکھا
حضرتؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انکے نام رکھنے مین مین آپ پر کیونکر سبقت کر سکتا تھا لیکن
مجھے محبوب تھا کہ مین انکا نام حرب رکھون پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی سبقت نہ کرونگا نام رکھنے
مین انکے اپنے رب عزوجل پر پس جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ خداوند جبار آپکو
سلام فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ نام رکھو تم انکا وہ نام جو ہارونؑ کے بیٹے کا تھا حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ شبیر پس حضرتؐ نے فرمایا کہ میری زبان
تو عربی ہی جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ انکا نام حسینؑ رکھین پس حضرتؐ نے نام اُنکا حسینؑ رکھا پھر
آنحضرتؐ کا دو گوسفندون سے جن مین سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی تھی عقیقہ کیا اور اُنکا سر
مبارک حلق کرایا اور بالون کے وزن کے برابر سونا تصدق مین دیا اور خلوق اُنکے سر مین ملا کر
فرمایا کہ خون کا ملنا فعل جاہلیت کا ہی اور قابلہ کو ران ذبیحہ کی عنایت فرمائی اور ایک روایت
مین جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ نے کہ جناب
امام حسینؑ کا ساتوین دن نام رکھا گیا اور نام جناب امام حسینؑ کا جناب امام حسنؑ کے نام سے
مشتق ہوا اور ذکر کیا اُنھین حضرتؐ نے کہ درمیان ان دونون بھائیون کی ولادت کے کوئی

Presented by www.ziaraat.com

ور مدت بجز فاصلہ حمل نہین گذری افسوس ہزار افسوس مومنین جنھین جناب رسالتمآبؐ اسقدر دوست رکھتے تھے اُنھین اشقیاے امت نے کیا کیا رنج پہونچائے اور کیسے کیسے ظلم و ستم اُنپر گذر گئے ایک بھائی کو زہر دغا پلا کر شہید کیا کہ ٹکڑے ٹکڑے جگر کے قی مین نکلے اور بعد شہادت لاش کو تیر باران کیا اور قریب قبر اقدس جناب رسالتمآبؐ کے دفن بھی ہونے دیا اور دوسرے بھائی کو زندگی ہی مین ایسا زخمون سے چور چور کر کے شہید کیا کہ آجتک سکان سموات گریہ کرتے ہین

بِاَبِی الْاِمَامُ الْمُسْتَضْعَفُ بِکَرْبَلَا
بِاَبِی الْوَحِیْدُ وَمَا لَہٗ مِنْ رَاحِمٖ
یَدْعُوْ وَلَیْسَ لِمَا یَقُوْلُ مُجِیْبُ
یَشْکُو الظَّمَاءَ وَالْمَاءُ مِنْہُ قَرِیْبُ

فدا ہون ماں باپ میرے اُس امام بیکس و مظلوم پر جو روز عاشور کربلا مین ایسا مظلوم ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اعداے دین سے اُس جناب کے کلام کا جواب تک نہ دیتا تھا قربان ہون ماں باپ میرے اُس یکہ و تنہا پر جسپر کوئی رحم کرنیوالا نہ تھا اور وہ بزرگوار شدت تشنگی مین مبتلا تھا حالانکہ پانی اُس جناب سے بہت قریب تھا آہ آہ مومنین کیونکر اُس جناب کو شدت تشنگی نہ ہوتی حالانکہ بدن اقدس پر زخمہاے شمشیر و نیزہ و تیر بکثرت لگے تھے اور زخمی کو بہت پیاس ہوا کرتی ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بدن شریف سید الشہدا پر اسقدر جراحات تھے کہ حضرت حرکت نہ کر سکتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ ۷۲ زخم نمایان بدن مبارک شاہ شہیدان مین پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر تینتیس ۳۳ زخم نیزہ اور چونتیس ۳۴ زخم شمشیر پائے گئے اور بروایت دیگر تینتیس ۳۳ زخم شمشیر سواے زخمہاے تیر و نیزہ پائے گئے اور بروایت دیگر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ علاوہ نشانہاے زخم تیر ستر سے زیادہ زخم نیزہ بدن مطہر پر پائے گئے اور بروایت جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ تین سو بیس ۳۲۰ زخم سے زیادہ جسد محترم امام مکرم مین گنے گئے اور ایک روایت مین وارد ہی کہ تین سو ساٹھ زخم تھے اور بروایت دیگر مجموع زخمہاے تیر و نیزہ و شمشیر جسد شریف امام حسینؑ پر گنے گئے ایکہزار نو سو ۱۹۰۰ زخم تھے اور موافق روایت مشہور ایکہزار نو سو اکاون ۱۹۵۱ زخم بدن اقدس پر لگے تھے چنانچہ شاعر نے کہا ہے

روایت ست کہ بر پیکر شہ ذیجود
ہزار و نہ صد و پنجاہ و یک جراحت بود

اور موافق ایک روایت کے اسقدر جسم مبارک پر تیر لگے تھے کہ بلا تشبیہ جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور موافق ایک روایت کے اسقدر تیر زرہ حضرتؑ پر لگے تھے کہ معلوم ہوتا تھا گویا پرواز اوج سعادت کے لیے پر نکل آئے ہین اور یہ سب زخم پیش روے آنحضرتؑ تھے اسوجہ سے کہ حضرتؑ لڑائی سے پشت گردان نہ ہوتے تھے اور حرب و ضرب سے مُنھ نہ پھیرتے تھے تا آنکہ درجۂ رفیعۂ شہادت پر فائز ہوے جب کثرت جراحت سے صدر نشین مسند امامت چور چور ہو گئے ایک لحظہ توقف کیا ناگاہ ابو الحنوق لعین نے ایک پتھر ایسا مارا کہ پیشانی نورانی امام مظلوم پر آکر لگا اور خون چہرۂ مبارک پر بہکر جاری ہوا امام تشنہ لب نے فرمایا خداوندا تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ تیری راہ رضا مین دشمنون سے مین نے کیا کیا مصائب اُٹھائے خداوندا دنیا و عقبی مین انکو اس ظلم کا عوض دے پس جامۂ مبارک اُٹھا کر چاہا کہ خون جبین مبین سے پونچھین ناگاہ ایک تیر زہر آلود سہ پہلو سینۂ مبارک پر کہ صندوق علوم ربانی تھا اور موافق ایک روایت کے قلب مبارک پر آکر لگا اُسوقت حضرتؑ نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس بجانب آسمان نظر کی اور فرمایا خداوندا تو جانتا ہی کہ یہ اشقیا اُسے شہید کرتے ہین کہ آج زمین پر فرزند پیغمبر بجز اُسکے کوئی نہین ہی جب سید الشہداؑ نے وہ تیر جانب پشت سے کھینچا خون مثل پرنالے کے جاری ہوا راوی کہتا ہی کہ حضرتؑ نے وہ خون چلو مین لیکر آسمان کی طرف پھینکا اور ایک قطرہ زمین پر نہ گرا اُسی روز سے شفق کی سرخی آسمان پر زیادہ ہو گئی پس حضرتؑ نے ایک چلو خون کا اپنے سر مبارک و چہرۂ منور پر ملا اور فرمایا اپنے خون سے خضاب کر کے جد بزرگوار سے ملاقات کرونگا پس حضرت سید الشہداؑ نور دیدۂ شہسوار عرصۂ لافتی علیہما التحیۃ والثنا پیادہ ہو گئے ع

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد
اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

راوی کہتا ہی کہ اُسوقت بھی کسی کی جرات نہ پڑتی تھی کہ نزدیک آنحضرتؑ آسکے بعضے خوف سے اور بعضے شرم سے ہٹ جاتے تھے تا آنکہ مالک بن نسیر کندی شقی نے ایک ایسی ضربت سر مبارک

Presented by www.ziaraat.com

آنحضرت پر لگائی کہ عمامۂ مطہر خون سے بھر گیا امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہرگز اس ہاتھ سے کھانا پینا
تجھے نصیب نہ ہوا ور کافرون کے ہمراہ تو محشور ہو اُسوقت بروایت شیخ مفید و سید ابن طاؤسؒ
عبداللہ پسر امام حسنؑ کہ کمسن تھا جب اُسنے اپنے چچا کا یہ حال دیکھا خیمۂ حرم محترم سے نکل آیا
اور دوڑکر اپنے عم نامدار سے لپٹ گیا حضرت زینبؑ نے ہرچند چاہا کہ خیمہ مین لیجائین مگر اُسنے
نہ مانا اُسوقت حرملہ بن کاہل نے اور بروایت دیگر ابجر بن کعب نے ایک تلوار حضرت امام حسینؑ
پر لگائی اُس طفل معصوم نے کہا ای ولد الزنا تجھیر والے ہو تو چاہتا ہی کہ میرے چچا کو شہید کرے
وہ معصوم ہاتھ پھیلائے یہ کہہ رہا تھا اور چاہتا تھا کہ تلوار امام حسینؑ پر نہ لگے اُس خارجی نے
تلوار سے عبداللہ کے ہاتھ جدا کر ڈالے اور ایک روایت مین ہی کہ جب اُس ملعون نے کہنا نہ مانا
اور ایک تلوار لگائی تو عبداللہ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور اُس ضربت سے استخوان دست اُس
بچے کا قطع ہو گیا تھوڑی جلد باقی رہگئی تھی کہ اُسمین دست مبارک حضرت عبداللہ کا لٹکتا تھا
اُسوقت اُس طفل معصوم نے فریاد و اماہ بلند کی امام حسینؑ نے اُس معصوم کو آغوش مین لے لیا
اور فرمایا کہ ای پسر برادر صبر کر کہ ابھی اسی ساعت روضات جنان مین اپنے پدران عالیشان کے
پاس پہونچیگا پس حرملہ لعین نے ایک تیر اُس طفل کے حلق پر مارا اور وہ بچہ دامن سید الشہدا ابن
شہید ہو گیا اور مرغ روح نے بآشیانۂ قدس پرواز کی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس یازدہم فضائل جناب امیر المومنینؑ و اشعار قصیدۂ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ و حال شہادت حضرت امام حسینؑ بروز عاشورا یعنی دہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۶ھ و فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ

فی صحیفۃ الرضا علیہ السلام قال رسول اللہ یا علی لیس فی القیامۃ راکب غیرنا و نحن
اربعۃ زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود

حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ ای علیؑ کوئی شخص
بروز قیامت سوا ہمارے سوار نہو گا اور ہم چار شخص ہونگے فقام الیہ رجل من الانصار و قال
فداک ابی و امی و من ھم پس ایک شخص انصار آنحضرتؐ سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے مان باپ
آپ پر سے فدا ہون وہ چار شخص کون ہونگے قال انا علی دابۃ اللہ البراق و اخی صالح علی ناقۃ
اللہ تعالی التی عقرت و عمی حمزۃ علی ناقتی العضباء و اخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ
جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد کیا کہ اول اُنمین سے مین دابۂ براق پر سوار ہونگا اور دوسرے میرے
بھائی صالحؑ اُس ناقہ پر سوار ہونگے جو پے کیا گیا تھا اور تیسرے میرے چچا حضرت حمزہؑ اور وہ ناقۂ
عضبا پر سوار ہونگے اور چوتھے میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ اور وہ ایک ناقہ پر ناقہ ہاے
جنت سے سوار ہونگے و بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اُنکے
ہاتھ مین لواے حمد ہو گا اور ندا کرتے ہونگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون
ما ھذا الا ملک مقرب او نبی مرسل او حامل عرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش
یا معشر الادمیین لیس ھذا ملک مقرب و لا نبی مرسل و لا حامل عرش ھذا علی بن ابی طالب
پس یہ حال مشاہدہ کرکے اور یہ کلمہ سن کے لوگ کہین گے کہ یہ شخص کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل یا
حامل عرش ہی پس ایک فرشتہ اُنھین درمیان عرش سے جواب دیگا کہ ای گروہ خلائق نہ یہ شخص
ملک مقرب ہی اور نہ نبی مرسل ہی اور نہ حامل عرش ہی یہ جناب علی ابن ابی طالبؑ ہین سبحان اللہ کیا
فضائل و مناقب ہین امیر المومنین علیہ السلام کے جو حد شمار و حساب سے باہر ہین طاقت بشری
نہین جو اُنکو بیان کر سکے چنانچہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی

لی من اللہ امام قرشی حسبی	طیب المولد والنسل عزیز اللقب

الحمد للہ کہ ہمارے واسطے خداوند عالم نے اپنی طرف سے ایسا امام قرشی و عربی معین فرمایا کہ
جسکی جاے ولادت پاک و پاکیزہ ہی یعنی کعبۂ معظمہ اور جسکی اولاد و عترت طاہر و مطہر ہی اور
جسکا لقب مبارک روشن و منور ہی

Presented by www.ziaraat.com

کَیفَ یُمْلِی بِکَاعٍ وَمِدَادٍ نَزِرٍ — بَابُ فَضْلٍ صَغُرَتْ فِیہِ کِبَارُ الکُتُبِ

حضرات کیونکر لکھا جاسکے قلم شکستہ زبان اور سیاہی قلیل سے باب فضائل اُس بزرگوار یعنی حیدر کرار صاحب ذوالفقار کا جسکی تحریر مین بڑے بڑے دفتر چھوٹے معلوم ہوتے ہین ؎

جَمَعَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ شَرَفٍ اَوْ فَضْلٍ — مَا بِہٖ خُصَّ سِوٰی اَحْمَدَ مِنْ کُلِّ نَبِیٍّ

جمع کیا پروردگار عالم نے اُس عالیجناب کے لیے شرف اور فضل سے جو جو فضائل کہ ہر پیغمبر کے واسطے سوا جناب رسالت مآبؐ کے جدا جدا مخصوص تھے وہ سب ذات بابرکات جناب امیر شاہ قلم گیر مین یکجا جمع ہوے ؎

اٰدَمُ قَدْ اَکَلَ الحِنْطَۃَ وَاللّٰہُ نَھٰی — وَعَلِیٌّ تَرَکَ الاَکْلَ لِقَصْدِ القُرَبِ

حضرت آدمؑ باوجودیکہ ممنوع تھے مگر حضرت سے استعمال گندم ہوگیا اور جناب امیرؑ حالانکہ ممنوع نہ تھے مگر واسطے حصول قرب خدا کے تمام عمر حضرتؑ نے فقط نان جوین پر اکتفا و قناعت فرمائی ؎

وَسُلَیْمَانُ دَعَی اللّٰہَ لِمُلْکٍ فَانٍ — وَعَلِیٌّ طَلَبَ الفَقْرَ رِضًا بِالسَّغَبِ

اور حضرت سلیمانؑ جناب احدیت سے طالب ملک فانی ہوے اور جناب امیرالمومنینؑ قبلۂ دنیا و دین نے برضا و رغبت فقر اور گرسنگی کی خواہش کی ؎

خَافَ مُوْسٰی بِحِبَالٍ وَعِصِیٍّ وَمَتٰی — قَتَلَ الحَیَّۃَ یَوْمًا ھُوَ فِی المَھْدِ صَبِیٌّ

خائف ہوے جناب موسیٰؑ رسیون سے اور لکڑیون سے کہ وہ محض ساحران فرعون کا شعبدہ تھا اور حضرت امیرالمومنینؑ نے بمجرد ولادت کے اپنے گہوارے مین اژدہے کو چیر ڈالا ؎

فَاِذَا اَیُّوبُ وَیَعْقُوبُ بِمَیِّ فَاتَھُمَا — وَبَنُوْہُ فَقَدُوْا سَلْطَنَۃَ لَمْ تُوْبَ

جو چیزین جناب ایوبؑ و حضرت یعقوبؑ سے فوت ہوئی تھین جناب احدیت نے پھر اُنھین عنایت فرمائین لیکن جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی اولاد امجاد خصوصًا اُن کے نور عین ؎

دُرِّ یگانۂ دریاے مجمع البحرین — بخون طپیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ

کی سلطنت ایسی کربلا مین لٹی اور برباد ہوئی کہ جسنے پھر رجوع نہ کی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

لکھتے ہین کہ جب حضرت عبداللہ بھی شہید ہوچکے اور حضرت امام حسینؑ یکہ و تنہا میدان کربلا مین باقی رہ گئے اُسوقت صالح بن وہب مزنی لعین نے ایک نیزہ پہلوے امام حسینؑ پر اس زور سے لگایا کہ حضرت مُنھ کے بھل زمین پر تشریف لائے ؎

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد — اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

اُسوقت حضرت زینبؑ خیمہ سے باہر نکل آئین اور فریاد وَا اَخَاہُ وَا سَیِّدَاہُ بلند کرکے کہتی تھین کاش اسوقت آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے پس جناب زینبؑ نے عمر بن سعد لعین سے کہا کہ اے پسر سعد امام حسینؑ کو لوگ قتل کر رہے ہین اور تو کھڑا دیکھتا ہے راوی کہتا ہے کہ یہ کلام حضرت زینبؑ کا سنکر اُسوقت وہ لعین سنگین دل بیحیا بھی رونے لگا اور مُنھ پھیر لیا امام مظلوم اُسوقت اپنا خون سر مبارک اور چہرۂ منور پر ملتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اسی صورت سے ستم کشیدہ بخون خود غلطیدہ خدا سے ملاقات کرونگا پس شمر ولدالزنا نے کہا کیا انتظار کرتے ہو کس لیے انکا کام تمام نہین کرتے پس اُن کافران بیدین نے ہجوم کیا حصین بن نمیر لعین نے ایک تیر دہن مبارک پر لگایا ابوایوب غنوی شقی نے دوسرا تیر حلق شریف پر مارا زرعہ بن شریک ملعون نے ایک ضربت دست چپ پر اور دوسری ضربت دوش مبارک پر لگائی سنان بن انس لعین نے نیزہ مار کر اُس امام ابرار کو مُنھ کے بھل زمین پر گرادیا اور خولی ملعون سے کہا انکا سر کاٹ لو جب خولی نزدیک آیا ہاتھ اُس شقی کا کانپنے لگا اور جرأت نہ کرسکا پس سنان بن انس شقی خود آگے آیا اور سر مبارک تن مطہر سے جدا کیا اور کہتا جاتا تھا کہ مین جانتا ہون کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور تمھارے مادر و پدر بہترین خلق ہین اور امام زین العابدینؑ سے بھی منقول ہے کہ قاتل حضرت امام حسینؑ سنان بن انس لعین تھا اور مشہور زیادہ یہ ہے کہ شمر حرامزادہ اپنے گھوڑے سے نیچے اُترا اور چاہا کہ امام حسینؑ کا سر مبارک تن مطہر سے جدا کرے حضرتؑ نے فرمایا مین جانتا ہون میرا قاتل تو ہوگا اسلیے کہ میرے جد بزرگوار جناب رسولخدا نے یہ خبر مجھے دی ہے پس وہ حرامزادہ خشمگین ہوا اُسوقت امام حسینؑ پر پیاس کا نہایت غلبہ تھا اور شدت تشنگی سے حضرتؑ

اپنی زبان مبارک چباتے تھے صاحب تاریخ چین کہ ایک مورخ ہے مورخین نصاری سے لکھتا
ہے کہ حضرت نے اسقدر اپنی زبان مبارک چبائی تھی کہ زبان اُن جناب کی زخمی ہوگئی تھی الغرض
اُس ولدالزنا ملعون نے کہا اے فرزند ابوتراب تم دعوی کرتے ہو کہ باپ تمھارے ساقی کوثر ہین
صبر کرو کہ وہ تمھین پانی دین حضرات خیال تو کیجیے آپ کو قسم ہے خدا کی جسوقت اُس شقی نے
یہ طعنہ دیا ہوگا تو امام حسینؑ کے قلب مبارک پر کیا گذری ہوگی امیرالمومنینؑ فرماتے ہین ؎

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامٌ ۔ وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

یعنی زخم سنان تو اچھے ہوجاتے ہین اور زخم زبان کبھی اچھا نہین ہوتا الغرض حضرتؑ نے فرمایا
تو جانتا ہے مین کون ہون اُس ملعون نے کہا مین تم کو پہچانتا ہون تمھاری والدہ فاطمۂ زہرا
اور تمھارے پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ اور تمھارے جد امجد محمد مصطفےٰؐ ہین ولیکن تم کو قتل کرتا ہون
اور کچھ پروا نہین ہے پس بارہ ضربتون سے سر مقدس امام حسینؑ کا بدن مطہر سے جدا کیا اور بروایت
دیگر خولی شقی نے سر اُن حضرت کا جدا کیا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اس مقام پر لکھتے ہین کہ میرے نزدیک
اظہر یہ ہے کہ تینون ملعون قتل امام حسینؑ مین شریک تھے اگرچہ سنان بن انس ملعون اور شمر
ولدالزنا کا دخل زیادہ تھا حضرات دستور عالم ہے کہ سنگ تراش بھی اگر سنگ کو قطع کرتے
ہین تو پہلے پانی دے لیتے ہین وہ اشقیا کیسے سنگدل تھے کہ فرزند رسولؐ کو مرتے دم تک
ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور پیاسا ذبح کیا ؎

ہر سنگ جہان را کہ بُرد سنگ تراشی دل ہر آبی ۔ ببرید لعین خشک گلوی شہ والا فریاد خدایا

آہ آہ مومنین یہی باعث ہے کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی
الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی یعنی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّیْبِ
الْخَضِیْبِ سلام خدا ہو اُس ریش منور و سفید پر جسکا خضاب خون سے ہوا اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَدِّ
التَّرِیْبِ سلام خدا ہو اُس رخسارے پر جو خاک آلودہ ہوا اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّاْسِ الْمَرْفُوْعِ سلام خدا ہو
اُس سر مطہر پر جو نیزہ پر بلند کیا گیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس دوازدہم فضائل لباس پوشانیدن مومن وحال عریانی الخ حضرت سید الشہداؑ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ واشعار نوحہ بخدمت رسول خدا

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ کَسَا اَخَاهُ کِسْوَةَ شِتَاءٍ اَوْ صَیْفٍ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَّکْسُوَهٗ
مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ وَاَنْ یُّهَوِّنَ عَلَیْهِ مِنْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَاَنْ یُّوَسِّعَ عَلَیْهِ فِیْ قَبْرِهٖ وَاَنْ یَّلْقَی الْمَلٰٓئِکَةَ
اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ بِالْبُشْرٰی وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِهٖ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ هٰذَا یَوْمُکُمُ
الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ رئیس المحدثین ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی
علیہ الرحمہ کتاب کافی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص
کہ پہنائے اپنے برادر مومن کو لباس سردی یا گرمی واجب ہے اوپر خدا کے یہ کہ پہنائے اُس کو
لباسہاے جنت سے اور یہ کہ آسان کرے اوپر اُسکے سکرات موت کو اور یہ کہ وسیع کرے اُسکی
قبر کو اور یہ کہ حکم کرے ملائکہ کو کہ ملاقات کرین اُس سے جسوقت کہ نکلے اپنی قبر سے ساتھ بشارت
کے اور وہ قول ہے خداے عزوجل کا کلام مجید مین کہ ملاقات کرینگے اُن سے ملائکہ اور کہینگے یہ وہ
دن ہے کہ جسکا تم وعدہ کیے گئے تھے وعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ کَسَا اَحَدًا مِنْ
فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ثَوْبًا مِنْ عُرْیٍ اَوْ اَعَانَهٗ بِشَیْءٍ مِمَّا یُقَوِّیْهِ مِنْ مَعِیْشَتِهٖ وَکَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِهٖ سَبْعَةَ اٰلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِکُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ اِلٰی اَنْ یُّنْفَخَ فِی الصُّوْرِ اور امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص کہ پہنائے کسی ایک شخص کو
فقراے مسلمین مین سے ایک کپڑا حالت عریانی مین یا مدد کرے اُسکی تھوڑی سی اُس قبیل سے کہ جو
تقویت دے اُسکو اُسکے امر معیشت مین موکل کریگا خداے عزوجل ساتھ اُسکے سات ہزار
فرشتون کو ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے کیا تھا روز قیامت
تک آور امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ موکل کریگا خداے عزوجل
ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے ملائکہ سے کہ استغفار کرینگے وہ سب واسطے ہر گناہ کے جو اُسنے

Presented by www.ziaraat.com

کیا تھا روز قیامت تک دعن علی بن الحسین قال من کسا مومنا کساہ اللہ من الثیاب الخضر اور امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرتؑ نے جو شخص لباس پنھائے کسی بندۂ مومن کو تو پنھائیگا اُسکو اللہ لباسہائے سبز جنت سے وقال فی حدیث اخر لایزال فی ضمان اللہ ما دام علیہ سلک اور دوسری حدیث مین حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمیشہ وہ شخص حفاظت خدا مین رہیگا جبتک کہ اُسکے جسم مین ایک تار بھی باقی رہیگا وعن ابی عبد اللہ انہ کان یقول من کسا مومنا ثوبا من عری کساہ اللہ من استبرق الجنۃ ومن کسا مومنا ثوبا من غنی لم یزل فی ستر اللہ ما بقی من الثوب خرقۃ اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتے تھے جو شخص کہ پنھائے کسی بندہ مومن کو لباس حالت عریانی مین تو پنھائیگا اُسکو خدا لباس استبرق جنت کا اور جو شخص کہ پنھائے کسی بندۂ مومن کو لباس حالت تو انگری مین تو ہمیشہ امان خدا مین رہیگا جب تک کہ اُس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی باقی رہیگا آہ آہ مومنین حضرت تو ایک مومن و مسلم کے لباس پنھانے کا اسقدر ثواب بیان فرمائین خدا لعنت کرے اشقیا سے اہل کوفہ و شام پر جنھون نے اہلبیت و عترت رسولؐ پر رحم نہ کیا اور اپنے نبیؐ کے نواسے کو تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا بلکہ عوض لباس پنھانے کے جو کپڑے جسم اطہر مین تھے وہ بھی اشقیا نے اُتار لیے اور کسی نے قرابت رسولؐ خدا کا بھی پاس نہ کیا اور وہ پیراہن کہنہ جسے سب کپڑون کے نیچے حضرت سید الشہداؑ نے جناب زینبؑ سے مانگ کر پہنا تھا وہ بھی جسم اطہر مین باقی نہ رہا حالانکہ خود حضرتؑ نے اسی غرض سے اُسے جا بجا سے چاک کر ڈالا تھا اور وہ اس قابل نہ تھا کہ کوئی اُسکی طرف توجہ کرے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین السلام علی الاجساد العاریات سلام خدا ہو اُن اجسام طاہرہ پر جو عریان کیے گئے السلام علی الجسوم الشاحبات سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو متغیر و لاغر ہو گئے تھے السلام علی الابدان السلیبۃ سلام خدا ہو اُن بدنون پر جو برہنہ کیے گئے السلام علی العترۃ القریبۃ سلام خدا ہو اوپر عزیزون اور قریبون اُن جناب کے السلام علی المدفونین بلا اکفان سلام خدا ہو اُن شہیدان راہ خدا پر جو بیکفن دفن ہوئے السلام علی الرؤس المفرقۃ عن الابدان

سلام خدا ہو اُن سرو پر جو بدنون سے جدا کیے گئے السلام علی من نکثت ذمتہ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکا عہد توڑا گیا السلام علی من ھتکت حرمتہ سلام خدا ہو اوپر اُن جناب کے جنکی ہتک حرمت کی گئی السلام علی البدن السلیب سلام خدا ہو اُس بدن پر جسکے ہتھیار اور لباس اُتار لیے گئے السلام علی الثغر المقروع بالقضیب سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جس پر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی حضرات اب چند اشعار نوحہ جنھیں شاعر جناب رسالت مآبؐ کی خدمت مین عرض کرتا ہی اور سن لیجیے اور خوب جی بھر کے پرسا دیجیے جناب سیدہؑ اور ائمہ ہدیؑ کو

بکربلای حسینؑ ای شہنشہ لولاک	بیا ز طارم افلاک بر زمین چالاک
بیا بیا و ببین شور رستخیز بیا	سر سران بسنان و تن شہان بر خاک
بیا بیا و ببین زاب دیدہ سیر البش	کہ جان سپرد بلب تشنہ با دل غمناک
بیا بیا و ببین پارہ پارہ حنجر او	ز تیغ و خنجر شمر ستمگر و سفاک
بیا بیا و ببین اقربا و فرزندش	بدشت ماریہ از تیغ بید ریغ ہلاک
ہمان حسینؑ کہ گفتی بلفظ گوہر بار	ہزار بار فرو نش ناجعلت فداک
ہمان حسینؑ کہ دوش تو بود معراجش	شد از حضیض سمک تشنہ لب باوج سماک
ہمان حسینؑ کہ بد عرش و فرش را زیور	ز تیر و نیزہ و خنجر نگر تنش صد چاک
چو ماہیش بنگر خوطہ ور بلجۂ خون	ہنوز آب ز خونش خورد خس و خاشاک
گلوئی چاک نگر شاہزادہ اصغر را	بجای دو من مادر طپان بدامن خاک

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سیزدہم مذمت دنیا و فضائل حضرت امیرؑ و اشعار در مذمت دنیا و حکایت حکیم سقراط و قصہ ہارون رشید و فضائل آب و نوشانیدن و حال تشنگی سید الشہداؑ و شہادت و عریانی و پامالی لاش مبارک و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فی صحیفۃ الرضاؑ انہ قال قال رسول اللہ اتانی ملک فقال یا محمد ان ربک یقرء علیک

Presented by www.ziaraat.com

السلام ویقول لک ربک ان شئت جعلت لک بطحاء مکۃ ذہبا زبدۂ اصفیا امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ای محمدؐ بتحقیق کہ رب مجید تمھارا تمھین سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تم تو تمھارے واسطے وادی مکہ کو سونا کردون قال فرفع راسہ الی السماء فقال یا رب اشبع یوما فاحمدک واجوع یوما فاسئلک کہا راوی نے کہ پس بلند کیا حضرتؐ نے سرمبارک اپنا طرف آسمان کے اور کہا ای پروردگار مین یہ چاہتا ہون کہ ایکدن سیر ہون پس حمد کرون تیری اور ایک دن گرسنہ ہون پس سوال کرون تجھ سے حضرات یہی حال تھا قناعت جناب امیر المومنینؑ کا چنانچہ بعض علمانے تقابل حضرت آدمؑ اور امیر المومنینؑ مین لکھا ہی کہ باوجودیکہ حضرت آدمؑ اکل گندم سے ممنوع تھے لیکن اُنھون نے گندم نوش فرمالیا اور جناب امیر المومنینؑ باوجودیکہ ممنوع نہ تھے لیکن اُنھون نے تمام عمر کبھی سوا جو کے ایک دانہ بھی زبان پر نہین رکھا

اس مضمون کو جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ نے کیا خوب نظم فرمایا ہی ؎

آدم قد اکل الحنطۃ واللہ نہی	وعلی ترکہ الاکل لقصد القرب

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل ومناقب اور خصائل ومراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؑ کے کیا مجال ہی بشر کی بلکہ جن وملک کی کہ اُنکا احاطہ واحصا کرسکین اور باوجود ان مراتب جلیلہ اور محامد جزیلہ کے کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ فرمائی کیا کیا دنیا زینت کرکے حضرتؑ کے سامنے آئی مگر حضرتؑ نے اُسکی طرف رُخ بھی نہ کیا اور طلقتک ثلاثا لارجعۃ بعدہا فرمایا کیون نہو اُنھین کے تو وصی مطلق اور جانشین برحق تھے جنھون نے گرسنہ ہونیکو سیر ہونے پر مقدم رکھا اور کبھی مال دنیا کی طرف توجہ ورغبت نہ فرمائی چنانچہ اسی مضمون کو شاعر نے کیا خوب نظم فرمایا ہی ؎

دعا سلیمان الالہ لنیل دنیۃ	ذا طلق الدنیا ثلاث طلاق

یعنی حضرت سلیمانؑ نے خداوند عالم سے ثروت دنیاے فانی کے لیے دعا کی اور کہا رب

ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوہاب یعنی ای پروردگار میرے عنایت فرما مجھے ایسا ملک کہ جو سزاوار نہو کسی کو بعد میرے بدرستیکہ تو بہت بخشش وعطا کرنے والا ہی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تین بار دنیا کو طلاق دی

اشعار

چیست دنیا خاکدان کہنہ ویرانۂ	غصہ جائی محنت آبادی ملامت خانۂ
گفتم آن کس را چہ گوئی دل برین دنیا نہد	گفت یا کورست یا مست ست یا دیوانۂ
یا مثال تودۂ برقی ست در فصل بہار	ہیچ عاقل اندرین جائی نسازد خانۂ

دیگر

دلا یک دم از خواب بیدار شو	ز سرمستی کبر ہشیار شو
نظر کن بعبرت سوے رفتگان	کہ فردا شوے عبرت دیگران
سکندر کہ صد سال عالم گرفت	جہان مرگش آخر بیکدم گرفت
بزرگی کہ سودی بگردون سرش	نظر کن کہ چون خاک شد پیکرش
زآغوش ہم خوابۂ شوخ وشنگ	گرفت ست گورش در آغوش تنگ

کتاب مجالس علویہ مین منقول ہی کہ ایک بادشاہ بادشاہان ذوی الاقتدار سے اُس طرف سے گذرا کہ جہان سقراط حکیم سورہے تھے بادشاہ نے پائون سے ایک ٹھوکر دیکر کہا کہ اُٹھ کیا سوتا ہی سقراط اُٹھ کھڑے ہوے مگر کچھ التفات بادشاہ کی جانب نہ کیا اور کوکبۂ شاہی سے کچھ پروا نہ کی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھے نہین پہچانتا سقراط نے کہا کہ اور تو کچھ نہین واقف ہون تجھ سے مگر تجھ مین خصلت چارپاؤن کی مین پاتا ہون اس لیے کہ لگد زنی چارپاؤن کا کام ہی بادشاہ نے کہا کہ تو مجھ سے ایسا گستاخانہ کلام کرتا ہی حالانکہ تو میرا بندہ اور تیری رعیت سے ہی سقراط نے کہا کہ جیسا تو خیال کرتا ہی ایسا نہین ہی بلکہ تو بندہ ہی میرے بندون کا بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی سقراط نے کہا ہوا و ہوس کا تو مطیع وفرمانبردار ہی اور ہوا و ہوس دونون میرے بندے ہین اور مین نے شہوات نفسانی کو اپنا محکوم کر رکھا ہی اور تو نے اپنے اوپر اُنکو حاکم کر رکھا ہی بادشاہ نے کہا کہ مین سلطان زمان ہون اور میرے آباؤ اجداد سب بادشاہان فرمانروا ہوے

Presented by www.ziaraat.com

بود ند دائم و دد و دہمہ سیراب می کید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
ز ان تشنگان ہنوز بہ عیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

حالانکہ پدر بزرگوار اُس جناب کے ساقی کوثر ہین جو پیاسونکو بروز قیامت جا مہائے کوثر سے سیراب کرینگے اور مادر عالیمقدار اُنکی جناب فاطمہ زہرا ہین کہ تمام پانی روے زمین کا جنکے مہر مین ہے ۔

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند	شرمندہ رفت از تو لب تشنہ حسین

آہ آہ یہی باعث ہے مومنین کہ تمھارے آقاے مظلوم نے وقت شہادت کوئی اور وصیت نہین فرمائی ہان امام زین العابدین سے اتنا ارشاد فرمایا کہ مدینہ مین جب ہمارے شیعون سے ملاقات ہو تو انھین ہمارا اسلام کہدینا اور کہنا کہ امام تمھارا تشنہ لب شہید ہوا شرط وفاداری یہ ہی کہ جب آب سرد پینا تو پیاس میری ضرور یاد کر لینا آہ آہ مومنین اس امر کی وصیت حضرت نے آپ سے حالت حیات مین بھی فرمائی ہی اور بعد شہادت بھی چنانچہ حضرت سکینہ جب قتل گاہ مین گلوے بریدہ سے آپ کے لپٹی ہوئی جگر خراش بین کر رہی تھین اُس وقت اُن مظلومہ نے سُنا کہ حضرت امام حسینؑ یہ فرماتے ہین ۔

شِيعَتِي مَا إِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْكُرُونِي	أَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِيبٍ أَوْ شَهِيدٍ فَانْدُبُونِي

یعنی ای شیعو میرے جب کبھی تم آب سرد و خوشگوار پینا تو پیاس مجھ مظلوم کی یاد کر لینا یا کسی غریب یا شہید کا حال سننا تو مجھپر گریہ و بکا کرنا ۔

لَيْتَكُمْ فِي يَوْمِ عَاشُورَا جَمِيعًا تَنْظُرُونِي	كَيْفَ أَسْتَسْقِي لِطِفْلِي فَأَبَوْا أَنْ يَرْحَمُونِي

کاش کہ تم سب کے سب بروز عاشورا مجھے دیکھتے کہ مین کیونکر اپنے طفل شیرخوار کے لیے پانی طلب کرتا تھا اور وہ بیرحم پانی دینے سے انکار کرتے تھے ۔

وَأَنَا السِّبْطُ الَّذِي مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ قَتَلُونِي	وَبِجَرْدِ الْخَيْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا سَحَقُونِي

حضرت فرماتے ہین کہ مین وہ فرزند رسول ہون کہ بے جرم و خطا شل گوسفند قربانی کے ذبح کیا گیا اور اسپر بھی اشقیاے امت باز نہ آئے میری لاش کو دیدہ و دانستہ پامال سم اسپان کر ڈالا

تَيَقَّنُوا قَدْ جَرَحُوا قَلْبَ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ	فَالْعَنُوهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ شِيعَتِي فِي كُلِّ حِينٍ

Presented by www.ziaraat.com

اور میری تحت حکومت اور قبضۂ اقتدار مین فلان کشور اور فلان دیار ممالک عالم سے ہی سقراط نے کہا کہ یہ سب امور جنکا تو نے ذکر کیا اور باعث افتخار گردن بلند کی فانی اور بے اعتبار ہین اور چند روز کے لیے عاریۃً تجھکو ملے ہین ان امور سے کچھ کمال نفس کو نہین حاصل ہوتا ہی اگر حقیقت حال پر اطلاع چاہتا ہی تو یہ لباس شاہی اپنے بدن سے جدا کر اور مثل میرے برہنہ ہو تا کہ پانی مین ہم تم اُترین اور باہم گفتگو کرین دیکھین کہ کون علم و کمال رکھتا ہی اور کون جہل و نقصان عقل رکھتا ہی بادشاہ خجل ہوا اور مع خدم و حشم وہان سے روانہ ہوا اور کتاب عُدّۃ الداعی مین مذکور ہی کہ ایک واعظ مجلس مین ہارون رشید کی آیا ہارون نے واعظ سے کہا کہ کوئی کلمۂ وعظ و پند ارشاد کیجیے واعظ نے کہا کہ اگر تجھپر غلبۂ تشنگی ہو اور پانی نایاب ہو تو ایک جرعۂ آب کس قیمت کو خرید کریگا ہارون نے کہا نصف سلطنت کو واعظ نے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تجھ کو مرض حبس البول لاحق ہو تو اُس مرض کے دفع مین کسقدر زر صرف کرے ہارون نے کہا نصف باقی اپنی سلطنت سے واعظ نے کہا کہ پھر اپنی سلطنت و ملک پر مغرور نہو تا کہ ایک دفعہ کے پانی پینے کی قیمت رکھتا ہی اللہ اکبر یہ قیمت ہے ایک جرعۂ آب کی جب تو حدیث مین وارد ہوا ہی کہ پہلے جس عمل کا بروز قیامت صلہ اور عوض ملیگا وہ صدقۂ آب ہی یعنی کسی پیاسے کو عالم تشنگی مین پانی پلانا حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو کسی پیاسے کو پانی پلائے ایسے مقام پر جہان پانی میسر ہو تو اُسنے گویا ایک بندہ آزاد کیا راہ خدا مین اور جو ایسے مقام پر کسی پیاسے کو سیراب کرے جہان پانی نہ بہم پہنچتا ہو تو اُسنے گویا ایک نفس کو زندہ کیا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا اور جسنے ایک نفس کو زندہ کیا اُسنے گویا تمام عالم کو زندہ کیا آہ آہ ۔

أَسَفًا لَهُ عِنْدَ الشَّرِيعَةِ يَشْتَكِي	ظَمَأً وَوَالِدُهُ وَلِيُّ الْكَوْثَرِ

افسوس ہزار افسوس حال پر اُس مظلوم کے جو گھاٹ پر نہر فرات کے پیاسا رہا اور پیاس کی شکایت ایک ایک ظالم سے کرتا رہا اور کسی نے اُس تشنہ لب پر رحم نہ کھایا اور ایک جرعۂ آب نہ پایا ۔

از آب ہم مضایقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

واے ہو اُن اشقیا پر جن بیرحمون نے قلب اقدس جناب رسالتمآبؐ کو زخمی کیا ای دوستو میرے لازم ہی کہ ہر آن جسقدر تم سے ہو سکے اُن ظالمون پر لعنت کرو تسپر گریہ و بکا کرو مومنین اُس غریب و مظلوم پر جسکا کوئی دنیا مین رونیوالا نہ تھا اور اگر استغاثہ و فریاد کرتا تھا تو عوض مین نصرت کے کوئی نیزہ مارتا تھا کوئی تلوار لگاتا تھا کوئی تیرونکی بوچھار کرتا تھا اور صاحب اسرار الشہادۃ نے تو عجیب طرح کا واقعہ لکھا ہی کہ بعض سنگدل اپنی جھولیون مین پتھر اور ڈھیلے بھرے ہوے تھے اور اُس امام مظلوم پر پتھر لگاتے تھے اور بعض ناریون کے پاس آگ تھی کہ وہ اُس نور خدا پر آگ برساتے تھے

لَمْ اَنْسَ سِبْطَ الْمُصْطَفٰی وَهُوَ ظَامِیٌ		يُذَادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَاحِ وَيُحْرَمُ	
وَقَدْ صُرِعَتْ اَنْصَارُهٗ وَهُوَ مُفْرَدٌ		يُنَادِيْ اَلَا اَهْلٌ رَاحِمٌ يَتَرَحَّمُ	

شاعر کہتا ہی نہین بھولتی مجھے اب تک پیاس امام حسین علیہ السلام کی کہ اُس شدت تشنگی مین وہ جناب ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ کسی طرح داخل نہر فرات ہون لیکن اشقیاے کوفہ و شام اُس مظلوم کو ہرگز قریب نہر فرات کے جانے نہ دیتے تھے اور اُس آب مباح کو جس سے سگ و خوک تک سیراب ہوتے تھے فرزند رسولؐ پر حرام کر دیا تھا عجب وقت مصیبت و بیکسی تھا امام حسینؑ پر کہ وہ حضرت یکہ و تنہا بے یار و مددگار درمیان لاشہاے اقربا و انصار کے کھڑے تھے اور ایک ایک بیرحم سے استغاثہ و فریاد کرتے تھے کہ ای قوم بدکردار کوئی بھی اس جماعت مین ایسا رقیق القلب اور نرم دل ہی کہ مجھ بیکس پر رحم کرے اور ایک جرعہ پانی کا پلائے مگر کوئی ملعون اُس مظلوم پر بجز نیزہ و تیر لگانے کے اور کچھ جواب نہ دیتا تھا الغرض اسی ظلم و ستم سے اُس مظلوم کو شہید کیا اور بعد شہادت امام حسینؑ جیسا کہ بحار وغیرہ مین منقول ہی اشقیا نے لباس حضرت کا لوٹ لیا چنانچہ پیراہن کو اسحاق بن حوتیہ حضرمی لیگیا اور زیر جامہ حضرت کا ابجر بن کعب لیگیا اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرثد بن علقمہ حضرمی اور بروایت دیگر جابر بن یزید لیگیا اور نعلین مبارک اسود بن خالد لیگیا اور چادر حضرت کی قیس بن اشعث لیگیا اور زرہ عمر بن سعد لیگیا اور تلوار حضرت کی جمیع بن خلق الازدی اور بروایت دیگر اسود بن حنظلہ تمیمی لیگیا اور بحدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک کو قطع کیا

جمال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے اور عمر سعد کے حکم سے دس ظالمان ولد الزنا نے ملکر سینۂ نورانی اور پشت مطہر اُس امام انام کی پامال سم اسپان کر ڈالی یہانتک کہ استخوان صدر آپکے ریزہ ریزہ ہو گئے آہ آہ مومنین یہ وہ ظلم عظیم ہی کہ اعدا جسکے قبل شہادت عازم تھے چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحًا تَطَاُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا ای جد نامدار بس آپ زخمی ہو کر ذو الجناح سے زمین پر تشریف لائے اور وہ کفار تلوارین لیکر ہر طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے اور بدن اقدس آپکا پامال سم اسپان کیے ڈالتے تھے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چہاردہم حدیث فضیلت حسنینؑ و فضائل خمسۂ نجبا و اشعار در مدح حیدر کرارؑ و احادیث فضائل جناب سیدہؑ و حال تاراجی و آتش زدگی خیام و غارت اسباب و زیور و حال ایذا رسانی اہلبیتؑ و بیرون آمدن اہل حرم از خیمۂ محترم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونون فرزند میرے سردار ہین جوانان اہل بہشت کے بعض کتب مناقب مین مثل بحار الانوار و جلاء العیون وغیرہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت رسول خدا جناب فاطمہؑ کے گھر مین تشریف لائے اور کہا ای فاطمہؑ آج مین تمھارا مہمان ہون راوی کہتا ہی کہ اُس روز سب اہلبیتؑ گرسنہ تھے اور حسنینؑ تک کے لیے طعام نہ تھا الغرض جب سب اہلبیت جمع ہوے جبرئیل آئے اور کہا ای محمد مصطفےؐ خداوند عالم بعد تحفۂ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہی کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے آپ دریافت کیجیے کہ میوہ ہاے بہشت سے کون میوہ چاہتے ہین جب حضرتؐ نے اُن سے پوچھا سب خاموش رہے مگر جناب امام حسینؑ نے کہ بہت خورد سال تھے کہا مجھے رخصت دیجیے کہ مین اختیار کرون سب نے کہا جو کچھ تم اختیار کروگے ہم اُس سے راضی ہین امام حسینؑ نے کہا ای جد بزرگوار جبرئیل

Pres[redacted]by ww[redacted]raat.c[redacted]

سے کیسے کہ ہم رطب چاہتے ہین راوی کہتا ہے وہ موسم رطب کا نہ تھا پس رسولخدا نے فرمایا ای فاطمہ گھر مین جاؤ اور رطب لے آؤ جب جناب فاطمہ گھر مین گئین ایک طبق بلور دیکھا کہ رطب تازہ سے بھرا ہوا تھا اور ایک رومال سندس سبز بہشت کا اُسپر پڑا تھا جب جناب فاطمہ نے وہ طبق جناب رسالتمآب کے پاس لاکر رکھا جناب رسولخدا نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرماکر ایک رطب اُٹھایا اور حضرت امام حسین کے منھ مین دیکر فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ یعنی ای حسین تمکو گوارا اور عافیت ہو پس دوسرا رطب اُٹھایا اور امام حسن کے منھ مین دیکر کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ یعنی ای حسن تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب سوم جناب فاطمہ کے منھ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ یعنی ای فاطمہ تم کو گوارا اور عافیت ہو پس رطب چہارم جناب امیر کے منھ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ یعنی ای علی تم کو گوارا اور عافیت ہو پس حضرت اُٹھ کھڑے ہوے اور پھر بیٹھ گئے جب رطب تناول کر چکے اور سیر ہو گئے جناب فاطمہ زہرا نے کہا ای پدر بزرگوار آج آپ نے ایسا لطف فرمایا کہ پیشتر شل اسکے نہ فرمایا تھا رسولخدا نے فرمایا جب دانہ اول دہن حسین مین مین نے دیا سنا کہ میکائیل و اسرافیل کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ پس مین نے بھی اُنکی موافقت کی اور جب دوسرا دانہ دہن حسن مین دیا جبرئیل و میکائیل نے کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ پس مین نے اُنکی موافقت کی جب رطب سوم ای فاطمہ تمھارے منھ مین دیا حوران بہشتی نے سرغرفون سے نکال کر شادی او رخوشی کی اور کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ مین نے اُنکی موافقت کی اور جب دانہ چہارم علی کے منھ مین دیا خداوند علی اعلی کی جانب سے آواز مین نے سنی کہ فرماتا ہے هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ پس حق تعالی کی مین نے موافقت کی اور بسبب عظمت و جلال ندای پروردگار مین اُٹھ کھڑا ہوا پس ایک صدا رب العزت کی طرف سے مین نے سنی کہ ای محمد اگر اس ساعت سے تا روز قیامت تم علی بن ابی طالب کو رطب دیتے مین ہر رطب کے لیے اُنکو هَنِيْئًا مَرِيْئًا کہتا ۵

خوشا خوشا دین و دنیای ما	کہ ہمچون علی ہست مولای ما

دلم آمد اکنون درون زبان	کہ نام علی آمد اندر میان
مرا نشئہ نام او کردہ مست	کہ این خاصہ ساقی کوثر ہست
ہزاران درود و ہزاران سلام	ز ما بر محمد و آل کرام

مومنین فضائل حسنین و علی بن ابی طالب تو آپ نے سنے اب کچھ مختصر فضائل جناب مریم کبری فاطمہ زہرا بھی سن لیجیے فِي صَحِيْفَةِ الرِّضَا اٰنّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تُحْشَرُ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةُ وَعَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ وَقَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا الْخَلَائِقُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ محشور ہوگی بیٹی میری فاطمہ اس حال مین کہ حلۂ کرامت پہنے ہو گی اور خمیر اُسکا آب حیات سے ہوگا خلائق اُنکو دیکھتی ہو گی اور تعجب کرتی ہو گی ثُمَّ تُكْسٰى اَيْضًا حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى كُلِّ حُلَّةٍ بِخَطٍّ اَخْضَرَ اَدْخِلُوْا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ الْجَنَّةَ عَلٰى اَحْسَنِ الصُّوْرَةِ وَاَحْسَنِ الْكَرَامَةِ وَاَحْسَنِ الْمَنْظَرِ پھر اُسکو دو حلے حلہ ہاے جنت سے پہنائے جائینگے ہر حلہ پر سبز خط سے لکھا ہو گا کہ لیجاؤ دختر محمد مصطفی کو جنت مین نیکتر صورت اور نیک تر بزرگی اور نیک تر منظر سے فَتُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ وَيُوَكَّلُ بِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ پس بھیجی جائینگی جناب سیدہ جنت کو جسطرح عروس کو خانۂ داماد مین بھیجتے ہین اور موکل کی جائینگی اُنکے ساتھ ستر ہزار کنیزین حوران جنت سے وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اور پھر جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ندا کریگا ایک ندا کرنیوالا کہ ای گروہ خلائق بند کرو آنکھین اپنی تاکہ گذر جائین فاطمہ زہرا بیٹی جناب محمد مصطفی کی وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّمَا سُمِّيَتْ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَطَمَهَا وَفَطَمَ مَنْ اَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ اور پھر جناب امام رضا بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ نہین نام رکھا گیا میری دختر کا فاطمہ مگر اسواسطے کہ خدا تعالی نے باز رکھا اُسکو اور اُس شخص کو

Presented by www.ziaraat.com

جو دوست رکھے اُسکو آتش جہنم سے وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَۃَ وَیَرْضٰی لِرِضَاھَا اور پھر جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ بتحقیق خداوند عالم غضب فرماتا ہی غضب فاطمہؑ سے اور راضی ہوتا ہی اُسکے راضی ہونے سے کیون مومنین سنے آپ نے فضائل ومناقب اہل بیت اطہار کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے کیا کیا ظلم وستم اُنھین کی ذریت وعترت اطہار پر کیے کہ جس کے سُننے کی کیا مجال ہی جو بشر تاب لا سکے چنانچہ شیخ مفید وسید ابن طاوس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب اُن اشقیا نے سر مبارک سید الشہداؑ جدا کیا اکثر جامہ ہاے آنحضرتؑ جو قیمتی تھے مثل جبۂ خز وعمامۂ خز لوٹ لیے اور وہ غارتگر بلاے عظیم دنیا مین مبتلا ہوے پس وہ کافران بیحیا خیمہ ہاے حرم محترم سید الشہداؑ مین آئے اور اسباب لوٹ لیا ایک عورت لشکر عمر بن سعد نحس مین قبیلۂ بکر بن وائل سے تھی اُسنے جب وہ حالت شنیعہ مشاہدہ کی تلوار اُٹھالائی اور اُن نامردون سے مخاطب ہو کے کہا کہ ای بے شرمان پر جفا فرزندان رسول خدا کو لوٹتے ہو پس اُس عورت کا شوہر آیا اور اُسے واپس لیگیا اُن بیحیا بیدینون نے جو کچھ خیمون مین پایا لوٹ لیا یہانتک کہ گوشوارے بچون کے کانون سے اور خلخال عورتون کے پانون سے اُتار لیے اور ام کلثوم کا گوش مبارک چاک کر کے گوشوارے چھین لیگئے فاطمہ صغرٰی دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہی وہ فرماتی ہین کہ مین کمسن تھی اور دو خلخال طلا میرے پانون مین تھے ایک بیحیا نے وہ دونون خلخال میرے پانون سے اُتار لیے اور روتا تھا مین نے کہا ای [illegible] روتا ہی اُسنے کہا کیونکر نہ روؤن حالانکہ دختر رسول خدا کو لوٹ رہا ہون مین نے کہا جبکہ تو جانتا ہی کہ مین تیرے پیغمبرؐ کی دختر ہون پھر تو کیون مجھے لوٹتا ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر مین نہ لونگا تو اور کوئی لیجائیگا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے حمید بن مسلم سے روایت کی ہی کہ جب شمر لعین خیمۂ امام زین العابدینؑ مین آیا تو اُسوقت حضرت بستر بیماری پر بیہوش پڑے تھے اُس شقی بے حیا نے چاہا کہ قتل کرے حمید بن مسلم کہتا ہی مین نے کہا سبحان اللہ سب کو تم نے قتل کیا

اب اس بیمار کو بھی نہین چھوڑتے جب عمر بن سعد نحس نزدیک خیمہ ہاے حرم محترم کے آیا اور آواز دی کہ کوئی متعرض احوال زنان خیمہ نشین نہ ہو اور علی بن الحسینؑ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچائین اور جو کچھ اُن سے چھین لیا ہی وہ واپس دین راوی کہتا ہی کہ اس حکم سے وہ اشقیا متعرض غارت نہ ہوے لیکن جو کچھ لوٹ لیا تھا وہ واپس نہ دیا اور آگ خیمہ ہاے اہلبیت مین لگادی سوقت پردہ نشینان سراپردۂ عصمت وعفت یعنی اہلبیت رسالتؐ مع اطفال وکودکان صغیر سر وپا برہنہ خیمون سے باہر نکل پڑین فاطمہ صغرٰی دختر جناب سید الشہداؑ سے روایت کی ہی وہ فرماتی ہین کہ مین بعد شہادت پدر بزرگوار بیہوش وحیران دروازۂ خیمہ پر کھڑی تھی اور اپنے پدر وبرادران وعزیز واقارب کو خاک وخون مین غلطان دیکھ رہی تھی اور متفکر تھی کہ دیکھیے اشقیاے بنی امیہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرینگے قتل کر ڈالینگے یا قید کرینگے ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار نمودار ہوا کہ وہ نیزہ ہاتھ مین لیے عورتون کی پشت مین مارتا تھا یہ عورتین بھاگتی تھین اور جو اُنکے پاس تھا اُن چیزون کو لوٹ لیتا تھا یہ عورتین فریاد کر کے کہتی تھین وَاجَدَّاہُ وَاَبَتَاہُ وَاعَلِیَّاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ آیا کوئی مسلمان اس گروہ مین نہین ہی جو ہماری نصرت کرے کوئی مومن اس جماعت مین نہین ہی کہ ہم کو پناہ دے فاطمہ بنت الحسینؑ فرماتی ہین کہ مین اس حالت کے معاینہ سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھیون کو ڈھونڈھتی تھی کہ اُنکے پاس جاکر چھپ جاؤن ناگاہ اُس لعین کی نظر مجھپر پڑی مین بھاگی اُسنے نیزے کی نوک میرے دونون شانون کے بیچ مین چبھو دی اور مین اُس صدمہ سے مُنھ کے بھل زمین پر گر پڑی اُس شقی نے میرا کان چاک کر کے گوشوارے اُتار لیے اور مقنع میرے سر سے چھین لیا اور مجھے چھوڑ کر خیمون کی جانب چلا مین اُس اذیت سے بیہوش ہوگئی جب ہوش آیا مین نے دیکھا میری پھوپھی سرہانے بیٹھی روتی ہین مجھ سے کہا ای دختر اُٹھو چل کر دیکھین کہ جمیع دختران وبرادر بیمار پر کیا گذری مین نے کہا ای پھوپھی میرے پاس چادر نہین ہی اُنھون نے کہا عَمَّتُکِ مِثْلُکِ یعنی مین بھی تمھاری طرح سر برہنہ ہون جب ہم خیمہ مین داخل ہوے دیکھا سب اسباب لوٹ لیگئے ہین اور ہمارے

Pres[redacted]by ww[redacted]raat.c[redacted]

برادر امام زین العابدین بیماری و تشنگی سے منھ کے بھل زمین پر پڑے ہین پس ہم سب اُنکے حال پر روتے تھے اور وہ جناب ہمارے حال پر روتے تھے آہ آہ مومنین اسی مضمون کو شاعر نے بھی نظم کیا ہو کہتا ہو ؎

شامیان بستند بازو زینب و کلثوم را	ای فلک آل را ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس پانزدہم فضائل گریہ و روایت مسمع بن عبدالملک و رفتن اہلبیت بسوے مقتل جناب سید الشہدا و نوحہ جناب زینب و جناب سکینہ بر لاش سید الشہدا و بی ادبی شمر ملعون بجناب سکینہ خاتون

فی بحار الانوار انہ قال الباقر علیہ السلام من ذرفت عیناہ علی مصاب الحسین علیہ السلام ولو مثل جناح البعوضۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر کتاب بحار الانوار مین منقول ہو کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جو شخص روئے مصیبت جناب امام حسینؑ پر اور اُسکی آنکھ سے بقدر پر پشہ آنسو نکلے تو خداوند غفار اُسکے کل گناہان صغیرہ و کبیرہ کو بخشدیتا ہو اگرچہ وہ گناہ عدد مین مثل کف دریا ہون اور اُسی کتاب مین بسند معتبر مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہو کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے مسمع کیا تم عراقی ہو آیا قبر امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہو مین نے عرض کیا یا حضرت نہین مین مرد مشہور اہل بصرہ سے ہون اور میرے پاس ایک گروہ ہو کہ تابع خلیفۂ وقت ہین اور ناصبیون وغیرہ سے ہمارے دشمن بہت ہین اور ہم اس سبب سے ایمن نہین ہین کہ حاکم سے کوئی حال ہمارا کہدے اور ہم کو اُس سے اکثر ضرر پہونچین حضرتؑ نے فرمایا اے مسمع تم کو کبھی یاد بھی آتے ہین جو ظلم و ستم جناب امام حسینؑ پر گذرے مین نے عرض کیا ہان یا حضرت مین یاد کرتا ہون فرمایا اُن مصائب پر تم جزع کرتے ہو مین نے عرض کیا ہان یا حضرت اشک اندوہ بہاتے ہین اور مین کھانا کھانے سے انکار کرتا ہون تا آنکہ مجھ مین آثار مصیبت ظاہر ہوتے ہین حضرتؑ نے فرمایا خداوند عالم تیرے رونے پر رحم کرے بدرستیکہ تم اُن رونیوالون مین شمار کیے جاتے ہو جو لوگ ہمارے لیے جزع کرتے ہین اور ہماری خوشی سے خوش ہوتے ہین اور ہمارے اندوہ سے اندوہناک ہوتے ہین اور ہمارے خوف سے خائف اور ہمارے ایمن ہونے پر ایمن ہوتے ہین اور جلد تم دیکھوگے کہ وقت مرگ تمھارے پاس ہمارے پدران بزرگوار تشریف لائین اور ملک الموت سے تمھاری سفارش کرین اور بشارتین تم کو دین کہ تمھاری آنکھین روشن ہو جائین اور تم خوش ہو جاؤ اور ملک الموت تم پر اُس مان سے جو اپنے فرزند پر مہربان ہو زیادہ تر مہربان ہو یہ فرما کر حضرتؑ رونے لگے اور مین بھی رونے لگا حضرتؑ نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون کہ جسنے خلق پر ہمکو اپنی رحمت سے فضیلت دی اور ہم اہلبیتؑ کو اپنی رحمت سے مخصوص کیا اے مسمع بدرستیکہ زمین و آسمان تا حال ہم پر از جہت ترحم گریہ کرتے ہین جس روز سے جناب امیرؑ شہید ہوے ہین اور گریۂ ملائکہ ہم پر زمین و آسمان کے رونے سے زیادہ ہو اور جس روز سے کہ ہمارے پدران بزرگوار شہید ہوے ہین گریۂ ملائکہ ساکن نہین ہوا ہو اور جو کوئی بجہت ترحم ہم پر گریہ کرے قبل اسکے کہ اُسکی آنکھ سے آنسو نکلے حق تعالی اپنی رحمت اُسکے شامل حال فرماتا ہو اور جب آنسو اُسکے چہرہ پر جاری ہوتا ہو اگر ایک قطرہ اُس آنسو کا جہنم مین ڈالدین ہر آئینہ حرارت آتش جہنم کو گل کردے یہانتک کہ کچھ حرارت اُس مین معلوم نہ ہو بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا کہ جسکا دل ہمارے لیے دردمند ہو وقت مرگ جب وہ ہم کو دیکھیگا شاد ہو جائیگا اور وہ شادی و فرحت اُسکے دل سے زائل نہو گی جب تک حوض کوثر پر ہمارے پاس نہ آئیگا اور جب ہمارے دوست حوض کوثر پر آتے ہین آب کوثر شاد ہو جاتا ہو اور لذتہاے الوان طعام سے اسقدر اُنھین ذائقہ پہونچتا ہو کہ وہان سے جانے کو دل اُنکا نہین چاہتا اے مسمع

Presented by www.ziaraat.com

جو کوئی اُس مین سے تھوڑا سا پانی پیتا ہی ہرگز پیاسا نہین ہوتا اور تعب و مشقت نہین دیکھتا اور وہ پانی مانند کافور سرد ہی اور خوشبو مُشک کی اُس سے ساطع ہی اور مزہ زنجبیل کا ہی شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہی چشمہ تسنیم سے ملکر نہرہاے بہشت مین جاری ہوتا ہی اُس مین مروارید و یاقوت بہتے ہین اور اُس حوض کے کنارہ پر پیالے ستارگان آسمان سے زیادہ تر ہین اور اُنکی خوشبو ہزار سالہ راہ سے دماغ مردم مین پہونچتی ہی اور وہ پیالے طلا و نقرہ اور رنگا رنگ جواہر کے ہین اور جب کوئی ارادہ کرتا ہی کہ اُس پیالے مین پانی پیے وہ پیالہ جمیع بوہاے خوش اُس شخص کے دماغ مین پہونچاتا ہی اُسوقت پانی پینے والا کہتا ہی مین راضی ہون کہ مجھے یہین رہنے دین اور کوئی نعمت مجھے مطلوب نہین ہی اور اس مکان سے تبدیلی مجھے منظور نہین ہی بعد اسکے حضرتؑ نے بشارت دی مسمع کو اور فرمایا اے مسمع تم اُن مین سے ہو جو لوگ اُس حوض سے سیراب ہونگے بعد اسکے حضرتؑ نے فضیلت گریہ و بکا بیان فرمائی اور ارشاد کیا جو آنکھ ہماری مصیبت مین گریان ہوگی البتہ وہ حوض کوثر کو دیکھکر خوش ہوگی اور سب ہمارے دوست اُسکا پانی پیین گے اور ہر شخص جسکو ہم سے جسقدر محبت ہو اُسی قدر اُس حوض سے وہ لذت پائیگا بدرستیکہ جناب امیرؑ اُس حوض کے کنارے پر کھڑے ہونگے اور عصاے چوب عوسج اُنکے ہاتھ مین ہوگا اور ہمارے دشمنون کو اُس پانی سے ہنکاتے ہونگے پس اُن مین سے ایک شخص کہیگا کہ مین نے دنیا مین شہادت بوحدانیت خدا و رسالت جناب محمد مصطفےٰؐ دی تھی آپ مجھے پانی کیون نہین دیتے جناب امیرؑ اُسے جواب دینگے کہ اپنے فلان امام کے پاس جا اور اُس سے یہ سوال کر تاکہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہیگا آج میرا امام مجھ سے بیزار ہی حضرتؑ فرمائین گے اُسکے پاس جا جسکی ولایت و محبت تو نے اختیار کی تھی اور اُس سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے اسلیے کہ بہترین خلق کو سزاوار ہی کہ اُسکی شفاعت رد نہ ہو وہ کہیگا مین تشنگی سے ہلاک ہوا جناب امیرؑ فرمائینگے خدا تیری تشنگی

زیادہ کرے راوی نے کہا مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ ایسا شخص حوض کوثر کے پاس کیونکر آنے پائیگا حضرتؑ نے فرمایا اسلیے آنے پائیگا کہ اُسنے پرہیزگاری گناہون سے کی تھی اور جب ہمارا ذکر اُسکے سامنے ہوا ہمکو اُسنے ناسزا نہین کہا اور لوگون نے جسقدر جرأتین ہمارے حق مین کین اُسنے نہین کین اور یہ سب اسوجہ سے نہ تھا کہ وہ ہم کو دوست رکھتا تھا یا اعتقاد ہماری امامت پر رکھتا تھا ولیکن از بسکہ اپنی عبادت باطل مین مشغول تھا نہ چاہتا تھا کہ مشغول ذکر مردم ہو ولیکن اُسکا دل منافق اور اُسکے دین مین ہماری عداوت تھی اور متابعت غاصبون کی کرتا تھا اور ولایت اُنکی رکھتا تھا اور اُنکو سب پر مقدم جانتا تھا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کر چکا اب گریہ و بکا کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے کہ جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیاے کوفہ و شام نے مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازنین کو پامال سم اسپان کر ڈالا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیگئے اور خیمون مین آگ لگادی اور اہلبیت اطہار کو اسیر کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب سرہاے مبارک و مقدس سروران جہان و برگزیدگان اہل زمین و آسمان نیزون پر نصب کیے گئے اُسوقت خروش و غلغلۂ زمین و زمان و شور و فغان ملائکۂ آسمان بلند ہوا پس امام زین العابدینؑ کو طوق و زنجیر پنہائی اور پردگیان سرادق عصمت و مخدرات اہلبیت رسالتؐ کو محملون اور شتران برہنہ پر سوار کیا اور عمر بن سعد لعین نے اُن مقربان بارگاہ رب العالمین کو ہمراہ شمر بن ذی الجوشن و قیس بن اشعث و عمرو بن الحجاج کے روانۂ کوفہ کیا اور بروایت دیگر امام حسینؑ کا سر مبارک خولی لعین اور حمید بن مسلم کو دیا اور سرہاے جمیع شہدا ہمراہ شمر ولد الزنا روانہ کیے جب مقتل مین پہونچے اور اہلبیت رسالت کی نظر بدنہاے پسندیدہ اور اعضاے بریدہ پر پڑی جو درمیان خاک و خون کے پڑے تھے شور و فغان بلند کیا اور سیلاب اشک دیدہ ہاے حرم سے جاری ہوا اور جب اُنکی نظر درمیان شہدا جسد اطہر سید الشہداؑ پر پڑی صداے شیون بلند کی اور اونٹون پر سے بیتاب ہوکر اپنے آپ کو زمین پر گرادیا اور گریہ و نالہ سے ساکنان ملاء اعلیٰ کو رولادیا اور دلہاے حاضرین کو آتش حسرت سے جلادیا حضرت زینبؑ نے

[redacted]Pres[redacted]by ww[redacted]raat.c[redacted]

فریاد کی کہ وا محمداہ یہ حسینؑ آپ کا برگزیدہ اور فرزند پسندیدہ با اعضاے بریدہ بخاک و خون غلطیدہ بالب تشنہ سراز قفا بریدہ بے عمامہ و ردا خاک کربلا پر پڑا ہی اور اُن کا چہرۂ نورانی خون سے سرخ ہوگیا ہو اُن کی ریش مطہر کا خون سے خضاب ہوا ہی ہم آپ کی اولاد ہین اور ہمین قید کیے لیے جاتے ہین آپ کی دخترون کو مثل کنیزون کے اسیر کرلیا ہی آپ کی حرمت کی مطلق ہمارے حق مین رعایت نہ کی ہمارے خیمہ آگ سے جلاکے اسباب ہمارا لوٹ لیا آپس اپنی مادر گرامی فاطمۂ زہراؑ سے خطاب کیا اور شکایت حال شہداے کربلا و اسیران محنت و ابتلاء سے وحشیان صحرا اور ماہیان دریا کو آتش حسرت سے کباب کر ڈالا آپس جسد مطہر امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر باجگر بریان و لب خون فشان کہا ای فرزند محمد مصطفےٰ ای جگر گوشۂ علی مرتضیٰؑ ای نور دیدۂ فاطمۂ زہراؑ ای پارۂ تن خدیجۂ کبریٰ ای شہید آل عبا ای پیشواے اہل محنت و بلا مین آپ پر سے فدا ہوجاؤن آہ آہ مومنین راوی کہتا ہو کہ اُسوقت جناب سکینہؑ دختر جناب سیدالشہداؑ دوڑکے اپنے پدر بزرگوار کے جسم مطہر سے لپٹ گئین اور اپنا مُنھ بدن مبارک پر ملتی تھین اور نالہ و زاری کرتی تھین یہانتک کہ جمیع حاضرین دوست و دشمن سب کو رولادیا اور کثرت رقت سے خود بیہوش ہوگئین خیال تو کیجیے مومنین کہ جب جناب سکینہؑ نے اپنے بزرگوار کی وہ حالت دیکھی ہوگی تو اُس صاحبزادی کے دل پر کیا گذری ہوگی آہ آہ مومنین اب مین کس زبان سے عرض کرون کتاب منتخب اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی کہ اُسی حالت مین عمر ملعون تازیانہ ہاتھ مین لیے ہوے آگے بڑھا اور وہ بے ادبی کی کہ غش سے وہ مظلومہ بیدار ہوگئی آخر کار اُس معصومہ سوگوار کو بجبر جسد مطہر امام ابرار سے جدا کیا اُسوقت جناب زینبؑ رو رو کر فرماتی تھین وا ے ہو تجھپر ای شقی ایسے یتیمون کو پرسا اور دلاسا دیتے ہین نہ یہ کہ اُنکو تازیانہ سے اذیت دیتے ہین ؎

	افسانہ کہ کس نتواند شنید نش		یارب بہ اہلبیتؑ چہ آمد زدید نش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؀

مجلس شانزدہم فضائل خمسۂ نجبا و حال دفن شہداے کربلا بتاریخ دوازدہم ماہ محرم سنہ ۶۱ھ و فقرات زیارت مفجعہ و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار نوحہ و حال سرہاے شہدا و سر سیدالشہداؑ و بی ادبی یزید بدندان مبارک

فی صحیفۃ الرضا انہ قال قال رسول اللہ الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ و ابوھما خیر منھما جناب امام رضاؑ بسند خود روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ سردار جوانان اہل بہشت کے حسنؑ و حسینؑ ہین اور والد ماجد اُنکے بہتر ہین اُن دونو سے قطعہ

بسوی کعبہ رود شیخ و من بسوی نجف		خدا گواہ کہ اینجا مراست حق بطرف	
تفاوتی کہ میان من ست و او این ست		کہ من بسوی گہر رفتم او بسوی صدف	

سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی اہلبیت طاہرینؑ کا چنانچہ کتاب بحار الانوار وغیرہ مین ام ایمن سے منقول ہی وہ کہتی ہین کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ حضرت فاطمہؑ اپنی دختر کو دیکھنے تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ نے حریرہ حضرت کے لیے تیار کیا اور جناب امیرؑ ایک طبق خرما لائے اور مین شیر و مسکہ لائی پس جناب رسالتمآبؐ و امیرالمومنین و حسنینؑ نے تناول فرمایا امیرالمومنین پانی لائے جناب رسولخداؐ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور دستہاے مبارک روے منور پر پھیرکے از روے شادی و سرور اہلبیتؑ کی طرف نظر کی اُسکے بعد متوجہ آسمان ہوے اور روبقبلہ ہوکے دعا کو ہاتھ اُٹھائے پھر سجدہ کیا اور صداے آنحضرتؐ بلند ہوئی جب سر مبارک سجدے سے اُٹھایا مثل باران آنسو چشمہاے مبارک سے روان تھے جب حضرتؐ کی یہ حالت مشاہدہ کی جمیع اہلبیت کو بھی اندوہ و غم ہوا امیرالمومنینؑ و جناب فاطمہؑ نے سبب دریافت کیا حضرتؐ نے فرمایا جسوقت مین تمھارے مجتمع ہونے سے خوش ہوا جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا خداوند عالم آپ کی شادی و سرور پر مطلع ہوا اور نعمت آپ پر ختم کی اور اس عطیۂ عظمی کو آپ پر گوارا کیا اور مقرر کیا کہ آپ کے اہلبیت مع فرزندان و شیعیان ہمراہ آپ کے جنت مین ہونگے آپ کے اور اُنکے درمیان مین

Presented by www.ziaraat.com

جدائی نہ ہوگی اور جو بخشش آپکو کرامت کریگا آنکو بھی عطا کریگا تا آنکہ آپ راضی وخوشنود
ہو جائین ولیکن آپ کے اہلبیتؑ پر بلاہاے عظیم نازل ہونگی اور اُنپر مصائب بہت پڑینگے
اور وہ مصیبتین اُن لوگون سے اُنھین پہونچینگی جو اپنے آپ کو آپکا ہم مذہب کہینگے اور
دعوی کرینگے کہ آپ کی امت سے ہین خدا ور سول اُن لوگونسے بیزار ہین وہ لوگ آپ کے اہلبیتؑ
کو قتل کرینگے اور ہر ایک کی قبر کی جگہ ایک دوسرے سے دور ہوگی خداوند عالمنے اسواسطے
اُنکے لیے یہ مصائب اختیار کیے ہین کہ اُسکے سبب سے اُنکے درجات بلند ورفیع ہون پس اے
محمد مصطفیٰؐ خدا کی حمد کیجیے اور اُسکی قضا پر راضی رہیے پس جبرئیلؑ نے کہا اے محمد مصطفےٰؐ آپکے
برادر علی مرتضیٰؑ مغلوب امت ستمگار ہونگے تا آنکہ بدرجۂ شہادت فائز ہون اور یہ آپ کا
فرزند زادہ حسینؑ بن علیؑ درمیان گروہ فرزندان و اہلبیتؑ ونیکان امت نہر فرات کے کنارے
اُس زمین پر جسے کربلا کہتے ہین شہید ہوگا اور اس سبب سے کرب و بلا آپ کے دشمنون اور
آپ کی ذریت کے دشمنون پر اُس روز بہت ہوگی جس روز کی کرب و بلا بے انتہا ہی اور جس
روز کی حسرت تمام نہین ہوتی وہ زمین پاکتر بین بقعہ ہاے زمین ہی اُس زمین کی حرمت
جمیع قطعہ ہاے زمین سے بیشتر ہی اور وہ زمین زمینہاے بہشت سے ہی جب وہ دن آئیگا
جس روز آپکا فرزند زادہ اور اُسکی اولاد و اصحاب شہید ہونگے لشکر ہاے اہل کفر ولعنت
سب طرف سے اُن شہیدون کو گھیر لینگے تمام زمین کو لرزہ ہوگا سب پہاڑ متحرک و مضطرب
ہونگے جمیع دریا ہاے عالم متلاطم ہو کے موجزن ہونگے سب آسمان وساکنان آسمان آپکی
ذریت کی ہتک حرمت ہونے اور آپ کے حق کی رعایت نہ کرنے اور اُس عوض بد کی وجہ سے
جو امت سے صادر ہوگا از روے غضب کانپ جائینگے اور اضطراب کرینگے اور کوئی مخلوق
باقی نہ رہیگی جو خدا سے اجازت نصرت اہلبیتؑ کے لیے نہ مانگے کہ وہ بزرگوار بعد آپ کے
حجت خدا خلق پر ہین پس خداوند عالم آسمانون اور زمینون اور پہاڑون اور دریاؤنکو اور
جو کچھ کہ اُن مین ہی حکم کریگا کہ مین وہ بادشاہ اور خداوند قادر ہون کہ کوئی بھاگنے والا

میرے ہاتھ سے نہین جا سکتا اور کوئی منع کرنیوالا مجھے عاجز نہین کر سکتا جس سے جسوقت چاہون
انتقام لے سکتا ہون مین اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ تمھارے پیغمبر اور اپنے
برگزیدہ کے فرزند کو جسنے قتل کیا ہی اور اُسکے اہلبیت کی ہتک حرمت کی ہی اور اُسکی ذریت
وعترت کو قتل کیا ہی اور عہد و پیمان شکستہ کرکے ستم اُسکے اہلبیت پر کیا ہی اُن کافرون اور
ظالمونپر ایسا عذاب کرونگا کہ تمام عالم مین کسی پر ایسا عذاب نہ کیا ہوگا پس اُسوقت جو کوئی آسمان
اور زمین پر ہوگا سب کے سب بآواز بلند اُن اشقیا پر لعن کرینگے جنھون نے آپکی عترت پر ستم
کیا اور آپکی ہتک حرمت کو حلال جانا ہی دیکھیے مومنین کیا مرتبہ ہی شہداے کربلا کا حضرت
جبرئیلؑ فرماتے ہین کہ جب وہ سعادتمند بدرجۂ شہادت فائز ہونگے خداوند عالم اپنے دست
رحمت سے اُنکی قبض ارواح کریگا اور آسمان ہفتم سے ملائکہ ظرفہاے یاقوت و زمرد آب حیات
سے بھرے ہوے اپنے ہاتھون مین لائینگے اور اپنے ہمراہ حلہ ہاے بہشت وخوشبو ہاے
بہشت بھی لائینگے اور اُن بدنہاے مطہر شہدا کو اُس پانی سے دھوئینگے اور حلون مین کفن کرکے
اُس خوشبو سے حنوط کرینگے اور صفہاے ملائکہ اُنپر نماز پڑھینگی پس خداوند عالم ایک گروہ کو
بھیجیگا کہ وہ کافران بھیا اُنکو نہ پہچانین گے اور خونہاے شہدا مین بگفتار وکردار ونیت و
خاطر شریک نہ ہوے ہونگے وہ لوگ آکے بدنہاے معطر شہداؑ کو دفن کرینگے اور ایک نشان
قبر جناب سید الشہداؑ کے لیے اُس صحرا مین نصب کرینگے کہ وہ نشان اہل حق کے لیے ہوگا اور
باعث رستگاری مومنین ہوگا اور ہر شبانہ روز ایک لاکھ فرشتے آسمان سے نازل ہونگے
اور گرد ضریح مقدس کے احاطہ کرکے درود اُنپر بھیجینگے اور خدا کی تسبیح وتنزیہ قبر اطہر کے پاس
کرکے زائرون کے لیے طلب آمرزش کرینگے اُن زائرون کے نام جو آپکی امت سے بخیال
تقرب بخدا و رسول خدا شہداؑ کی زیارت کو آتے ہین وہ ملائکہ لکھینگے اور نامہاے پدران وقبیلے
وشہرہاے زائران شہدا بھی لکھینگے اور اُن اشقیا کے نام بھی لکھینگے جنپر عذاب ولعنت
خدا واجب ہی اور وہ ستمگار نشان قبر مطہر امام ابرار کو برطرف کرنا چاہتے ہین اور علامت

Prese[redacted]by ww[redacted]aat.c[redacted]

ضریح مقدس کو محو کرنے پر مستعد ہین مگر خدا حافظ ہی اور وہ ایسا نہ کرنے دیگا بلکہ ہر روز اُس
نشان قبر منور اور علامت ضریح مطہر کو زیادہ تر بلند و رفیع کریگا حضرت زینبؑ فرماتی ہین کہ
جب میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کے سر انور پر ضربت لگائی گئی مین نے یہ حدیث اُنکی خدمت
مین عرض کی امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ایمن نے سچ اور صحیح کہا ہی گویا مین دیکھ رہا ہون کہ ای زینبؑ
تم اور تمھارے خاندان کی اور مخدرات کو اس شہر مین بذلت و خواری اسیر کیا ہی اور تم خائف
ہو کہ لوگ تمھین اسیر کر کے لیجائین پس لازم ہی اُسوقت صبر کرنا اور مین اُس خدا کی قسم کھاتا ہون
جسنے دانہ کو شگافتہ کیا اور خلائق کو پیدا کیا ہی کہ اُسوقت زمین پر کوئی دوست خدا بغیر تمھارے
اور تمھارے شیعون کے نہوگا بعد اسکے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا نے یہ حدیث
مجھسے بیان کی مجھے خبر دی تھی کہ شیطان اُس روز از روے شادی و سرور ہمراہ شیاطین
اور اپنے اعوان و انصار کے پرواز کریگا اور تمام زمین پر گشت کر کے اپنے ہمراہیون سے
کہیگا ای گروہ شیطان جو کچھ فرزندان آدمؑ سے مین چاہتا تھا اُسپر اُنھون نے عمل کیا اور اُنکی
ہلاکت انتہا کو پہونچا دی اور اُنکو جہنم مین پہونچا دیا ہی ان مین سے نجات نہین پائیگا مگر وہ شخص
جو دامان ولایت و متابعت اہلبیت رسالت تھامے ہوے ہی پس لازم ہی کہ لوگونکو حق اہلبیت
رسالت مین بہ شک مبتلا کرو اور اُنکے اور اُنکے دوستون سے عداوت کرنے پر تحریص و ترغیب
کرو کہ کفر و ضلالت خلق مستحکم ہو جائے اور کوئی نجات نہ پائے آہ آہ مومنین جیسا کہ جبرئیلؑ
امین نے خدمت رسولؐ خدا مین عرض کیا تھا وہی ہوا کہ جناب امام حسینؑ تیسری شعبان کو
آوارہ وطن ہوے اور دوسری تاریخ ماہ محرم کی وارد زمین کربلا ہو کر نرغۂ اعدا مین گھر گئے
ساتوین سے پانی بھی بند ہوگیا دسوین تاریخ کو مع عزیز و اقربا کے شہادت پائی لیکن افسوس
ہزار افسوس کہ بعد شہادت بھی کوفیون نے رحم نہ کیا بلکہ ہتھیار اور لباس اُن حضرت کا بدن
مطہر سے اُتار لیگئے بجدل بن سلیم نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کر ڈالی جمال
ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کر ڈالے

خیمون مین آگ لگادی تمام مال و اسباب اہل حرم کا لوٹ لیا اور اہلبیت کو اسیر کر کے شہر بشہر
اور دیار بدیار پھرایا تین روز تک دفن ہونا بھی اُن جناب کو میسر نہوا جیسا کہ شیخ مفید علیہ
الرحمہ نے بلکہ اور راویون نے بھی روایت کی ہی کہ جب جناب امام حسینؑ شہید ہو گئے عمر بن
ملعون نے سرہاے شہداے کربلا قبائل عرب کو تقسیم کیے اور ہمراہ حرم محترم اُسی روز کوفہ
کو روانہ کیے اور آپ دوسرے روز تک وہان رہا اور اپنی فوج کے کشتگان نجس کو دفن
کیا اور اجسام مطہرۂ شہدا کو اُسی طرح خاک و خون مین چھوڑ دیا جب وہ اشقیا میدان کربلا
سے چلے گئے اہل غاضریہ قبیلۂ بنی اسد سے آئے اور اُن جسد ہاے مطہر اور بدن ہاے مکرم پر
نماز پڑھکر دفن کر دیا اور جسد مطہر و معطر جناب امام حسینؑ کو اُس مکان شریف مین جہان بالفعل
ضریح مقدس ہی دفن کیا اور علی بن الحسینؑ یعنی جناب علی اکبرؑ کو پائین پاے آن معزز دفن کیا
اور جمیع شہدا کو پائین پاے علی اکبرؑ ایک جگہ دفن کر دیا اور حضرت عباسؑ کو نزدیک فرات
اُسی جگہ جہان شہید ہوے تھے دفن کیا بحسب ظاہر اسی طرح پر واقع ہوا ولیکن فی الحقیقت
امام کو بغیر امام دوسرا دفن نہین کرتا پس امام زین العابدینؑ باعجاز امامت آئے اور جسد مطہر
پدر بزرگوار بلکہ جمیع شہدا کو دفن کیا ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ اہل
غاضریہ کہتے تھے جب ہم نے چاہا کہ شہدا کو دفن کرین اُنکی قبرین کھدی کھدائی اور بنی
دیکھین اور مرغان سفید اُن قبرون کے پاس اُڑتے ہوے ہم نے دیکھے اور جناب امام
سے بھی منقول ہی کہ جناب امام زین العابدینؑ مخفی تشریف لائے اور اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھکر
جسد مطہر آنحضرتؑ کو دفن کر دیا اور واپس تشریف لیگئے آہ افسوس ہزار افسوس عجب بیکسی تھی
آپکے آقا غریب الغربا مظلوم کربلا سید الشہدا چنانچہ زیارت مخصوصہ مین مذکور ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا مَنْ دَمُہٗ غُسْلُہٗ وَ شَیْبَتُہٗ قُطْنُہٗ وَالتُّرَابُ کَافُوْرُہٗ وَ نَسْجُ الرِّیَاحِ اَکْفَانُہٗ وَالْقَنَاتُ الْخَطِّیِّ
نَعْشُہٗ وَفِی الْقُلُوْبِ مَنْ وَّالَاہُ قَبْرُہٗ سلام خدا ہو آپ پر ای سید الشہداؑ آپ وہ بزرگوار ہین کہ
جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش سفید اُسکی پنبہ ہوئی اور خاک کربلا کافور

Presented by www.ziaraat.com

ہوئی اور ہوائے صحرا کفن ہوئی اور ریزۂ خطی تابوت ہوا اور قلوب محبّین مین اُسکی قبر ہوئی اور حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام خدا ہو اُن شہید و نپر جو بغیر کفن کے دفن ہوے اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَۃِ عَنِ الْاَبْدَانِ سلام خدا ہو اُن سرونپر جو بدنون سے جدا کیے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ سلام خدا ہو اُن جناب پر جو اپنے زخمون کے خون سے نہلائے گئے اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَجْرُوْحِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام خدا ہو اُس پیاسے پر جسکو جام نیزہ ہاے آبدار سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی سلام خدا ہو اُس مظلوم پر جو خلق اللہ مین نحر کیا گیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام خدا ہو اُن شہید راہ خدا پر کہ جنھین رحم کھا کر اہل قریہ نے دفن کیا اب مومنین مین فریاد کرتا ہون جناب رسالتمآب سے کہ یا رسول اللہ آپ کہان تھے اُسوقت جسوقت آپکے اہلبیت وعترت اطہار پر یہ ظلم وستم گذر گئے ؎

کجائی ای رسول اللہ کجائی ‖ تو شاہنشاہ خیل انبیائی
بیا در کربلا و نالہ سر کن ‖ بحال اہلبیتؑ خود نظر کن
ببین کاکل جعاد و سرہا برسنان بین ‖ زمین را لالہ زار از خون فشان بین
جگر بندت را خواندند مہمان ‖ بیامد از وطن در ملک ایشان
بجا آرند تا مہمانے او ‖ کمر بستند بر قربانے او
بقتلش تیغہا ناگہ کشیدند ‖ حسینت را سر از پیکر بریدند
ز فرط تشنگی بُد در تب و تاب ‖ ندادندش ولی یک قطرۂ آب
نکردش ہیچکس در قبر مدفون ‖ تنش بر خاک افتادہ بہامون
روان بر حلق او چون تیغ کین شد ‖ تپان بر ریگ جسم نازنین شد
کجا بودی کہ اسعادش نکردی ‖ در آن ہنگام امدادش نکردی
رسیدش چون سر حلقوم خنجر ‖ نیفگندی چرا دستار از سر

آہ آہ مومنین جسم ہاے اطہر کا تو آپنے حال سُنا کہ اُنکو اہل قریہ نے رحم کھا کر دفن کیا لیکن سرہاے منور شہدا کے ہمراہ جسم مطہر دفن بھی نہ ہونے پائے کبھی نیزہ ہاے طویل پر بلند کیے گئے کبھی صندوق مین مقفل ہوے کبھی دَیر راہب مین رکھے گئے علی الخصوص سر مبارک امام حسینؑ کہ کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی طشت طلا مین پیش ابن زیاد رکھا گیا کبھی دروازۂ دارالامارہ کوفہ مین لٹکایا گیا کبھی دروازہ مسجد جامع دمشق مین آویزان ہوا کبھی دروازۂ دارالامارہ شام مین لٹکایا گیا کبھی طشت طلا مین پیش یزید پلید رکھا گیا آہ آہ مومنین کیا اب مین یہ بھی عرض کرون کہ وہ ملعون شقی اُسوقت کیا بے ادبی کر رہا تھا علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اُس شقی کے ہاتھ مین ایک چوب خیزران تھی اور وہ چھڑی دندانہاے مبارک پر لگاتا تھا اور کلمات طعن وتشنیع کہتا تھا یہ حال ابو برزۂ اسلمی سے کہ اصحاب رسولؐ سے تھے اور اُس مجلس مین موجود تھے دیکھا نہ گیا کہنے لگے ای یزید تجھپر لعنت خدا ہو تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہی حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو پس یزید نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ انکو مجلس سے نکالدو آہ آہ مومنین یہی باعث ہی کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاہِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ یعنی سلام خدا ہو اُن لب و دندان مبارک پر جنپر چوبدستی سے بے ادبی کی گئی ؎

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا ‖ ہجوم عام کجا آل بوترابؑ کجا

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہفدہم تفسیر آیۂ قرآنی متضمن حالات امت حضرت موسیٰؑ و قصۂ گوسالہ پرستی بنی اسرائیل و ربط مصائب و روایت مسلم جصاص متضمن حال ورود اہلبیتؑ در بازار کوفہ و ترجمہ بعض اشعار نوحۂ جناب زینبؑ

قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ فِیْ کِتَابِہِ الْکَرِیْمِ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یَاقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ

Pres by ww raat.c

[illegible] عجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ھو
[illegible] ترجمہ کتاب حیات القلوب مین تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہو کہ امام علیہ السلام
[illegible] اے بنی اسرائیل اُسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے جنھون نے گوسالہ پرستی
[illegible] قوم بدرستیکہ تم نے اپنے نفسون پر ستم کیا اور اُسکے سبب سے اپنے کو ضرر پہونچایا کہ
[illegible] خدا قرار دیا پس اُس خدا کی طرف توبہ اور رجوع کرو جسنے تم کو پیدا کیا ہو پس اپنے نفسونکو
[illegible] ان لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی ہو وہ لوگ اُن لوگون کو قتل کرین جنھون نے
[illegible] پرستش کی ہو اور یہ قتل ہونا تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے اس امر سے
[illegible] دنیا مین زندہ رہو اور بخشے نہ جاؤ پس اس صورت مین نعمت دنیا کی تم پر تمام ہوگی اور تمھاری
[illegible] آخرت مین جہنم کی طرف قرار پائیگی اور جبکہ قتل ہوگے اور توبہ کروگے خدا اس تمھارے
[illegible] تمھارے گناہون کا کفارہ قرار دیگا اور بہشت جاوید مین پہونچاکر نعمتہاے بہشت تمکو
[illegible] پس خدا اسنے قبل اسکے کہ تم سب قتل ہو جاؤ تمھاری توبہ قبول کی اور توبہ کے لیے مہلت
[illegible] ادا ے طاعت کے لیے باقی رکھا بدرستیکہ وہ توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور مہربان
[illegible] کی کیفیت یہ ہو کہ جب حضرت موسیٰ نے گوسالہ کا باطل ہونا ظاہر و ہویدا کیا اور خود
[illegible] سامری کے حیلہ و فریب کی خبر دی اُسوقت حضرت موسیٰ نے اُن لوگون کو جنھون نے
[illegible] پرستش کی تھی یہ حکم دیا کہ اُنکو قتل کرو جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی ہو جن لوگون نے
[illegible] پرستش کی تھی اُن مین سے اکثر لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی
[illegible] حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اُس گوسالہ طلا کو سوہان سے ریزہ ریزہ کرکے دریا مین ڈال دین
[illegible] جسنے اُس دریا کا پانی پیا اور اُسنے گوسالہ کی پرستش کی تھی اُسکی ناک اور ہونٹ سیاہ
ہو جاتے تھے اور اُسکے سبب سے جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی تھی اُن لوگون مین سے پہچانے
جاتے تھے جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی وہ بارہ ہزار
تھے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تلوارین کھینچکر باہر نکلین اور اُن سب کو قتل کرین

جنھون نے

جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہو پھر منادی نے ندا کی کہ خدا اُسپر لعنت کریگا جو اپنے ہاتھ پاؤن کو
حرکت دے جب تک کہ قتل نہ ہو جائے اور قتل کرنے والون مین سے بھی جو کوئی دیکھے کہ میرا
مقتول کون ہو یا خویش و بیگانہ کے قتل مین فرق کرے وہ بھی ملعون ہو پس گناہگارون نے
سرکشی نہ کی اور قتل ہونے کے لیے گردن جھکادی مگر بے گناہون نے فریاد و استغاثہ کیا اور
حضرت موسیٰ سے کہا اگرچہ ہم نے گوسالہ پرستی نہین کی مگر ہماری مصیبت اُن سے عظیم تر قرار پائی
جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہو اسلیے کہ ہم کو لازم ہو کہ اپنے پدر و مادر اور خویش و برادر کو اپنے
ہاتھ سے قتل کرین حق تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اسلیے اس تکلیف
شدید سے انکا امتحان کیا کہ انھون نے گوسالہ پرستون سے براءت نہ کی اور اُنکا انکار نہ کیا اور
اُن سے دشمنی نہ رکھی اب ان سے کہو کہ جو کوئی بحق محمدؐ و آل محمدؐ دعا کریگا مین اُسپر مستحقان
قتل کا قتل کرنا سہل و آسان کردونگا اُن سب نے دعا کی اور انوار مقدسۂ حضرت رسول خدا
و ائمۂ ہدیٰ سے متوسّل ہوے اور خدا نے اُس قتل کرنے کو اُنپر آسان کیا اور قتل کرنیکے سبب سے
کوئی غم و الم اُنکو عارض نہ ہوا جب بنی اسرائیل مین قتل ہونا جاری ہوا اور وہ سب چھ لاکھ آدمی
تھے اور اُن مین سے بارہ ہزار آدمیون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی اُسوقت خدا نے اُن مین سے
بعضون کو یہ توفیق عطا کی کہ باہم مشورہ کیا اور کہا کہ جس حال مین خدا نے یہ حکم دیا ہو کہ حضرت
محمدؐ و آل محمدؐ سے متوسل ہونا ایسی برکت رکھتا ہو کہ جو کوئی اُن سے متوسل ہو اپنی کسی حاجت
سے ناامید نہ ہوگا اور حق تعالی اُسکا کوئی سؤال رد نہ کریگا اور تمام انبیا حالت سختی و شدت
مین اُن سے متوسّل ہوے ہین پھر ہم بھی اُن سے کیون متوسّل نہ ہون آخر سبھون نے
جمع ہوکے فریاد بلند کی کہ اے پروردگار بجاہ محمد مصطفےؐ جو تیرے نزدیک گرامی ترین مخلوقات
ہین اور بجاہ علی ولیؑ جو اُنکے بعد افضل و اعظم خلق ہین اور بجاہ ذریت طیبۂ و طاہرۂ آل طٰہٰ و
یٰسین تجھکو قسم دیتے ہین کہ ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری لغزشون سے درگذر کر اور ہمکو
قتل ہونے سے محفوظ رکھ اُسوقت حق تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اب قتل

Presented by www.ziaraat.com

کرنیوالونکو حکم دو کہ اپنا ہاتھ روک لین اور انکو قتل نکرین اسلیے کہ ان مین سے جنھون نے
مجھسے سوال کیا ہی اور مجھے وہ قسم دی ہی کہ اگر پہلے سے وہی قسم دیتے مین انکو توفیق دیتا
اور گوسالہ پرستی سے انکو باز رکھتا اور اگر شیطان مجھکو یہ قسم دیتا ہر آئینہ اسکی ہدایت کرتا اور
اگر نمرود و فرعون مجھے یہ قسم دیتے ہر آئینہ انکو نجات دیتا بعد اسکے انکا قتل ہونا موقوف ہوا
اور وہ لوگ بحسرت کہتے تھے کہ ہم انوار محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے پہلے کیون غافل رہے تاکہ خدا
ہم کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھتا کیون مومنین مقام تصور ہی کہ جن حضرات کے یہ مراتب ہون
کہ امت ہاے انبیاے ماسلف انکے توسل سے نجات پائین افسوس ہزار افسوس انھین آل محمدؐ
کے ساتھ انھین کی امت کلمہ گو یہ سلوک کرے کہ انکو قبر نبیؐ سے چھڑائے خدا کے گھر مین رہنے
ندے آوارہ وطن کرے مہمان بلاکر دغا سے پیش آئے جنکی مان کے مہر مین سارا دریا ہو انکو اسی
دریا سے ایک قطرہ پانی کا نہ دے کنارۂ آب فرات تین روز کا بھوکا پیاسا ذبح کرے عیال و
اطفال کو انکے رسن بستہ کر کے سر برہنہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار کر کے کوچہ و
بازار مین لیے پھرے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین مسلم گچکار سے
روایت کی ہی اسنے کہا مجھے ایک دن پسر زیاد نے دار الامارہ کی مرمت کے لیے کوفہ مین طلب
کیا اور مین مشغول گچکاری تھا ناگاہ اطراف کوفہ سے مین نے صداے شیون سنی جو خادم میرے
پاس کھڑا تھا اس سے مین نے پوچھا یہ آواز کیسی ہی اسنے کہا کسی نے یزید پر خروج کیا تھا
ابن زیاد کا لشکر اس سے جنگ کرنے گیا تھا آج اسکا سر شہر مین لائے ہین مین نے پوچھا وہ
کون تھا جسنے خروج کیا تھا اسنے کہا حسینؑ بن علیؑ تھے پس مین بسبب خوف کے خادم سے
کچھ نہ کہہ سکا جب وہ باہر گیا مین نے اپنا منھ اسقدر پیٹا کہ قریب تھا اندھا ہو جاؤن پس اپنے
ہاتھ دھو کے پشت قصر سے باہر گیا اور بیرون کوفہ پہونچا مین نے دیکھا لوگ جمع ہین اور منتظر
ہین کہ ناگاہ مجھے چالیس کجاوے اور محمل دکھائی دیے مجھسے لوگون نے کہا حرم محترم حضرت
سید الشہداؑ و فرزندان فاطمۂ زہراؑ ان محملون مین ہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ حضرت امام زین العابدینؑ

شتر برہنہ پر سوار علیل و رنجور و مجروح ہین اور رگہاے گردن سے خون ٹپک رہا ہی اور اپنے
حزن و اندوہ کی وجہ سے اس مضمون کے چند شعر پڑھتے ہین کہ اے بدترین امت خدا تم کو خیر
نہ دے تم نے ہمارے جد کی رعایت ہمارے حق مین نہ کی روز قیامت جب ہم تم انکے پاس حاضر
ہونگے اسوقت انھین کیا جواب دوگے کہ ہمکو شتران برہنہ پر سوار کیا ہی اور مانند اسیرون کے
لیے جاتے ہو گویا ہم کبھی تمھارے امر دین مین شریک نہ ہوے تھے ہمکو ناسزا کہتے ہو اور ہمارے
قتل کرنے پر خوش ہونے ہو واے ہو تم پر کیا تم نہین جانتے کہ رسول خداؐ و سید انبیاؐ ہمارے جد ہین
اے واقعۂ کربلا تو نے وہ رنج ہمارے دل کو دیا ہی کہ ہرگز تسکین نہین ہوتی پس اہل کوفہ بچون پر رحم
کھا کے خرمے اور روٹیان دیتے تھے ام کلثومؑ انھین منع کر کے فرماتی تھین اے اہل کوفہ ہم اہلبیت
پر تصدق حرام ہی اور خرمے بچون کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینکدیتی تھین زنان کوفہ اس مقربان
حضرت ذو الجلال کے حال پر گریہ کرتی تھین ام کلثومؑ نے جب انکی صداے گریہ سنی محمل سے آواز
دی اور فرمایا اے اہل کوفہ تمھارے مردون نے ہم کو قتل کیا اور اب تمھاری عورتین روتی ہین
خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمھارا حاکم ہی اس اثنا مین صداے شیون بلند ہوئی ناگاہ مین نے
دیکھا کہ سرہاے شہداؑ نیزون پر نمایان ہوے اور ان سرون کے درمیان مین ایک سر تھا جس سے
حسن و صفا و نور و ضیا ہویدا تھا اور وہ سر جناب رسول خداؐ سے بہت مشابہ اور مانند ماہ تابان
درخشان تھا اور اثر خضاب ریش مبارک سے ظاہر تھا جب حضرت زینبؑ نے اس سر مطہر کو
دیکھا اپنا سر چوب محمل پر دے پٹکا اور فریاد کی کہ اے ماہتاب فلک امامت ظلم و ستم سے
سیاہ رویون کے تجھکو گہن لگا اے خورشید سپہر خلافت اس گردش روزگار نے تیرا رخ الی غروب
مین ہم سے پوشیدہ کر دیا اے برادر مہربان فاطمہؑ اپنی یتیمہ کو بلاؤ اور اسکی دلداری کرو اے برادر
بزرگوار اپنے فرزند ماتم زدہ بیمار و نزار علی بن الحسینؑ کی خبر لو کہ انکا بدن چوب شقیا سے مجروح
اور انکا دل ظلم و ستم دشمنان سے مقروح ہی اس کلام سے ان معظمہ نور دیدۂ فاطمہؑ کے آتش
حسرت زمین سے آسمان تک شعلہ ور ہوئی اور چشم حاضرین سے اشک خونین جاری ہوے ہوا تیرہ و تار ہو گئی

Pres[redacted]by ww[redacted]raat.c

شامیان بستند از و زینب و کلثوم را	ای فلک ان ابتدا این انتہای اہلبیت

لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

مجلس ہشتم تفسیر آیۂ قربی در ذکر محبت اہلبیتؑ و اشعار در وصف امیرالمومنینؑ وحال دربار ابن زیاد لعین و اشعار سنان بن انس و روایت زید بن ارقم صحابی رسولؐ و فقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰہُ الْحَمِیْدُ فِیْ کِتَابِہِ الْمَجِیْدِ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِہٖ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین جناب رسالتمآبؐ کی طرف خطاب کرکے ارشاد فرماتا ہی کہ ای حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ ہم تم سے تبلیغ رسالت پر کسی اجر کے خواہان نہین ہین سوا محبت اہلبیتؑ کے مقصود اس آیت سے خداوند عالم کا یہ ہی کہ تبلیغ رسالت جو تمام امور دنیوی سے اہم او مشکل تر ہی کہ سوا انبیا و رسل کے کوئی اس امر عظیم کی قابلیت نہین رکھتا ہی اُسپر ہم بمقتضاے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کسی اجر اور مزد و عوض کے خواہان نہین ہین ہان البتہ اسقدر ضرور خواہان ہین کہ اہلبیت طاہرینؑ اور ائمہ معصومینؑ کو دوست رکھو سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی محبت اہلبیت عصمت وطہارت کا کہ جسکو خداوند عالم نے اجر تبلیغ رسالت کا گردانا ہی ظاہر ہی کہ خداوند کریم عوض اپنے احسانہاے قدیم اور امتنانہاے عظیم کا کسی بندہ سے نہین چاہتا ہی اور نہ کسی کے مال و دولت کی اُسے خواہش ہو بلکہ جو کچھ تمام عالم مین ہی یہ سب ایک قطرہ ہی اُسکے قلزم عطا و کرم کا اور چونکہ خداوند عالم تمام نوع بنی آدمؑ مین سب سے زیادہ روز ازل سے جناب رسولخداؐ اور ائمۂ ہدیٰ اور اُنکی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ کو دوست رکھتا تھا اس سبب سے قرآن مجید مین تمام عالم کو حکم دیا کہ وہ قرابت داران رسولؐ زمین و زمان کو دوست رکھین اور اسی محبت کو اجر تبلیغ رسالت قرار دیا پس گویا جس شخص نے کہ قرابت داران رسولخداؐ کو دوست رکھا وہ اجر تبلیغ رسالت سے سبکدوش ہوا اور

حسن سلوک کیا اُسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور خوش معاملگی کی اُسنے خداوند عالم کے ساتھ اور جس شخص نے قرابت داران جناب رسالتمآبؐ کو دشمن رکھا بار اجر تبلیغ رسالت اُسکی گردن پر باقی رہا اور بدسلوکی کی اُسنے جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور بد معاملگی کی اُسنے خداوند عالم کے ساتھ اور بخوبی ظاہر ہی کہ فرمانبرداری و خوش معاملگی خداوند عالم کے ساتھ باعث دخول بہشت ہی اور بد معاملگی و نافرمانی سبب خلود جہنم ہی اور چونکہ محبت اہلبیت عوض تبلیغ رسالت قرار پائی ہی اور اقرار رسالت اجزاے اصول دین سے ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی اجزاے اصول دین سے قرار دیجائے اور چونکہ اقرار و اعتقاد اصول دین کو اسلام و ایمان کہتے ہین اور محبت اہلبیت جزو اصول دین ہی پس ضرور ہوا کہ محبت اہلبیتؑ بھی جزو ایمان ہو اور جو سردار اہلبیت ہو اُسکی محبت بالاولی جزو ایمان ہو جیسا کہ جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے نظم فرمایا ہی ؎

علیؑ آنکہ دلہاست شیدای او	بود جزو ایمان تولاے او

اور یہ بھی ظاہر ہی کہ محبت جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی ہی اسواسطے کہ جناب رسالتمآبؐ اور ائمۂ ہدیٰ ایک ہی نور سے خلق ہوے ہین اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآبؐ نے سردار ائمۂ ہدیٰ یعنی حضرت علی مرتضیٰؑ کے بارے مین ارشاد فرمایا ہی اور اس روایت پر علماے فریقین کا اجماع ہی جیسا کہ کتاب عبقات الانوار جلد ہشتم مین بتفصیل تمام مذکور ہی اَنَا وَعَلِیٌّ مِّنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ یعنی مین اور علی مرتضیٰؑ ایک ہی نور سے ہون اور یہ بھی بتحقیق معلوم ہی کہ جمیع ائمۂ ہدیٰ اولاد جناب علی بن ابی طالبؑ سے ہین اور یہ سب اُسی نور کے ٹکڑے ہین جو تو جناب رسالتمآبؐ اور حضرت امیرؑ کا ہی پس ثابت ہوا کہ کل ائمۂ معصومین اور حضرت فاطمۂ زہراؑ اور جناب رسول خدا ایک ہی نور سے ہین اور اس مضمون فیض مشحون کی موید بہت سے احادیث صحیحۂ متواترہ ہین جن سے کتب فریقین مالامال ہین کچھ احتیاج بیان نہین ہی ؎

درّ بحر مَن عرف مسند نشین لو کشف	گوہر دُرج شرف شاہ نجف شیر خدا
فاتح خیبر امیرالمومنین حیدر علیؑ ست	باب شبرؑ و شبیرؑ و صہر پیغمبرؐ وصی مصطفا

Presented by www.ziaraat.com

آنکہ پیش از خلقت آدم بچندین سالہا	با ملائک بودہ در تسبیح ذات ذوالعلا
مطلب از انشای کعبہ خاص میلاد تو بود	ورنہ شخص لامکان را خانہ کی بایندروا

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل ومناقب اور خصائل ومراتب اہلبیت طاہرین اور ائمہ معصومین کے ہین جنکی محبت ودوستی کو خداوندعالم نے تمام مسلمین پر واجب ولازم گردانا ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ انھین اہلبیت وعترت اطہار پر اشقیائے کوفہ وشام نے کیا کیا ظلم وستم کیے چنانچہ شیخ ابن نما وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ابن سعد نے جب جناب سید الشہدا کا سر منور خولی اصبحی کو دیا اور ابن زیاد کے پاس بھیجا تو خولی کوفہ مین شب کو پہونچا اور اسوقت اس ولد الزنا کے قصر کا دروازہ بند تھا وہ ملعون اُن حضرت کا سر مبارک اپنے مکان مین لیگیا اُس شقی کی دو بی بیان تھین ایک قبیلۂ بنی اسد سے دوسری قبیلۂ بنی خضرم سے پس اُس ملعون نے سر مطہر کو مکان مین پوشیدہ کر دیا اور خود زن خضرمیہ کے پاس گیا خضرمیہ نے اُس سے پوچھا تو کہان سے آتا ہی اور کیا لایا ہی اُسنے کہا سر حسین لایا ہون اُس عورت نے کہا وائے ہو تجھپر فرزند رسول کا سر اس مکان مین لایا ہی قسم ہی خدا کی اب میرا سر تیری بالین پر نہ آئیگا بعد ازان اُٹھی اور باہر آئی ناگاہ اُسکی نظر ایک نور عظیم پر پڑی کہ حجرہ سے آسمان تک وہ نور ساطع تھا جب وہ اُس حجرہ مین گئی اُسنے دیکھا وہ نور اُن حضرت کے سر منور سے ساطع ہی اور ملائکہ بصورت مرغان سفید اُس سر مقدس کے گرد جمع ہین پس دوسرے روز ابن زیاد نے قصر الامارہ مین جلوس کیا اور مردمان کوفہ کو حکم عام دیا اور حضرت سید الشہدا کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اُس ملعون کے پاس لیگئے اور پردگیان سرادق عصمت وفرزندان حضرت رسالت کو مثل اسیرون کے اُس لعین کے سامنے لائے اور بروایت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سنان بن انس اُن حضرت کا سر مبارک اُس لعین کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے ؎

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَّذَھَبًا	اِنِّیْ قَتَلْتُ الْمَلِکَ الْمُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ اُمًّا وَّاَبًا	وَخَیْرَھُمْ اِذْ یَنْسِبُوْنَ نَسَبًا

یعنی ای امیر میرے شتر کو بھر دے طلا ونقرہ سے کہ مین نے ایک بادشاہ بزرگ کو قتل کیا ہی اور مین نے اُس شخص کو قتل کیا ہی جو حسب ونسب مین سب سے افضل تھا اور اُسکی مادر و پدر سب سے بہتر تھے ابن زیاد لعین نے برہم ہو کے کہا جبکہ تو جانتا تھا کہ سب سے افضل ہین پھر کیون تو نے اُنکو قتل کیا پس حکم دیا کہ اس لعین کو قتل کرو مومنین شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ اُس ملعون کو ناگوار ہوا کہ اس مجمع عام مین امام حسینؑ کے حسب ونسب کی کیون تعریف کرتا ہی اس سبب سے حکم قتل دیا اسکے بعد اُن حضرت کا سر مبارک اُس بدبخت کے آگے رکھا گیا اُس بدگہر نے تبسم کر کے اظہار سرور کیا اور چھڑی اُن حضرتؑ کے لب ودندان مبارک پر رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب یہ لب ودندان تھے یہ حال دیکھکر زید بن ارقم نے کہا ای پسر زیاد یہ چھڑی ان لب ودندان درخشان سے اُٹھا لے مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ اس مقام کے بوسے لیتے تھے اور ان ہونٹون کو چوستے تھے آہ آہ مومنین اسی حالت کی طرف اشارہ کر کے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ یعنی سلام خدا ہو اُس لب ودندان مبارک پر جسپر چوب دستی سے بے ادبی کی گئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نوزدہم تفسیر آیۂ تطہیر واشعار در مدح حیدر کرار وتوجیہ حدیث انا من الحسین وبقیۂ احوال دربار ابن زیاد لعین ومحبوسی اہلبیت در زندان کوفہ وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ اللّٰہُ الْحَمِیْدُ فِیْ کِتَابِہِ الْمَجِیْدِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا خداوند حمید اپنی کتاب مجید مین ارشاد فرماتا ہی کہ سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ کرتا ہی خداوندعالم یہ کہ دور کرے تم اہلبیت عصمت وطہارت سے رجس یعنی پلیدی وشر ونجاست وگناہ کو اور پاک کرے تم کو جو حق پاک کرنیکا ہی باتفاق مفسرین ومحدثین فریقین

Pres[redacted]by w[redacted]raat.c[redacted]

ایہ واقی ہدایہ سب کو تطہیر و کبیر آیۂ تطہیر جسکے ہیں جناب رسالتمآبؐ اور امیر المومنینؑ اور جناب فاطمۂ زہرا اور حسنؑ مجتبیٰ اور حسینؑ شاہ کربلا اور ائمۂ ہدیٰ کی شان مین نازل ہوا ہی سبحان اللہ مومنین کیا خصائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین اہلبیت طاہرین اور ائمہ معصومین کے جنکی خود خداوند آسمان و زمین اپنی کتاب مبین مین تعریف و توصیف فرماتا ہی اور اس آیہ کو بلفظ اِنَّمَا جو افادہ معنی حصر کا کرتا ہی ارشاد کیا ہی اب مین عرض کرتا ہون کہ خداوند عالم جن حضرات سے نجاست و گناہ کو دور کرنا چاہے اور انھین ایسا پاک کرنا چاہے کہ جو حق پاک کرنے کا ہی آیا اُن مین کوئی نجاست و گناہ باقی رہ سکتا ہی لا واللہ ہرگز باقی نہین رہ سکتا اور جو کوئی ایسا خیال کرے وہ خود منافق عنید اور شقی و پلید ہی پس ثابت ہوا کہ ائمہ معصومین سے کبھی کوئی گناہ نہ عمداً صادر ہو سکتا ہی نہ سہواً نہ حالت خواب مین نہ حالت بیداری مین اسواسطے کہ اگر اُن سے وقوع گناہ ہو تو یہ امر خلاف ارادۂ خداوند عالم ہوگا اور خلاف ارادۂ خداوندی کسی امر کا واقع ہونا کل عقلا کے نزدیک محال ہی پس واضح ہوا کہ ائمہ معصومین سے کسی گناہ کا صادر ہونا بھی خلاف عقل اور محال ہی اب چند شعر منقبت حضرت ابو الائمۃ الطاہرین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ المعصومین کے سماعت فرمائیے ؎

آن بحر ہر کانِ سخا آن درّ دریاے عطا	کانِ کرم جانِ کہی صہر نبی شیر خدا
شمشیر او حتف العدیٰ تکبیر او لیث الشریٰ	تصویر او شمس الضحیٰ تنویر او بدر الدجیٰ
علم لدنی در برش سرِّ دو عالم در سرش	جبرئیل دربانِ درش طود النہیٰ کہف الوریٰ
بر جاہِ او ارض و سما آمد گواہ و رہنما	شد از زبانِ مصطفیٰ فضلش عیان تحت الثریٰ
نفس نواز عصیان بکف صمصام تو دائم بکف	بر لب چو بحر آوردہ کف در ہر جہاد و ہر غزا
جانِ پیمبر جانِ تو فرمانِ او فرمانِ تو	ای ہل اتیٰ در شانِ تو ای منزل ما انزلا
ای رہنمای انس و جان کردی سلونی را عیان	ای پیشوای عارفان گفتی تو لو کشف الغطا
آن سرورِ اہلِ کرم آن صاحب تیغ و علم	بہر عفاتش چون نعم بہر عدا آتش گشت لا

در جنگ وز ور چنگ تو سنگ تو و فرہنگ تو	کی میتوان آہنگ تو کرد ای وصیِ مصطفیٰ
روشن جہان از نام تو دنیا و دین در کام تو	پیش از ہمہ اسلام تو ای قبلۂ اہل تقیٰ
حالِ غدیر خم بخوان ہست او امیر مومنان	انکار آن اکنون چسان پیش نبی قالوا بلیٰ
آن قاسم نار و جنان از امر ربّ کن فکان	روز جزا گوید چنان ہٰذا لنا ہٰذا لہا
از کوی تو باغ جنان از خوی تو شد قدسیان	از روی تو روشن جہان از بوی تو زہر الخبا

وَفِیْ کُتُبِ الْمَنَاقِبِ وَغَیْرِہٖ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا وَاَبْغَضَ اللّٰہُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَیْنًا اور کتب مناقب وغیرہ مین یعلی بن مرہ سے منقول ہی وہ کہتا ہی کہ فرمایا خلاصۂ خاندانِ خلیلؑ و زبدۂ دودمان اسماعیلؑ جناب خیر المرسلینؐ خاتم النبیینؐ نے کہ حسینؑ میرا مجھسے ہی اور مین حسینؑ سے ہون بعد اسکے حضرتؐ دعا دیتے ہین دوستان حسینؑ کو فرماتے ہین دوست رکھے اللہ اُس شخص کو جو دوست رکھے میرے فرزند حسینؑ کو اور دشمن رکھے اللہ اُس شقی کو جو دشمن رکھے میرے فرزند حسینؑ کو حضرت جناب رسالتمآبؐ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ حسینؑ مجھسے ہی اسکے معنی تو ظاہر ہین مگر یہ ارشاد حضرتؐ کا کہ مین حسینؑ سے ہون اسکے کیا معنی ہین اسکے معنی کی توجیہین بہت ہین از انجملہ دو توجیہین عرض کرتا ہون ایک یہ ہی کہ جب ذبح جناب اسماعیلؑ مین بد اُواقع ہوا تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی مین نے ذبح اسماعیلؑ کو ذبح عظیم کے ساتھ بدل دیا اور باتفاق مفسرین و محدثین مراد ذبح عظیم سے شہادت حضرت امام حسینؑ ہی پس یہ شہادت وقت ذبح اسماعیلؑ صدہا برس قبل ظہور جناب ختم المرسلینؐ کے مشیت ایزدی مین وارد و متحتم ہوئی اور یہ بھی رضائے الٰہی مین تھا کہ وجود ذیجود جناب رسول خداؐ کا نسل جناب اسماعیلؑ سے ہو پس حبیب خدا اسی طرف اشارہ فرماتے ہین کہ مین حسینؑ سے ہون اسوجہ سے کہ اگر شہادت امام حسینؑ سے ذبح اسماعیلؑ کا فدیہ نہ ہوتا تو جد امجد میرے جناب اسماعیلؑ ذبح ہو جاتے اور میرا وجود عالم ایجاد مین نہ ہوتا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ حضرتؐ نے جو فرمایا کہ مین

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ سے ہون اسکے یہ معنی نہین ہین کہ خلقت وولادت میری نسل حسینؑ سے ہی بلکہ باین معنی کہ بقا میری نسل وامامت کی ذات حسینؑ سے ہی حضرات ذات بابرکات جناب امام حسینؑ مین شجاعت عدالت مروت سخاوت امانت دیانت شرافت نجابت کرامت امامت فصاحت بلاغت سطوت اُبہت جلالت نبالت نجدت شوکت صولت ہیبت بلکہ تمامی اوصاف محمدؐی اور عادات واخلاق احمدؐی کا اجتماع تھا جیساکہ کتب مناقب مین مذکور ہی اور جمیع خواص وعوام مین مشہور ہی مگر افسوس ہزار افسوس کہ اُنھین کے اہلبیت وعترت پر اشقیاے امت نے کیسے کیسے ظلم وستم کیے وارثون کو تین روز کا بھوکا پیاسا صحراے کربلا مین قتل کیا خیمون مین آگ لگادی اسباب وزیور اہلبیتؑ کا لوٹ لیا اور اُن سبھون کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر ودیار کوچہ وبازار مین پھراتے ہوے دربار ابن زیاد بد نہاد مین لائے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ جب ابن زیاد نے حضرت زینبؑ کو دیکھا کہ ایک کنارے کھڑی ہین اور کنیزین اُنکے گرد احاطہ کیے ہین اُسنے پوچھا یہ کون ہین ایک کنیز نے کہا یہ حضرت زینبؑ خاتون دختر حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا ہین اُس حرامزادے نے کہا مین شکر خدا کرتا ہون کہ تم کو خدا نے رسوا کیا اور تمھارا دروغ ظاہر کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین اُس خدا کا شکر کرتی ہون کہ جسنے ہم کو بسبب اپنے پیغمبر محمد مصطفےٰ کے عزت دی اور ہم کو رجس وشرک وگناہ سے پاک کیا جو حق پاک کرنیکا تھا اور رسوا نہین ہوتا مگر فاسق اور دروغ نہین کہتا مگر فاجر کہ وہ اور لوگ ہین ابن زیاد نے کہا تمنے دیکھا کہ خدا نے تمھارے برادر اور اہلبیتؑ سے کیا سلوک کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین نے اُنکو بہ نیکی دیکھا اور خدا نے اُنکو بدرجۂ شہادت فائز کیا اور بہت جلد خدا تیرے اور اُنکے درمیان مین حکم کریگا اور وہ تجھ سے مخاصمہ کرینگے اُسوقت تجھکو معلوم ہوگا کہ کون حق پر تھا اُس ملعون نے اس کلام سے خشمناک ہوکر حکم قتل دیا مومنین خیال تو کیجیے کہ جب اُس شقی نے جناب زینبؑ کے قتل کا حکم دیا ہوگا تو اہلبیت عصمت وطہارتؑ کے دلون پر اُسوقت کیا گذری ہوگی راوی کہتا ہی کہ اُسوقت عمرو بن حریث نے کہا کہ زنان ماتمزدہ کے کلام پر مواخذہ کرنا عقل سے بعید ہی الغرض پھر ابن زیاد جناب زینبؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا

خدا نے مجھکو تمھارے برادر اور اہلبیت پر فتح دی حضرت زینبؑ نے فرمایا تو نے ہمارے بزرگ کو قتل کیا اور اہلبیت رسالتؐ کی اصل وفرع کو قطع کیا اور بروایت دیگر ام کلثومؑ نے فرمایا اے پسر زیاد اگر امام حسینؑ کے قتل سے تیری آنکھین روشن ہوئین اُنکے جد بزرگوار کی آنکھین اُنکے دیکھنے سے بہت روشن ہوتی تھین کہ ہمیشہ اُنکے بوسے لیتے تھے اور اُنکے لبون کو چوستے تھے اور اُنکو اپنے دوش مبارک پر سوار کرتے تھے آخرت مین اُنکی جوابدہی پر مہیا اور مستعد رہ مختصر اُس لعین نے حضرت امام زین العابدینؑ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا یہ کون ہی لوگون نے کہا یہ علی بن الحسینؑ ہین اُس ملعون نے کہا مین نے سنا ہی علی بن الحسینؑ کو خدا نے قتل کیا حضرت نے فرمایا میرے ایک برادر تھے اُنکا علیؑ نام تھا ظالمون نے بستم اُنھین قتل کیا ابن زیاد نے کہا بلکہ خدا نے اُنھین قتل کیا حضرتؑ نے فرمایا وقت خواب اور ہنگام وفات سب کی روحین خدا قبض کرتا ہی ابن زیاد نے کہا تم میرے جواب مین جرات رکھتے ہو پھر اپنے ملازمون سے کہا انکو بھی لیجاکر قتل کرو جب حضرت زینبؑ نے یہ سنا مضطربانہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گئین اور فرمایا اگر تو انھین قتل کرتا ہی تو مجھکو بھی قتل کر امام زین العابدینؑ نے فرمایا اے پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے پھر فرمایا اے پسر زیاد تو مجھکو قتل کرنے پہ دھمکاتا ہی نہین جانتا ہی کہ راہ خدا مین قتل ہونا ہماری عادت ہی اور اظہار دین مین شہید ہونا ہمارے لیے کرامت ہی پس اُس ملعون کے حکم سے اہلبیتؑ کو قریب مسجد کوفہ ایک مکان مین قید کیا حضرات یہ کوفہ وہی مقام ہی کہ جس مین امیر المومنینؑ نے برسون سلطنت کی ہی اور حضرت زینبؑ وام کلثومؑ اس شہر کی شاہزادیان کہلاتی ہین مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ حضرت زینبؑ نے فرمایا کہ کوئی عورت زنان عرب سے ہمارے پاس قیدخانہ مین نہ آئے اس غرض سے کہ ہم حالت اسیری مین ہین آہ آہ مومنین اسی حالت کو یاد کرکے حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت وطہارت پر جو بےپردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم وستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَن

Prese[redacted]by ww[redacted]raat.c[redacted]

اَلَیْتُ ذِمَّتَہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت میں حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہدا کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں وَسُبِیَ اَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ ای جد بزرگوار آپ کے اہل حرم مثل کنیزوں کے قید ہو گئے اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقوں کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہروں کو جلائے دیتی تھی اور صحراؤں اور جنگلوں میں پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنوں میں بندھے تھے اور وہ بیچارے بازاروں میں پھرائے جاتے تھے

شامیان بستند بازو زینبؑ و کلثومؑ را		ای فلک این ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ہستم فضائل گریہ و بکا و حدیث ریان بن شبیب و رسیدن اہلبیتؑ بشہر شام و روایت سہل بن سعد صحابی رسولؐ و اشعار سید سجادؑ و فقرات مصائب

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ نَفَسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِیْحٌ وَهَمُّہٗ لَنَا عِبَادَةٌ وَکِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ نفس سرد بھرنا اُس مومن کا جو غمگین ہو بسبب اُن ظلموں کے جو ہاتھ سے اعدائے دین کے ہم اہلبیتؑ طاہرین پر گذرے ہیں بمنزلہ تسبیح خدا ہے اور محزون و ملول ہونا اُسکا ہمارے غم میں عبادت ہے اور پوشیدہ کرنا ہمارے راز کا بمنزلہ جہاد کے ہے راہ خدا میں ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ یَجِبُ اَنْ یُکْتَبَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالذَّهَبِ بعد اسکے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ اس حدیث کی ایسی منزلت ہے کہ لازم ہے کہ یہ حدیث آب زر سے لکھی جائے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بسند حسن ریان بن شبیب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تاریخ محرم کی

جناب امام علی رضاؑ کی خدمت میں گیا حضرتؑ نے فرمایا ای پسر شبیب آیا تو روزہ سے ہے میں نے کہا نہیں حضرتؑ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ خدا نے دعا حضرت زکریاؑ پیغمبر کی مستجاب کی جبکہ اُنھوں نے خدا سے فرزند طلب کیا اور فرشتوں نے اُنھیں از جانب حق تعالی محراب عبادت میں بشارت یحییؑ دی پس جو کوئی اس دن روزہ رکھیگا دعا اُسکی مثل دعا سے حضرت زکریاؑ مستجاب ہو گی ای پسر شبیب محرم وہ مہینہ تھا کہ اہل جاہلیت زمانہ گذشتہ میں ظلم و قتال اس مہینے میں بوجہ حرمت حرام جانتے تھے اور اس امت نے اس مہینے کی حرمت نہ پہچانی اور اپنے پیغمبرؐ کی ذریت سے اُنھوں نے قتال کیا اور اہلبیت رسولؐ خدا کو اسیر کر کے اُنکا مال لوٹ لیا پس خدا ہرگز اُن ظالموں کو نہ بخشے ای پسر شبیب اگر تو کسی چیز پر گریہ کرتا ہے پس امام حسینؑ پر گریہ کر کہ سر مبارک اُنکا مثل گوسفند قربانی کے جدا کیا اور اُنکے اٹھارہ عزیزوں کو اہلبیتؑ سے اُنکے ہمراہ شہید کیا کہ جو اُن میں سے زمین پر اپنا شبیہ و مانند نہ رکھتے تھے اور تحقیق کہ شہادت امام حسینؑ پر آسمانہائے ہفتگانہ اور زمین نے گریہ کیا اور چار ہزار فرشتے نصرت امام حسینؑ کے لیے زمین پر آئے اور جب زمین پر پہونچے تو حضرت شہید ہو چکے تھے پس وہ فرشتے ہمیشہ مو پریشان و گرد آلود قبر امام حسینؑ کے پاس حاضر ہیں تا وقتیکہ حضرت قائمؑ ظاہر ہوں پس وہ فرشتے یاوران امام حسینؑ سے ہونگے اور وقت جنگ شعار اُنکا یہ ہوگا کہ وہ کہتے ہونگے یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ یعنی ای طلب کنندگان خون حسینؑ ای پسر شبیب مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر و جد عالیمقدار سے خبر دی ہے کہ جب میرے جد امجد امام حسینؑ شہید ہوے تو آسمان سے خون اور خاکستر سرخ برسی ای پسر شبیب اگر تو امام حسینؑ پر گریہ کرے یہانتک کہ آنسو تیرے منھ پر جاری ہوں تو حق تعالی تیرے جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ بخشدیگا خواہ وہ گناہ کم ہوں یا زیادہ ای پسر شبیب اگر تو خدا سے ملاقات چاہے اور تجھے منظور ہو کہ تجھپر کوئی گناہ نہ ہو پس امام حسینؑ کی زیارت بجا لا ای پسر شبیب اگر تو چاہے کہ غرفہ ہائے عالیہ بہشت میں ہمراہ حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدیؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

ساکن ہو پس لازم ہی کہ امام حسینؑ کے قاتلون پر لعنت کر اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ مثل
ثواب شہدائے کربلا تجھے ثواب ملے پس جسوقت تو مصیبت امام حسینؑ یاد کرے اُسوقت کہہ
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ اُنکے ہمراہ ہوتا اور رستگاری
عظیم پاتا اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ درجات عالیہ بہشت مین ہمارے ہمراہ ہو پس ہمارے
اندوہ سے اندوہناک اور ہماری خوشی سے خوش رہا کر بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی ابن شبیب
کو اور فرمایا کہ تجھے ہماری ولایت نصیب ہو اسلیے کہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھیگا خدا
اُسکو قیامت مین اُس پتھر کے ساتھ محشور کریگا بس حضرات ذاکر تمہید ختم کر چکا اب گریہ و بکا
کیجیے حال پر اُس بیکس و مظلوم کے جسکو تین روز کا بھوکا پیاسا اشقیا نے کوفہ و شام نے
مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُسکے تن نازک سے قصد بے ادبی
کیا اور جسم مطہر سے لباس اور زرہ اُتار لیگئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے انگوٹھی کے
واسطے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے کمربند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بدن سے
سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگا دی اور اہلبیتؑ کو اسیر کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا
چنانچہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا میرے پدر بزرگوار
حضرت امام زین العابدینؑ نے کہ جب ہمین یزید پلید کے پاس لیے جاتے تھے تو ہمکو ایک شتر
برہنہ پر سوار کیا تھا اور مخدرات اہلبیتؑ بھی شتران برہنہ پر سوار تھے اور ہمارے پدر عالیمقدار
کا سر ایک نیزۂ طویل پر ہمارے آگے آگے لیے جاتے تھے اور وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ
کیے تھے جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا یہانتک
کہ اسی حال سے ہم کو دمشق مین داخل کیا جب ہم اُس شہر شوم کے قریب پہونچے ام کلثومؑ نے
شمر لعین سے کہا کہ جب ہم کو شہر مین داخل کرنا تو لوگون سے کہنا کہ عورتون کو اُس راہ سے
لیجائین جسطرف تماشائی کم ہون راوی کہتا ہی کہ اُس ولدالزنا نے قبول نہ کیا جب حضرت
ام کلثومؑ مایوس ہوئین تو عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہا کہ اے شمر تو اپنی فوج کے لوگون سے

کہدے کہ سرون کو آگے لیجائین تاکہ لوگ سرون کے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف
نظر نہ کرین آہ آہ مومنین کیا انقلاب زمانہ ہی راوی کہتا ہی کہ اُس ولدالزنا نے یہ بھی قبول کیا
اور نہایت کفر و عناد سے حکم دیا کہ سرون کو شتران حرم کے بیچ مین لے چلو بعض کتب معتبرہ
مین سہل بن سعد سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین مین شہر دمشق مین کسی ضرورت سے داخل
ہوا مین نے شہر کو نہایت آباد اور بکثرت اشجار و انہار و مکانات بلند و قصور رفیعہ سے
معمور پایا اور دیکھا کہ وہان کے بازارون کو خوب ترتیب دیا ہی دوکانون پر پردے لٹکائے
ہین لوگون نے اپنی زینت کی ہی دف اور نقارے وغیرہ بجاتے ہین سہل کہتے ہین مین نے
اپنے دل مین کہا کہ شاید آج انکا روز عید ہی یہ خیال کر کے مین نے لوگون سے پوچھا کیا
یہان آج کوئی عید ہی جسکو ہم نہین جانتے لوگون نے کہا اے شیخ کیا تم اس شہر مین تازہ
وارد ہو مین نے کہا مین سہل بن سعد ہون اور شرف خدمت حضرت رسولؐ مجھے حاصل ہی
اُنھون نے کہا اے سہل ہم کو تعجب ہی کہ آسمان سے خون کیون نہین برستا اور زمین سرنگون
کیون نہین ہو جاتی اے سہل یہ خوشی اسواسطے ہی کہ سر مبارک امام حسینؑ بن علیؑ کا عراق سے
یزید کے لیے ہدیہ لائے ہین مین نے کہا سبحان اللہ ایسے امر عظیم پر لوگ خوشی و شادی کرتے
ہین بعد اسکے مین نے دریافت کیا کہ کس دروازہ سے لائین گے لوگون نے کہا کہ دروازۂ
ساعات سے لائین گے یہ سنکر مین اُس دروازہ کی طرف دوڑا جب قریب دروازہ پہونچا
تو کیا دیکھتا ہون کہ رایت کفر و ضلالت پیہم چلے آتے ہین ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک سوار
آتا ہی اور ایک نیزہ اُسکے ہاتھ مین ہی اور ایک سر اُسپر نصب ہی جو حضرت رسولؐ سے
بہت مشابہ ہی بعد اُسکے مین نے دیکھا کہ شتران برہنہ پر کچھ عورتین اور بچے سوار ہین
سہل کہتے ہین یہ حالت دیکھ کر مین اسقدر رویا کہ قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑون
پس مین اُنمین سے ایک معظمہ کے قریب گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا
مین سکینہؑ دختر امام حسینؑ ہون مین نے عرض کیا کہ مین آپ کے جد بزرگوار کے صحابیون

Prese[redacted]by ww[redacted]aat.c[redacted]

ہون اگر کوئی خدمت ہو تو مجھ سے بیان فرمایئے جناب سکینہؑ نے فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو اُس بدبخت سے کہو جسکے پاس میرے پدر بزرگوار کا سر منور ہی کہ ہمارے درمیان سے نکل جائے اور سرونکو آگے لیجائے تاکہ لوگ اُسکے دیکھنے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نہ کرین سہل کہتے ہین مین اُس ملعون کے پاس گیا اور اُس سے کہا میری ایک حاجت ہی اُسے بر لا اور چار سو دینار طلا مجھ سے لے اُسنے کہا تمھاری کیا حاجت ہی مین نے کہا میری حاجت یہ ہی کہ عورتون کے درمیان سے اس سر کو علٰحدہ لیجا اُس ملعون نے مجھ سے روپیہ لے لیا اور سر کو علٰحدہ لے گیا حضرات اب تین شعر امام زین العابدینؑ کے اورسن لیجیے جو حضرتؑ راہ شام مین پڑھتے جاتے تھے

اُقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ		مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرٗ	
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ		وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرٗ	
فَیَا لَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ		یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُیُوْدِ اَسِیْرٗ	

آہ آہ مجھے اس ذلت سے شہر دمشق مین کشان کشان لائے ہین جسطرح لوگ غلام حبش و زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بھی وہ غلام کہ جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اُسکا مددگار نہ ہو حالانکہ یہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جد بزرگوار میرے رسولؐ مختار ہین اور دادا میرے حیدر کرار ہین آہ کاش مجھے موت آجاتی اور مین اس حال خراب سے دمشق مین نہ آتا کہ یزید مجھے اس صورت سے حالت قید مین دیکھتا آہ آہ مومنین امام زین العابدینؑ پر ایسے مصائب راہ شام مین گذرے کہ جب کسی نے حضرتؑ سے سوال کیا کہ یا مولا آپ پر سب سے زیادہ مصائب کس مقام پر گذرے تو حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا اَلشَّامُ اَلشَّامُ اَلشَّامُ الغرض اسی حالت ذلت و خواری سے اہلبیت رسولؐ کو دربار یزید مین لے گئے ؎

افسانۂ کہ کس نتواند شنید نش		یارب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش	

لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و نہم توجیہات حدیث انا قتیل العبرۃ و داخلۂ اہلبیتؑ در دربار شام و حال مجلس یزید و بی ادبی آن ملعون بدندان مبارک حضرت سید الشہداؑ و فقرۂ زیارت ناحیۂ مقدسہ و اشعار جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ ابْنِ خَارِجَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَہٗ فَذَکَرْنَا الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی قَاتِلِہٖ لَعْنَۃُ اللّٰہِ فَبَکٰی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَبَکَیْنَا قَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ لَا یَذْکُرُنِیْ مُؤْمِنٌ اِلَّا بَکٰی کتاب بحار الانوار مین ابن خارجہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مین کئی شخصون کے ساتھ امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین حاضر تھا کہ جناب سید الشہداؑ کا کچھ ذکر ہوا پس ہم سب بھی اور حضرتؑ بھی بے اختیار رونے لگے پھر آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ میرے جد بزرگوار مظلوم کربلا نے فرمایا ہی کہ مین وہ کشتۂ اشک ہون کہ کوئی مومن میرا ذکر نہ کریگا مگر یہ کہ روئیگا حضرات اس مقام پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ قتیل العبرہ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ مین منسوب الی العبرہ اور سبب گریہ ہون یعنی جو شخص میرا حال سنے گا وہ رونے لگیگا دوسرے یہ کہ مین گریہ و بکا کے ساتھ قتل ہوا یعنی صبح سے دوپہر تک ظالمون نے مجھے رولا رولا کے قتل کیا کبھی دوستونکے عزیزون کے لاشونپر رولایا کبھی بہنون سے بیٹیون سے رخصت کے وقت رُلایا اور عمدۃ الذاکرین زبدۃ الواعظین جناب مولانا میر سید علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے ایک روز اثنائے مجلس مین اس حدیث شریف کی تین توجیہین اور بھی بیان کی تھین ایک یہ کہ مین ایسا مقتول ہون کہ میرے قتل ہونے کے پہلے انبیائے گذشتہ خصوصًا میرے نانا جناب رسولؐ خدا اور پدر بزرگوار علی مرتضیٰ اور مادر گرامی جناب فاطمۂ زہراؑ اور حسن مجتبیٰ وغیرہ مجھپر اسطرح روئے ہین کہ گویا مین اُنکے سامنے شہید ہو چکا تھا پھر جو مومن بعد شہادت میرا حال سنیگا وہ کیونکر نہ روئیگا دوسری یہ کہ مین وہ مقتول مع العبرہ ہون

Presented by www.ziaraat.com

کہ قاتل بھی مجھپر روئے یعنی مجھے قتل بھی کرتے جاتے تھے اور میری مظلومی پر روتے بھی
جاتے تھے اسلیئے کہ میرے مراتب کو جانتے تھے کہ مین کون ہون کچھ نادانستہ مجھے قتل
نہین کیا پس جب دشمن تک میرے حال پر روتے تھے تو مومنین کیونکر نہ روینگے نیسری
یہ کہ مین قتیل عبرہ ہون یعنی مجھے بار بار کے رونے نے قتل کرڈالا تھا تلوار ونکی تیرون
کی نیزون کی کچھ احتیاج نہ تھی ایسے ایسے میری آغوش کے پالے گودیون کے کھلائے
آنکھون کے سامنے دم توڑ توڑ کر مر گئے کہ انکے غمون نے مجھے ہلاک کیا اور اہلبیتؑ کے
بار بار کے رونے نے مجھے قتل کیا جو مومن میرے مصائب سنیگا وہ بے اختیار روئے گا
کیونکہ بھائیون کا بیٹون کا قتل ہونا اور رانڈون اور یتیمون کا رونا مجھے اپنے قتل سے
زیادہ تھا فی الحقیقت حضرات کونسا مومن ہوگا کہ جو مصائب جناب سید الشہداؑ سنیگا
اور نہ روئیگا اسلیئے کہ اس مظلوم پر وہ مصیبتین پڑی ہین کہ از ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ تا
ایندم نہ کسی پر گذری ہین اور نہ گذرینگی وہ مصیبتین اس جناب پر پڑی ہین کہ جناب
سید الساجدینؑ جب تک زندہ رہے روتے رہے چنانچہ اسوقت ایک مصیبت اہلبیتؑ
عرض کرتا ہون علی بن ابراہیم نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام زین العابدینؑ
کو مع تمامی اولاد حضرت رسالتؐ با طوق و زنجیر اور مخدرات اہلبیتؑ اطہار کو مجلس
یزید پلید مین لیگئے اس ملعون نے کہا الحمد للہ خدا نے تمھارے باپ کو قتل کیا امام
زین العابدینؑ نے فرمایا لعنت خدا اس شخص پر جسنے میرے پدر بزرگوار کو قتل کیا یہ سنکے
وہ شقی برہم ہوا اور حکم دیا کہ حضرتؑ کو قتل کرین حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو قتل کریگا
تو دختران حضرت رسالتؐ کو انکے گھرون تک کون پہونچا ئیگا کہ سوا میرے انکا کوئی
محرم نہین ہے اس ملعون نے شرمندہ ہوکر کہا تم ہی انکو لیجاؤ گے پس حضرتؑ کو اپنے پاس
بلایا اور سوہن لیکر اپنے دست نجس سے طوق آہنی کو گلوے مبارک سے قطع کیا اور
کہنے لگا کہ تم نے دیکھا کس نیے مین خود متوجہ ہوا حضرتؑ نے فرمایا ہان اسواسطے کہ

سوا تیرے کسی کا مجھپر احسان نہ ہو کہنے لگا ہان سچ کہتے ہو پھر اس ملعون نے یہ آیہ پڑھا مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ
مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ حاصل مضمون اس آیہ کا یہ ہے کہ خداوند عالم گنہگارون کی طرف مخاطب
ہوکر فرماتا ہے کہ تم کو جو کوئی مصیبت پہونچتی ہے وہ بسبب تمھارے اعمال بد کے ہے جنکے تم مرتکب ہوتے
ہو الغرض حضرتؑ نے فرمایا یہ آیہ اورون کے حق مین ہے اور ہمارے باب مین یہ آیہ ہے مَآ اَصَابَ مِنْ
مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا
تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىکُمْ یعنے نہین پہونچتی تم کو کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمھاری جانون کو مگر کتاب مین
لکھدیا گیا قبل آفرینش تمھارے نفوس کے اسلیئے کہ تم ملول نہ ہو اس بات سے جو تم سے فوت ہوئی
اور شاد نہ ہو اس سے جو کچھ تم کو دیا گیا پس فرمایا کہ مراد ہم ہین کہ اس آیت پر ہم نے عمل کیا ہے اور قضائے
حق تعالی پر ہم راضی ہین اور جو کچھ ہم سے فوت ہوا اسپر ہم دنیا مین محزون نہین ہوتے اور جو کچھ ہم کو
نعمتہائے دنیا سے پہونچتا ہے اسپر ہم خوش نہین ہوتے اور بروایت ابن نما وغیرہ حضرت امام
زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ہم بارہ شخص اہلبیتؑ رسالتؐ سے تھے کہ ہم کو مجلس یزید مین لیگئے ہمارے
گلون مین طوق آہنی اور بازوون مین رسّی بندھی تھی مین نے کہا اے یزید مین تجھکو خدا کی قسم دیتا ہون
کہ حضرت رسولؐ ہمکو اس حال سے اگر دیکھین تو کیا کہینگے پھر فاطمہ صغریٰ دختر امام حسینؑ نے کہا
اے یزید دختران حضرت رسولؐ کو تو نے اسیر کیا ہے پس حاضرین مجلس سب کے سب رونے لگے اور
آواز عورتون کے رونے کی یزید کے گھر سے بلند ہوئی اسوقت اس ملعون نے حکم دیا کہ طوق و زنجیر
اتار لین اور حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک طشت مین رکھ کے اسکے پاس لیگئے جب امام زین العابدینؑ
نے اپنے پدر بزرگوار کے سر منور کو دیکھا آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اشک خونین بہائے بعد اسکے
تا حیات کبھی کلہ گوسفند تناول نہ فرمایا اور جب حضرت زینبؑ نے اس سر منور کو دیکھا بیتاب ہوکے
گریبان صبر چاک کیا اور بصدائے حزین فریاد کی اے حسینؑ اے حبیب قلب رسول خدا اے فرزند مکہ
و منیٰ اے دلبند حضرت سیدۃ النساء اے جگر گوشہ محمد مصطفےٰ اے نور دیدہ علی مرتضیٰ پس اس کلام سے
اہل مجلس مین خروش ماتم بپا ہوا اور یزید ملعون خاموش تھا اسوقت ایک زن بنی ہاشم جو یزید کے

Prese... by www. ...raat.c

گھر مین تھی اُسنے بہ نوحہ و فریاد صدا بلند کی اور کہتی تھی واحسیناہ آی بزرگ اہلبیت رسولخدا ای فرزند محمد مصطفی آی فریادرس بیوہ عورتون کے اور یتیمون کے ای شہید تیغ اولاد زنا کے پس دوسری مرتبہ خروش ماتم بلند ہوا اور وہ ولدالزنا سے بیحیا کچھ متاثر نہ ہوا اور چھڑی دندانہاے مبارک پر لگاتا تھا اور کہتا تھا کاش بزرگان بنی امیہ جو جنگ بدر مین قتل ہوے ہین اسوقت ہوتے اور مشاہدہ کرتے کہ مین نے اُنکے قاتلون کی اولاد سے انتقام لیا تو یہ جواب ضرور دیتے کہ اے یزید تیرا ہاتھ شل نہ ہو کیا خوب انتقام لیا تو نے آفسوس ہزار افسوس کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ سر امام حسینؑ ایسے سید ابرار کا دربار یزید شرابخوار مین رکھا جائے اور وہ ملعون مرتکب ایسی بے ادبی کا ہوے

سر حسینؑ کجا مجلس شراب کجا	ہجوم عام کجا آل بو تراب کجا

راوی کہتا ہی پس ابو برزہ اسلمی کہ از جملہ اصحاب رسولؐ اُس مجلس مین موجود تھے کہنے لگے ای یزید واے ہو تجھپر تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہؑ پر مارتا ہی حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہی کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم بہترین جوانان اہل بہشت ہو خدا قتل کرے تمھارے قاتلون کو اور خدا اُنپر لعنت کرے اور اُنکو عذاب الیم مین گرفتار کرے اور اُنکو درک اسفل جحیم مین جگہدے پس یزید نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ اُنکو مجلس سے نکالدو آہ آہ مومنین اسوقت جناب زینبؑ یزید کی طرف متوجہ ہوکر فرماتی تھین جسکا حاصل مضمون شاعر بزبان حال اس طرح ادا کرتا ہی

آن لب کہ بوسہ دادہ او بارہا رسولؐ	سویش بچوب کردن اشارت کجا روا است
آن سر کہ در کنار نبیؐ داشتی وطن	در طشت زر نہادہ بہ پیشت کجا روا است

آہ آہ مومنین اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرکے حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِیبِ یعنی سلام خدا ہو اُس لب و دندان مبارک پر جسپر چوبدستی سے بے ادبی کیگئی

آہ از وقتی کہ در پیش یزید	گشت حاضر عترت شاہ شہید
آن لعین مصروف عیش و بادہ بود	راس اطہر زیر تخت افتادہ بود

تَالَیْتَنَا بِالْعُوْدِ فِیْ اَسْنَانِہٖ	تَالِمْ اَطْوَارَ اِلٰی نِسْوَانِہٖ

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و دوم تفسیر آیۂ وقفوہم انہم مسئولون ہ واشعار در مدح امیر المومنینؑ وحال مجلس یزید پلید وطلب کردن شامی از یزید پلید فاطمہ صغریٰ بنت الحسینؑ را برای کنیزی وحال قتل شامی وحال مصائب زندان ونگہبانی پاسبانان رومی لعنہم اللہ تعالےٰ

قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ وَھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ وَفَسَّرَہُ الْمُفَسِّرُوْنَ بِاَنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ وِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؑ حق سبحانہ وتعالی قرآن مجید و فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی کہ جب بروز قیامت تمام اہل عالم وارد کنارہ جہنم ہونگے تو ہم اپنے فرشتون کو حکم دینگے کہ ان سب کو ٹھہرالو بدرستیکہ یہ سب سوال کیے جائینگے اور پوچھے جائینگے اور مفسرین عامہ وخاصہ نے علماے اہلسنت وجماعت اور علماے اہل تشیع سے اسکی تفسیر مین یون بیان کیا ہی کہ وہ سب سوال کیے جائینگے ولایت ومحبت علی بن ابی طالبؑ سے پس جو شخص کہ جناب امیر المومنینؑ کو دوست رکھتا ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور باسانی پل صراط سے گذر جائیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے کچھ صدمہ نہ پہونچا سکیگی اور جو شخص کہ جناب امیر المومنینؑ کو دشمن رکھتا ہوگا وہ داخل جہنم ہوگا اور ہرگز ہرگز پل صراط سے گذر نہ سکیگا اور حرارت آتش دوزخ اُسے اسقدر صدمہ پہونچائیگی کہ وہ فریاد کریگا اور کوئی شخص اسکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور وہ تمنا کریگا کاش کہ مجھے پھر دنیا کی طرف پھیر دیتے اور مین جناب امیرؑ کو دوست رکھتا یا کاش کہ مین جل کر خاکستر ہوجاتا کہ اس عذاب الیم سے نجات پاتا مگر کسی طرح اُسکے عذاب مین تخفیف نہ ہوگی اور ابدالاباد وہ دوزخ مین جلا کرے گا رباعی

Presented by www.ziaraat.com

اوصاف علیؑ بگفتگو ممکن نیست
گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات علیؑ بواجبی کے دانم
الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

رباعی دیگر

در مرتبۂ علی نہ چون ست و نہ چند
در خانۂ حق زاد بذاتش سوگند
ہر لا ولدی کہ خانہ زادی دارد
شک نیست کہ باشدش بجای فرزند

اشعار مدحیہ

آن شہسوار لافتی آن تاجدار ہل اتی
منصوص نص انما یعنی علیؑ مرتضا
آن نائب ختم الرسل آن ہادی خیر السبل
مختار کار جزو و کل حاجت روا مشکلکشا
اعلم علیؑ اقضی علیؑ اورع علیؑ اتقی علےؑ
اطیب علیؑ ازکی علی بعد از نبیؐ خیر الوریٰ
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کنز النہیٰ
طود النہیٰ کہف الوریٰ عضب الردیٰ للاشقیا
میر عرب شاہ نجف او گوہر و کعبہ صدف
مہر امامت را شرف ماہ ولایت را ضیا
دست خدا یعسوب دین بازوی ختم المرسلینؐ
استاد جبرئیل امین شیر خدا نام خدا
فرزند او میر جنان او خود امیر مومنان
داماد شاہ مرسلان ہمخوابہ اش خیر النسا
بودہ معین ہر نبیؐ گاہی خفی گاہی جلی
در ما تاخر او علی در ما تقدم ایلیا
روح الامین دربان او جان پیمبر جان او
بابی ست از عرفان او فرمان لو کشف الغطا
بنگر شب ہجرت چسان نذر نبیؐ کرد ست جان
تفسیر من یشتری بخوان تا زم برین بیع و شرا
باطل ز تیغش منتفی حق از لسانش منجلے
شہر علوم حق نبیؐ باشد علیؑ بابہا
با منکران و مدبران پیچید چو آن غازی عنان
بر فرق ایشان آسمان گردد چو سنگ آسیا
گشتند خاسر منکرین ظاہر شدہ دین مبین
چون یافت ختم المرسلینؐ آن بازوی خیبر کشا

سبحان اللہ مومنین کیا فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب ہین جناب امیر شاہ خیبر گیر اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اُنھین کے اہلبیت و عترت

اطہار پر اشقیائے کوفہ و شام نے کیا کیا ظلم و ستم کیے چنانچہ شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے بروایات مختلفہ فاطمۂ صغریٰ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہی کہ جب ہم کو مجلس یزید مین لیگئے پہلے وہ ملعون ہمارے حال پر رویا اُسوقت ایک شقی شامی جسکے بال سرخ تھے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تا کہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اور میری طرف اشارہ کیا مین خوف سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھی جناب زینبؑ کے کپڑون مین لپٹ گئی پھوپھی نے مجھے دلاسا دیا اور تسکین دی اور اُس شامی سے کہا ای ملعون تو اور یزید کسی کو اختیار اس امر کا نہین ہی یزید نے کہا اگر مین چاہون حکم کر سکتا ہون میری پھوپھی نے کہا قسم ہی خدا کی تو حکم نہین دے سکتا مگر یہ کہ ہمارے دین سے نکل جائے اور اپنا کفر باطنی تو ظاہر کرے وہ ملعون اس کلام سے غضبناک ہوا اور کہا مجھسے ایسی درشتی کرتی ہو بلکہ (معاذ اللہ) تمھارے باپ اور بھائی دین سے خارج ہو گئے حضرت زینبؑ نے فرمایا دین خدا اور ہمارے پدر و برادر کے دین پر تیرے باپ دادا اور تو نے ہدایت پائی بشرطیکہ مسلمان ہوے ہون اُس ملعون نے کہا تم جھوٹ کہتی ہو حضرت زینبؑ نے فرمایا اب تو اپنی بادشاہی اور سلطنت پر مغرور ہو گیا ہی اور جو چاہتا ہی سو بکتا ہی اب مین تیرا جواب نہ دونگی دوسری مرتبہ پھر اُس شامی نے کہا ای یزید اس دختر کو مجھے بخشدے تا کہ مین اپنی کنیزون مین داخل کرون اُسوقت جناب ام کلثومؑ نے اُس شامی سے کہا ای بدبخت خدا تیری زبان کو قطع کرے اور آنکھونکو اندھا کرے اور تیرے ہاتھون کو خشک کرے اور تجھے جہنم واصل کرے خاموش رہ و منع ہو کہ اولاد انبیا خدمتگار اولاد زنا نہین ہوتی راوی کہتا ہی ابھی کلام حضرت ام کلثومؑ کا تمام نہ ہوا تھا کہ خدا نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور وہ ملعون گونگا ہو گیا اور آنکھین اُس شقی کی اندھی ہو گئین اور ہاتھ خشک ہو گئے پس ام کلثومؑ نے فرمایا الحمد للہ خدا نے دنیا ہی مین تھوڑی عقوبت کا مزا تجھے چکھا دیا یہ اُسکی جزا ہی جو کوئی متعرض حرمت رسولؐ ہو سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ اُسوقت اُس شامی نے یزید سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اُس ملعون نے کہا

Presented by www.iqraat.com

یہ امام حسینؑ کی دختر فاطمہؑ ہی یہ زینبؑ دختر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہی شامی نے کہا حسینؑ پسر علیؑ
و فاطمہؑ یزید نے کہا ہان شامی نے کہا ای یزید تجھپر لعنت خدا ہو عترت پیغمبرؐ کو تو قتل کرکے
اُنکی ذریت کو اسیر کرتا ہی قسم ہی خدا کی مجھے خیال تھا کہ یہ اسیران فرنگ ہین یزید نے کہا قسم
ہی خدا کی تجھے بھی اُنھین سے ملحق کرتا ہون یہ کہکے حکم دیا کہ اُس شامی کو قتل کرین اسکے بعد
اُس ملعون نے حکم دیا کہ اہلبیت رسولؐ کو زندان مین لیجاؤ اور سر مبارک جناب سید الشہداؑ
کو دروازۂ قصر پر آویزان کرو ابن بابویہ علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ یزید ملعون نے حضرت امام
زین العابدینؑ کو مع مخدرات مطہرات ایسے مکان مین قید کیا تھا جہان کچھ سایہ نہ تھا رات
کو شبنم اور دن کو دھوپ مین بسر کرتے تھے یہانتک کہ چہرہ ہاے نورانی کے پوست جدا ہوگئے
تھے اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ اہلبیتؑ کو ایسے خرابہ مین قید کیا تھا کہ بعض اہلبیتؑ
کہتے تھے ہم کو اس مکان مین اسواسطے قید کیا ہی کہ یہ مکان ہمارے سر و نپر گر پڑے اور جو
لوگ پاسبانی زندان کے لیے معین تھے وہ رومی تھے اسواسطے کہ مبادا زبان اہلبیتؑ سمجھکر
کوئی اُنپر رحم کرے اور کسی طرح کی اُنکو راحت پہونچائے ؎

آن قصۂ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب براہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش	

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و سوم حدیث فضیلت محبت حضرت حسنینؑ و روایت ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ در ذکر سخاوت و ہدایت سید الشہداؑ و حکایت قاصد فرنگی در دربار یزید و کیفیت کنیسۂ حافر و قتل فرنگی و ذکر بعض مصائب اہلبیتؑ

فی المنتخب عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال الحسنؑ والحسینؑ من احبہما
کان معی فی الجنۃ ومن ابغضہما ففی النار کتاب منتخب مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ فرمایا
جناب رسالتمآبؐ نے واسطے امام حسنؑ و امام حسینؑ کے کہ جو شخص دوست رکھے اُن دونو کو

وہ میرے ہمراہ ہوگا جنت مین اور جو شخص دشمن رکھے اُن دونون کو پس وہ داخل آتش
جہنم ہوگا اور ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جناب امام حسینؑ نے فرمایا بہترین
اعمال بعد فراغ نماز قلب مومن کو مسرور کرنا ہی اسطرح کہ متضمن کسی گناہ سے نہ ہو بدرستیکہ
مین نے ایک روز دیکھا ایک غلام کتّے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہی مین نے سبب دریافت
کیا اُسنے کہا یا ابن رسول اللہ مین مغموم ہون اور چاہتا ہون اسے خوش کرون شاید اسکی
خوشی باعث میری خوشی کا ہوجائے اسلیے کہ میرا مالک یہودی ہی اور مین چاہتا ہون کہ
اُسکے ہاتھ سے نجات پاؤن جب جناب امام حسینؑ نے اُس غلام سے یہ کلام سنا یہودی
مذکور کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا دو سو دینار طلا مین تجھے دیتا ہون کہ تو اُس غلام کو
میرے ہاتھ فروخت کر یہودی نے کہا مین اُس غلام کو آپ کے اُس ایک قدم پر فدا کرتا
ہون جس سے آپ میرے گھر تشریف لائے ہین اور یہ باغ بھی اُسے دیتا ہون اور آپکا مال
آپکو واپس دیتا ہون حضرتؑ نے فرمایا مال مین نے تجھے بخشدیا یہودی نے کہا مین نے
قبول کیا اور غلام کو بخشدیا حضرتؑ نے فرمایا مین نے غلام کو آزاد کیا اور مال اُسے
بخشا زن یہودی نے کہا مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر اپنے شوہر کو بخشا یہودی نے کہا مین
بھی مسلمان ہوا اور یہ گھر اپنی زوجہ کو بخشا حضرات یہ حال سخاوت و ہدایت و بعض مکارم
اخلاق حضرت امام حسینؑ تو حالت حیات مین تھا بعد شہادت بھی ہزارہا کفار و مشرکین
نے آپکی برکت سے ہدایت پائی ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے امام زین العابدینؑ سے
روایت کی ہی کہ جب سر مبارک حضرت سید الشہداؑ یزید ملعون کے پاس لائے وہ شقی ملعون
مجلس شراب مین رکھکر شراب زہر مار کرتا تھا ایک روز بادشاہ فرنگ کا قاصد اُسکی مجلس
مین حاضر ہوا اور وہ قاصد اپنی قوم کا بزرگ و شریف تھا اُسنے کہا اے بادشاہ عرب یہ سر
کسکا ہی یزید نے کہا تجھے اس سر سے کیا سروکار ہی اُسنے کہا جب مین اپنے بادشاہ کے پاس
جاؤنگا وہ اس شہر کا رسم و طریقہ مجھسے دریافت کریگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اس

Presented by www.ziaraat.com

سرے جان سے مطلع ہون اور اُس سے جاکر بیان کرون تو وہ بھی تمھاری فرحت و سرور مین یک ہو یزید نے کہا یہ سر حسین بن علیؑ کا ہے فرنگی نے کہا اُنکی مان کا نام کیا ہی یزید نے کہا اُنکی مان کا نام فاطمہؑ دختر رسول خدا ہی فرنگی نے کہا تجھپر اور تیرے دین پر واے ہو ہمارا دین تیرے دین سے بہت اچھا ہی واضح ہو کہ میرا باپ فرزندان حضرت داؤدؑ کی نسل سے ہی اور بہت زمانہ گذر چکا ہی مگر فرنگی ہماری تعظیم کرتے ہین ہمارے پاؤن کے نیچے کی خاک تبرک سمجھکر اُٹھا لیجاتے ہین تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کر ڈالتے ہو درآنحالیکہ اُس مین اور تمھارے پیغمبرؐ مین ایک پشت بھی نہین گذری ہی تمھارا دین بہت بُرا دین ہی کیا تم نے حکایت کلیسا حافر کی سنی ہی یزید نے کہا بیان کرو فرنگی نے کہا درمیان ملک چین و عمان ایک دریا ایسا ہی جسکی مسافت ایک سال کی ہی اور اُس مین آبادی نہین ہی بغیر ایک شہر کے جو کہ درمیان آب واقع ہی اور طول اُس شہر کا اسّی فرسخ کا ہی اور تمام روے زمین پر کوئی شہر اُس سے زیادہ بڑا نہین ہی کافور و یاقوت و عنبر وہان سے لاتے ہین اُس شہر کے درخت عود کے ہین اور وہ شہر فرنگیون کے قبضہ مین ہی اور اُس شہر مین بہت گرجا گھر ہین اور سب سے بڑا گرجا کنیسہ حافر ہی اُسکی محراب مین حقۂ طلائی آویزان ہی اور اُس حقہ مین ایک سُم ہی جسے لوگ کہتے ہین وہ سم خر حضرت عیسیٰؑ کا ہی جسپر وہ سوار ہوا کرتے تھے اُس حقہ کے دور کو طلا اور دیبا سے مزین کیا ہی اور ہر سال گروہا گروہ فرنگی اطراف عالم سے اُس گرجا کی زیارت کو آتے ہین اور اُس حقہ کا طواف کرکے اُسے چومتے ہین اور آنکھون سے لگا کے اپنے اپنے حاجات قاضی الحاجات سے طلب کرتے ہین وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کے سُم کی جسپر گمان ہی کہ یہ سُم حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کا ہی اسقدر عزت اور رعایت کرتے ہین اور تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند کو قتل کرتے ہو خدا تم مین اور تمھارے دین مین برکت نہ دے جب یزید ملعون نے یہ سنا حکم کیا کہ اسکو مار ڈالو کہ اپنے شہر مین جاکر یہ مجھے بدنام نہ کرے جب اُس فرنگی نے یہ سنا کہا میرا قتل تجھے منظور ہی یزید نے کہا ہان اُس

فرنگی نے کہا کل کی رات تمھارے پیغمبرؐ کو مین نے خواب مین دیکھا اُنھون نے کہا ای فرنگی تو بہشتی ہی مین اُس کلام آنحضرتؐ سے متعجب تھا اب مین شہادت بوحدانیت الٰہی و رسالت حضرت رسالتپناہی صلعم دیتا ہون یہ کہا اور دوڑ کر سر مبارک حضرت سید الشہداؑ اپنے سینہ سے لگایا اور پیار کرکے روتا جاتا تھا تا آنکہ قتل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مذہب کے لوگ تو یہ پاسداری کرین کہ اپنی جان تک نثار کرین اور اشقیاے امت کلمہ گو اپنے نبیؐ کے نواسے کی جان کے مال کے عزت کے دشمن ہون مردونکو تو قتل کرین اور عورتونکو اسطرح لوٹین کہ منھ چھپانے کو چادر تک باقی نہ رہے تُرک و روم کی لونڈیون کی طرح قید کرکے کوچون مین بازارون مین پھرا کر دربار عام مین لیجائین اور ایسے خرابۂ کہنہ مین قید کرین کہ جہان دن کی دھوپ اور رات کی اوس مین مدتہاے دراز تک وہ مظلوم بسر کرین یہانتک کہ پوست چہرہ ہاے نورانیہ کے جدا ہو جائین

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش
یا رب بر اہلبیتؑ چہ آمد ز دیدنش

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و چہارم فضائل جناب امیرؑ و حکایت دعبل خزاعی و بیرون آمدن ہند زوجۂ یزید بی پردہ در دربار عام و فقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّھَا النَّاسُ لَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ فَرْضًا اِلَّا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ایہا الناس کسی بندہ کی عبادت واجب خداے عز و جل قبول نہین کرتا ہی مگر محبت علی بن ابی طالبؑ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاَخِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا یُحْصِیْھَا عَدَدًا غَیْرُہٗ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بتحقیق حق تعالی نے میرے بھائی علیؑ بن ابیطالبؑ کو اسقدر فضائل عطا فرمائے ہین کہ کوئی بشر احاطہ اُن فضائل کا نہین کرسکتا ہی سوا اوند جلیل کے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ الرِّیَاضُ اَقْلَامًا وَالْبُحُوْرُ مِدَادًا وَالْجِنُّ حُسَّابًا وَالْاِنْسُ کُتَّابًا مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ سب خاصہ اور عامہ نے اس حدیث کو نقل

Pres... by w...raat.c...

کیاہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے اگر تمام اشجار بجاے قلم ہون اور تمام دریا بمنزلہ سیاہی ہون
ور تمام جن حساب کرین اور تمام انسان لکھین ہرگز فضائل علی بن ابی طالبؑ کا احاطہ نہین کرسکتے
ہین وَفِی تَارِیخِ الْبَغْدَادِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا عَلِیُّ لَا یَکُوْنُ لِمُحِبِّیْکَ حَسْرَۃٌ
عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَا وَحْشَۃٌ عِنْدَ قَبْرِہٖ وَلَا فَزَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تاریخ بغداد مین عائشہ سے منقول
ہی کہ ایک دن جناب رسولخدا نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ بشارت ہو تمھین کہ تمھارے
شیعونکو بوقت مرگ حسرت نہوگی اور نہ قبر مین اُنھین وحشت ہوگی اور وہ بروز قیامت
بیخوف داخل بہشت ہونگے وَفِی الصِّرَاطِ السَّوِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ شِیْعَتَنَا
یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا فِیْھِمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ وَوُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ
لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اور صاحب صراط سوی کہ علماے معتبرین اہل سنت سے ہین اُنھون نے نقل کیا ہی کہ
فرمایا جناب امیرؑ نے کہ تحقیق شیعہ ہمارے بروز قیامت نکلین گے اپنی قبرون سے ساتھ گناہون
اور عیبون کے لیکن بسبب ہماری محبت و دوستی کے منھ اُنکے روشن ہونگے مانند ماہ شب
چاردہ کے اور بسند معتبر دعبل خزاعی مداح امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ کہا جب
مین نے اپنا قصیدۂ تائیہ بخدمت حضرت امام رضاؑ پڑھا اور اُسکے صلہ مین انعام واکرام عظیم
پاکر روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا وہان ایک رات بیٹھا اپنے مکان مین قصیدہ مدح اہلبیت
علیہم السلام مین نظم کر رہا تھا ناگاہ کسی نے دق الباب کیا مین نے کہا کون ہی اُسنے جواب دیا
تمھارے بھائیون مین سے ہون جب مین نے دروازہ کھولا ایک شخص اندر آیا مین نے اُسے
نہ پہچانا اور اُسکے دیکھنے سے خوف عظیم مجھپر طاری ہوا جب وہ شخص داخل ہوا اور بیٹھا کہا
واضح ہو کہ مین تمھارا ایک بھائی قوم جن سے ہون اور تمھاری شب ولادت مین بھی پیدا
ہوا ہون چاہتا ہون ایک ایسی حدیث تم سے بیان کرون کہ موجب سرور و مزید بصیرت تمھاری
ہو اے دعبل واضح ہو کہ مین دشمنان جناب علی بن ابی طالبؑ سے تھا ایک شب مع گروہ سرکشان
جن لوگون کو گمراہ کرنے باہر نکلا پس ایک جماعت پر ہمارا گذر ہوا کہ وہ لوگ رات کو متوجہ زیارت

بحضرت

حضرت امام حسینؑ تھے جب ہم نے چاہا اُنکو گزند وضرر پہونچائین دیکھا کہ بہت سے فرشتے آسمان
سے زمین تک اُن لوگونکو احاطہ کیے ہوے ہین اور ہم کو اُنکے نزدیک نہین آنے دیتے
وہ فرشتے زمین کے جانورون کی شرارت اُن سے دفع کرتے ہین پس مجھپر عظمت و بزرگواری
اہلبیت رسالتؐ ثابت ہوئی اور مین نے توبہ کی اور اُن زائرون کے ہمراہ متوجہ زیارت حضرت
امام حسینؑ ہوا اور اُنھین کے ہمراہ حج کو بھی گیا اور زیارت قبر اقدس حضرت رسولؐ خدا سے
مشرف ہوا پس وہان ایک مرد نورانی سے ملاقات ہوئی کہ گروہ بیشمار اُنکے گرد جمع تھے اور
مسائل دین اُن سے دریافت کرتے تھے مین نے پوچھا یہ کون بزرگوار ہین لوگون نے کہا یہ
فرزند رسولؐ خدا حضرت امام جعفر صادقؑ ہین مین نے اُنکے قریب جاکر سلام کیا میرے
سلام کا اُنھون نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدی ای عراقی وہ دن تجھے یاد ہی کہ جس رات کو
کربلا کے قریب تو ہمارے دوستون کا متعرض ہوا تھا اُسوقت جب اُنکی کرامت وبزرگواری
تجھپر ظاہر ہوئی تو نے توبہ کی اور خدا نے تیرا گناہ بخشدیا مین نے کہا اُس خدا کی مین حمد کرتا ہون
جسنے آپکی معرفت سے مجھے سرفراز کیا اور آپ کے نور ہدایت سے میرا دل روشن کردیا پس
یا حضرت آپ کوئی حدیث مجھسے بیان فرمایئے کہ اُس سے مشرف ہوکے اپنے ہمجنسون مین
واپس جاؤن حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر بزرگوار
حضرت امام زین العابدینؑ سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسینؑ سے اُنھون نے
اپنے پدر عالیمقدار حضرت علی بن ابیطالبؑ سے اُنھون نے جناب رسالتمآبؐ سے سُنا کہ آنحضرتؐ
فرماتے تھے یا علیؑ بہشت اور پیغمبرون پر حرام ہی جب تک مین داخل بہشت نہون اور اوصیاے
پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہی جب تک یا علیؑ تم داخل بہشت نہو اور امتہاے پیغمبران
گذشتہ پر بہشت حرام ہی جب تک میری امت داخل بہشت نہو اور میری امت پر بہشت حرام
ہی جب تک یا علیؑ وہ تمھاری ولایت وامامت کا اقرار اور اعتقاد نہ کرین یا علیؑ مین اُس
خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے براستی بھیجا ہی کہ داخل بہشت کوئی نہ ہوسکیگا جبتک تم سے

Presented by www.ziaraat.com

کسی طرح کا وسیلہ یا سبب ونسبت درست نہ کریگا پس اُس جن نے کہا ای دعبل اس حدیث کو لکھ لو کہ ایسی حدیث ہرگز مجھ ایسے کسی شخص سے تم نہ سنوگے یہ کہکے وہ غائب ہوگیا بعد اسکے پھر مین نے اُسے نہ دیکھا ؎

بذرہ گر نظرِ مہر بوتراب کند	بر آسمان رود و کار آفتاب کند
علیؑ امام من ست و منم غلام علیؑ	ہزار جان گرامی فدای نام علیؑ

کیون حضرات سنے آپ نے فضائل ومناقب اور خصائل ومراتب حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابیطالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت وعترت اطہار پر کیا کیا ظلم وستم کیے سر مبارک حضرت سید الشہداؑ کو نیزۂ طویل پر بلند کیا اور زیور واسباب اہلحرم کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگادی کربلا سے کوفہ تک اور کوفہ سے شام تک اہلبیتؑ اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور اسی ذلت وخواری سے حضرت سید سجادؑ کو مع تمام اہلحرم کے دربار یزید پلید مین لیگئے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہی کہ حکم یزید پلید سے سر مبارک سید الشہداؑ کا اُسکے دروازۂ قصر پر آویزان کیا گیا اور اہلبیت آنحضرتؐ کو اپنے محل مین بھجوادیا جب مخدرات اہلبیت عصمت وطہارت اُس ملعون کے گھر مین داخل ہوے عورات آل ابوسفیان نے اپنے زیور اُتار ڈالے اور لباس ماتم پہنکر آواز نوحہ وبکا بلند کی اور تین روز برابر ماتم رہا راوی کہتا ہی کہ اُس وقت ہند دختر عبداللہ بن عامر کہ اُس زمانے مین یزید کی زوجہ تھی اور پیشتر جناب امام حسینؑ کی خدمت مین تھی اُسنے پردہ کا مطلق خیال نہ کیا اور گھر سے سر و پا برہنہ نکل کر مجلس یزید مین جس وقت کہ مجمع عام تھا آکر کہا ای یزید مین نے سنا ہی کہ تو نے سر مبارک امام حسینؑ پسر فاطمۂ زہراؑ کا میرے گھر کے دروازہ پر آویزان کیا ہی یہ سنتے ہی یزید نے دوڑکر کپڑا اُسکے سر پر ڈالدیا اور سمجھانے کے لیے کہا کہ گھر مین چلی جا او فرزند رسولؐ خدا اور بزرگ قریش پر نوحہ وزاری کر کہ ابن زیاد نے اُنکے بارے مین جلدی کی مین اُنکے قتل پر راضی نہ تھا افسوس ہزار افسوس

مومنین یزید کو اپنی زوجہ کا تو اسقدر پاس ہوا کہ اُسے ایک کپڑا اُڑھا کر اور سمجھا بجھا کر مکان مین پہونچا دیا مگر کیا انقلاب زمانہ ہی کہ عترت رسولؐ اور ذریت علیؑ وبتولؑ کو شتران برہنہ پر سوار کرکے مثل کنیزون کے شہر بشہر اور دیار بدیار پھرایا اور مجمع عام مین نامحرمون کے سامنے اُنھین دربار مین طلب کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت وطہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم وستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلَی مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَی مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَهْلُكَ كَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور ای جد بزرگوار آپکے اہلحرم مثل کنیزون کے قید ہوگئے اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرون کو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم وستم پھرائے جاتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسطرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

شامیان بستند باز و زینبؑ و کلثومؑ را	ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیتؑ

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست وپنجم کلام کردن حضرت فضّہؑ کنیز جناب فاطمۂ زہراؑ از قرآن مجید تا بست سال وربط مصائب اہلبیتؑ وحال خراب

Presented by www.ziaraat.com

دیدن دختر حضرت سید الشہدا پدر بزرگوار خود را در زندان شام و وفات آن معصومہ عالیمقام

نقل العلامۃ المجلسی فی بحار الانوار انہ قال ابو القاسم القشیری فی کتابہ قال بعضہم انقطعت فی البادیۃ عن القافلۃ فوجدت امرأۃ فقلت لہا من انت فقالت وقل سلام فسوف تعلمون علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار الانوار مین نقل فرماتے ہین کہ ابو القاسم قشیری جو کہ علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ کہا بعض ثقاۃ نے کہ جدا ہوا مین ایک جنگل مین قافلہ سے پس پایا مین نے ایک عورت کو پس مین نے اُس سے کہا کہ تو کون ہی پس کہا اُس عورت نے وقل سلام فسوف تعلمون یعنے اور کہہ تو سلام پس قریب ہی کہ جانوگے تم مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اول ابتدا بسلام کرنا چاہیے فسلمت علیہا پس سلام کیا مین نے اُس عورت پر فقلت ما تصنعین ہہنا قالت من یہدی اللہ فلا مضل لہ پس کہا مین نے آپ یہان کیا کرتی ہین کہا اُس عورت نے کہ جس شخص کو خدا ہدایت کرتا ہی پس اُسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہی فقلت امن الجن انت ام من الانس قالت یا بنی آدم خذوا زینتکم پس کہا مین نے کہ آپ قوم جن مین سے ہین یا انس سے کہا اُس عورت نے کہ اے بنی آدم لو تم اپنی زینت کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین اولاد آدم سے ہون فقلت من این اقبلت قالت ینادون من مکان بعید پس کہا مین نے آپ کہان سے تشریف لائی ہین کہا کہ پکارے جاتے ہین وہ لوگ مکان بعید سے مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین راہ دور سے آتی ہون فقلت این تقصدین قالت وللہ علی الناس حج البیت پس کہا مین نے آپ کہان کا قصد رکھتی ہین کہا کہ اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیون کے حج کرنا خانہ کعبہ کا مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مین حج بیت اللہ کو جاتی ہون فقلت متی انقطعت

قالت ولقد خلقنا السموات والارض فی ستۃ ایام پس کہا مین نے کہ آپ کو قافلہ سے جدا ہوے کو کتنے دن ہوے کہا اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آسمانون اور زمین کو چھ روز مین مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ مجھے چھ دن گذرے ہین فقلت اتشتہین طعاما فقالت وما جعلناہم جسدا لا یاکلون الطعام فاطعمتہا پس کہا مین نے کہ آیا آپکو خواہش طعام ہی پس کہا اور نہین گردانا ہم نے اُنکو ایسا جسد کہ نہین کھاتے ہین وہ کھانے کو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ خواہش طعام ہی راوی کہتا ہی پس مین نے اُنکو کھانا کھلایا ثم قلت ہرولی وتعجلی قالت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا پھر کہا مین نے کہ جلدی چلو اور تعجیل کرو کہا کہ نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو مگر بقدر وسعت اُسکی مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین بسبب کبر سن کے شتاب روی کی طاقت نہین رکھتی ہون فقلت اُردفک فقالت لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا پس کہا مین نے کہ مین آپکو اپنے راحلہ کی پشت پر اپنے ہمراہ سوار کر لون پس کہا اگر ہوتے زمین و آسمان مین بہت سے خدا سوا خدا کے تو البتہ فاسد ہوجاتے زمین و آسمان مطلب اس آیت سے یہ تھا کہ مین نامحرم مرد کے ہمراہ ایک مرکب پر کیونکر سوار ہوسکتی ہون فنزلت فارکبتہا فقالت سبحان الذی سخر لنا ہذا پس مین اپنے راحلہ سے اُتر آیا اور اُس عورت کو سوار کیا پس کہا تسبیح کرتی ہون مین تسبیح کرنا ایسے خدا کی کہ جسنے میرے لیے اس راحلہ کو مسخر کیا مطلب اس آیت سے اظہار حمد و شکر خداوند عالم تھا فلما ادرکنا القافلۃ قلت الک احد فیہا قالت یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض وما محمد الا رسول یا یحیی خذ الکتاب یا موسی انی انا اللہ پس جب ہم قافلہ تک پہونچ گئے تو مین نے کہا کہ آیا کوئی آپکا عزیز یا دوست اس قافلہ مین ہی کہا اے داود تحقیق کہ ہم نے گردانا تجھکو خلیفہ زمین مین اور نہین ہین محمدؐ مگر رسول اے یحییٰ لے تو کتاب کو اے موسیٰ تحقیق کہ مین خدا ہون مطلب ان آیات سے اُس عورت کا یہ تھا کہ ان چار نامون کے شخص میرے عزیز اس قافلہ مین موجود ہین فصحت بہذہ الاسماء فاذا

Presented by www.ziaraat.com

اَنَا بِاَرْبَعَۃِ شَبَابٍ مُتَوَجِّھِیْنَ نَحْوَھَا فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ مِنْکِ قَالَتْ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس ان چارون نامون کو لیکر مین نے پکارا پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ چار جوان اُس عورت کی طرف متوجہ ہوے ہین پس مین نے کہا کہ یہ سب جوان آپ کے کون ہین کہا کہ مال و اولاد زینت ہی زندگانی دنیا کی مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ یہ چارون جوان میرے فرزند ہین فَلَمَّا اَتَوْھَا قَالَتْ یَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْہُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ پس جب وہ چارون جوان اُس عورت کے پاس آئے تو کہا ای بابا میرے اجیر قرار دو انکو تحقیق کہ بہترین اجیر وہ ہی کہ جو قوی و امین ہو مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اس شخص کو جسنے میری رہنمائی کی ہی اور اپنے مرکب پر سوار کرکے لایا ہی کچھ اجرت دینا چاہیے فَکَافُوْنِیْ بِاَشْیَاءٍ فَقَالَتْ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ پس معاوضہ دیا اُن سب نے مجھکو ساتھ چند اشیاء کے پس کہا اُس عورت نے اور خدا دوچند کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی مطلب اس آیت سے اُس عورت کا یہ تھا کہ اسکی دوچند مکافات کرنی چاہیے فَزَادُوْا عَطَائِیْ فَسَاَلْتُھُمْ عَنْھَا فَقَالُوْا ھٰذِہٖ اُمُّنَا فِضَّۃُ جَارِیَۃُ الزَّھْرَاءِ مَا تَکَلَّمَتْ مُنْذُ عِشْرِیْنَ سَنَۃً اِلَّا بِالْقُرْاٰنِ پس اُنھون نے میری عطا کو زیادہ کیا پس مین نے اُن سے سوال کیا کہ یہ معظمہ کون ہین پس اُن سب نے کہا کہ یہ مادر گرامی ہماری جناب فضہؓ لونڈی ہین حضرت فاطمہ زہراؑ کی نہین کلام کیا انھون نے بیس برس سے مگر ساتھ قرآن مجید کے کیون مومنین سنا آپ نے حال بعض کنیزان جناب سیدہؑ فاطمہ زہراؑ کا کہ جنکا یہ مرتبہ تھا کہ بجز کلام خدا اور کوئی بات نہ کرتی تھین اور اگر کوئی اُن سے کلام کرتا تھا تو آیات قرآنی کی تلاوت فرماکر لوگونکو جواب دیتی تھین خدا لعنت کرے اشقیاے کوفہ و شام پر جنھون نے بعد قتل حضرت سید الشہداؑ انھین جناب سیدہؑ کی عترت طیبہ اور ذریت طاہرہ پر کیا کیا ظلم و ستم کیے کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ سے تا بشام شتران بے کجاوہ و عماری پر سوار کرکے دیار بدیار بے مقنع و چادر دربار یزید شرابخوار مین لائے اور مدتون قید خانہ شام مین جس مین دن کی دھوپ اور

رات کی اوس سے اُن اسیرون کو سخت اذیت پہونچتی تھی اسیر رکھا اور اُس خرابہ مین بھی کیا کیا مصائب و شدائد اہلبیت طاہرینؑ پر گذر گئے رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا قُدِمَ آلُ اللّٰہِ وَآلُ رَسُوْلِہٖ عَلٰی یَزِیْدَ فِی الشَّامِ اَفْرَدَ لَھُمْ دَارًا وَکَانُوْا مَشْغُوْلِیْنَ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ چنانچہ کتاب منتخب مین منقول ہی کہ جب عترت طیبہ حضرت رسول و ذریت طاہرہ حضرت علیؑ و بتولؑ شام مین وارد مجلس یزید پلید ہوئی اور اُس ملعون نے اُنھین قیدخانہ مین بھیجا اور وہان جاکر وہ بیکس و ناچار مشغول اقامت عزاے امام ابرارؑ ہوے وَاَنَّہٗ کَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ بِنْتٌ عُمْرُھَا ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَمِنْ یَوْمِ اسْتُشْھِدَ الْحُسَیْنُؑ مَا بَقِیَتْ تَرَاہُ فَعَظُمَ ذٰلِکَ عَلَیْھَا وَاَثَّرَ دُھَا وَاسْتَوْحَشَتْ لَہٗ وَکَانَتْ کُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاھَا یَقُوْلُوْنَ لَھَا غَدًا یَاْتِیْ وَمَعَہٗ مَا تَطْلُبِیْنَ اور اسی قیدخانہ مین ایک شاہزادی کمسن دختر امام حسینؑ بھی مقید تھی کہ جسکی عمر تین سال کی تھی اور جس روز سے کہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوے تھے اُس روز سے وہ بیکس دیدار پدر بزرگوار کو ترستی تھی پس یہ امر اُس سوگوار پر بہت گران ہوا اور اپنے پدر بزرگوار کے لیے نہایت متوحش رہا کرتی تھی اور جب وہ غم دیدہ اپنے پدر عالیمقدار کو طلب کرتی تھی تو اہلبیت اُس معصومہ سے بہلانے کے لیئے کہتے تھے کہ تمھارے بابا کل آئینگے اور جو چیز تم طلب کرتی ہو اپنے ہمراہ لائینگے اِلٰی اَنْ کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ مِنَ اللَّیَالِیْ رَأَتْ اَبَاھَا فِیْ دِمَشْقَ بِنَوْمِھَا فَلَمَّا انْتَبَھَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَانْزَعَجَتْ فَھَجَعُوْھَا وَقَالُوْا مَا ھٰذَا الْبُکَاءُ وَالْعَوِیْلُ فَقَالَتْ اِئْتُوْنِیْ بِوَالِدِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ وَمُھْجَۃِ فُؤَادِیْ وَکُلَّمَا ھَجَعُوْھَا اِزْدَادَتْ حُزْنًا وَبُکَاءً یہانتک کہ ایک رات اُس شاہزادی نے دمشق مین اپنے پدر عالیمقدار کو خواب مین دیکھا پس جب خواب سے بیدار ہوئی آواز گریہ و بکا بلند کی اور نہایت مضطرب ہوئی پس سب اہلبیتؑ نے مل کر اُسے تسکین دی اور کہا کہ اسقدر نوحہ و زاری کیون کرتی ہو پس اُس معصومہ نے کہا کہ میرے بابا کو بلا دو اور جسقدر اہلبیتؑ اُس بی بی کو تسکین دیتے تھے اُسی قدر اُسکے رنج و غم اور گریہ و زاری مین زیادتی ہوتی جاتی تھی فَعَظُمَ ذٰلِکَ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ

Pres[illegible] by w[illegible]raat.c[illegible]

فضجوا بالبکاء والعویل وجددوا الاحزان ولطموا الخدود وحثوا التراب علی رؤسہم
ونشروا الشعور وقاموا الصیاح پس یہ امر اہلبیتؑ پر نہایت گران ہوا پس سب نے آواز نوحہ
وبکا بلند کی اور اُنکا غم والم تازہ ہوگیا اور رخسار و نیز طمانچے مارے اور اپنے سر دین خاک
اڑائی اور بال سر کے کھول دیے اور آواز گریہ و بکا بہت بلند ہوگئی فسمع یزید لعنہ اللہ ضجیجہم
وبکاءہم فقال ما الخبر قالوا ان بنت الحسین الصغیرۃ رأت اباہا بنومہا فانتبہت
وھی تطلبہ وتبکی وتصیح پس یزید ملعون نے اُنکی آواز نوحہ و بکا کو سنا اور کہا کہ کیا واقعہ ہی لوگون
نے کہا کہ امام حسینؑ کی ایک چھوٹی صاحبزادی نے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا ہی اور خواب
سے چونک اُٹھی ہی اور وہ حضرت کو طلب کر رہی ہی اور روتی ہی اور آواز نوحہ و بکا بلند کرتی
ہی فلما سمع یزید لعنہ اللہ ذلک قال ارفعوا راس ابیہا وحطوہ بین یدیہا لتنظر الیہ
وتتسلی بہ پس جب یزید ملعون نے یہ واقعہ سنا تو کہا کہ سر اُسکے پدر عالیمقدار کا اُٹھا کر لیجاؤ
اور اُسکے سامنے جا کر رکھدو تا کہ اُسکی طرف نظر کرے اور اُسکے سبب سے اُسے تسلی ہو
فجاؤا بالراس الشریف الیہا مغطی بمندیل دیبقی فوضع بین یدیہا وکشف الغطاء عنہ
پس وہ اشرار نابکار سر مبارک حضرت سید ابرار ایک رومال دیبا اُڑھا کر اُس صاحبزادی کے
پاس لائے اور سامنے رکھدیا اور پوشش کو اُس سے دور کر دیا فقالت ما ھذا الراس فقالوا
لہا راس ابیک فرفعتہ من الطشت حاضنۃ لہ وھی تقول پس اُس یتیمہ نے کہا کہ یہ سر کسکا ہی
اُن اشقیا نے کہا کہ یہ سر تیرے بابا کا ہی پس اُس یتیمہ نے اُس سر اقدس کو طشت سے اُٹھا کر اپنی
گود مین لے لیا اور یہ جگر خراش بین کرنا شروع کیے یا اباہ من ذا الذی خضبک بدمائک
ہائے ای بابا کس شخص نے آپکو آپکے خون سے مخضب کیا یا ابتاہ من ذا الذی قطع وریدک
ہائے ای بابا کس شخص نے آپکی رگ گردن کو قطع کیا یا ابتاہ من ذا الذی ایتمنی علی صغر سنی
ہائے ای بابا کس شخص نے مجھے اس کم سنی مین یتیم کیا یا ابتاہ من بقی بعدک نرجوہ ہائے ای
بابا اب آپکے بعد کون ہمارا حامی و مددگار باقی رہا کہ جس سے ہم امید رکھین یا ابتاہ من للیتیمۃ

حتی تکبر ہائے ای بابا اب اس یتیمہ کا کون سرپرست ہی جسکے سایۂ عاطفت مین وہ سن شعور کو پہونچے
یا ابتاہ من للنساء الحاسرات ہائے ای بابا ان سربرہنہ عورتون کا اب کون مددگار رہی یا ابتاہ
من للارامل المسبیات ہائے ای بابا ان لٹی ہوئی بیوہ زنون کا اب کون حامی و معین ہی یا ابتاہ
من للعیون الباکیات ہائے ای بابا اب ان رونیوالیون کا کون تسلی دینے والا اور دلاسا
دینے والا ہی یا ابتاہ من للضائعات الغریبات ہائے ای بابا اب ان تباہ و برباد اور غریب و
مسافر بیون کا کون غمخوار ہی یا ابتاہ من للشعور المنشرات ہائے ای بابا اب ان رانڈون
کے پریشان بالون کا کون خبرگیر ہی یا ابتاہ من لنا بعدک واخیبتاہ ہائے ای بابا اب ہمارا
بعد آپ کے کون مددگار رہی ہائے ہم لوگ کسطرح بعد آپ کے ضائع ہوے یا ابتاہ من لنا بعدک
غربتنا ہائے ای بابا اب ہمارا بعد ہماری غربت کے کون مددگار ہی یا ابتاہ من لنا بعدک
واخیبتنا ہائے ای بابا اب ہمارا بعد آپ کے کون ناصر ہی افسوس ہی ہماری ناامیدی پر یا
ابتاہ لیتنی کنت لک الفداء ہائے ای بابا کاش کہ مین آپ پر نثار ہو جاتی یا ابتاہ لیتنی کنت
قبل ھذا الیوم عمیاء ہائے ای بابا کاش کہ مین قبل اس دن کے نابینا ہو جاتی اور آپکا سر انور
اس حالت سے نہ دیکھتی یا ابتاہ لیتنی وسدت الثری ولا اری شیبک مخضبا بالدماء
ہائے ای بابا کاش کہ مین زمین مین دفن ہو جاتی اور آپکی ریش منور کو خون سے رنگین نہ دیکھتی
ثم انہا وضعت فمہا علی فمہ الشریف وبکت بکاء شدیدا حتی غشی علیہا بعد اُسکے اُس
یتیمہ نے مُنھ اپنا حضرت کے دہن اقدس پر رکھدیا اور اسقدر روئی کہ کثرت گریہ و بکا سے غش
ہوگئی فلما حرکوہا واذا ھی قد فارقت روحہا الدنیا پس جب اہلبیتؑ نے اُس یتیمہ کو
بعد تھوڑی دیر کے حرکت دی ناگاہ دیکھا کہ اُس صاحبزادی کی روح دنیا سے مفارقت کر چکی
تھی فلما رای اہل البیت ما جری علیہا اعلنوا بالبکاء والصراخ واستجدوا العزاء و
کل من حضر من اہل دمشق فلم یر فی ذلک الیوم الا باک وباکیۃ پس جب اہلبیتؑ نے
یہ حال مشاہدہ فرمایا تو آواز نوحہ و زاری و فریاد و بیقراری بلند کی اور غم والم حضرت امام مظلومؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

تازہ ہوگیا اور جو شخص اُس روز اہل دمشق سے از قسم زن و مرد حاضر تھا وہ گریان و نالان نظر آتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؁

مجلس بست وششم احادیث فضیلت زیارت حضرت سید الشہدا علیہ السلام وروایت یوحنا طبیب نصرانی واسلام آوردن او وخواب ہندو شعار نوحہ ورہائی اہلبیتؑ از زندان شام وعذرخواہی یزید واراده دیت دادن ورسیدن اہل حرم بکربلای معلی وفقرات زیارت ناحیۂ مقدسہ

فِی الْمُنْتَخَبِ عَنِ الْاِمَامِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ زُرْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا فِی النَّارِ لَاَخْرَجْتُہٗ کتاب منتخب مین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا جناب امام حسینؑ علیہ السلام نے کہ جو شخص میری زیارت کرے میری وفات کے بعد تو زیارت کرونگا مین اُسکی بروز قیامت اور اگرچہ وہ آتش دوزخ مین بھی ہو تو البتہ باہر نکال لاؤنگا مین اُسکو وَرُوِیَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی السَّمَآءِ مُخْتَلَفُ الْمَلٰٓئِکَۃِ اور اُسی کتاب مین اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ فرمایا اُن جناب نے درمیان قبر امام حسینؑ سے آسمان تک محل آمد ورفت ملائکہ ہو اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر موسی بن عبد العزیز سے روایت کی ہو کہ ایک روز یوحنا طبیب نصرانی سر راہ خانۂ ابی احمد مجھسے ملا اور کہا کہ تمھین تمھارے پیغمبرؐ اور دین کی قسم دیتا ہون تم مجھسے بیان کرو جس شخص کی قبران اطراف مین قبر ابن ہبیرہ کے قریب واقع ہو اور تم مین سے بہت لوگ اُنکی زیارت کو جایا کرتے ہین وہ کون شخص ہین آیا اصحاب پیغمبرؐ مین سے کوئی ہین مین نے کہا وہ اصحاب مین سے نہین ہین بلکہ ہمارے پیغمبرؐ کی دختر کے فرزند جناب امام حسینؑ ہین تمھارا

مطلب اس سوال سے کیا ہو اُس طبیب نے کہا اُنکی ایک عجیب وغریب حکایت میرے پاس ہی مین نے کہا مجھسے بھی وہ حکایت بیان کرو اُس طبیب نے کہا شاپور خادم ہارون رشید نے رات کو مجھے بلایا جب مین اُسکے پاس گیا وہ مجھے موسی بن عیسی ہاشمی عباسی کے گھر مین لیگیا مین نے اُسے ایسا بیمار پایا کہ عقل اُسکی بالکل زائل ہوگئی تھی اور تکیہ لگاے بیہوش پڑا تھا اور ایک طشت اُسکے سامنے رکھا تھا جس مین اُسکے سب اعضاے اندرونی پڑے تھے اُن دنون مین اُسے ہارون نے کوفہ سے بلایا تھا پس ہارون نے شاپور اُسکے خادم خاص کو طلب کیا اور کہا تم پر واے ہو موسی کا یہ کیا حال ہوگیا ہی اور یہ بلا بیخبر کیونکر اسپر نازل ہوئی شاپور نے کہا مین بیان کرتا ہون آگاہ ہو کہ ایک ساعت قبل اسکے بہ صحیح وسالم بیٹھا تھا اور مصاحبین وخواص گرد حاضر تھے اور اُسوقت یہ بہت خوش دماغ وخوش حال تھا اور مطلق کوئی مرض وبیماری اسے نہ تھی ناگاہ حضرت امام حسینؑ کا نام اسکے سامنے لیا گیا اُس نے کہا رافضی اُنکے حق مین یہانتک غلو کرتے ہین کہ اُنکی خاک قبر کو دوا بناتے ہین جب وہ لوگ بیمار ہوتے ہین تو خاک قبر کھا لیتے ہین پس ایک شخص بنی ہاشم سے اُسوقت دربار مین حاضر تھا اُسنے کہا مجھے سخت بیماری تھی جو علاج کیا مفید نہوا یہانتک کہ میرے کاتب نے مجھسے کہا تربت امام حسینؑ شفاے ہر درد وبیماری ہی تھوڑی تربت وہان سے اُٹھا کر کھالو اچھے ہو جاؤگے پس مین نے موافق اُسکے کہنے کے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا موسی نے کہا اب بھی تمھارے پاس کچھ اُس مین سے باقی ہی اُس ہاشمی نے کہا تھوڑی سی خاک باقی ہی موسی نے کہا کچھ اُس مین سے میرے پاس لاؤ اُس ہاشمی نے اپنا خادم بھیجکر تھوڑی تربت قبر امام حسینؑ منگائی پس موسی نے وہ خاک اپنے ہاتھ مین لیکر از روے استہزا وشماتت (معاذ اللہ) اپنے اسفل بدن مین رکھ لی رکھتے ہی چلانے لگا اَلنَّارُ اَلنَّارُ یعنے مجھ مین آگ لگی جلدی طشت لاؤ شاپور کہتا ہی جب مین طشت لایا یہ اعضا واحشا اُسنے اُگل دیے مصاحب وخواص اُٹھ گئے اور وہ صحبت سرور وعیش بہ مجلس ماتم مبدل ہوئی طبیب نصرانی نے کہا اُسوقت شاپور نے مجھسے کہا آیا اس بارے مین کوئی تدبیر کارگر ہوسکتی ہی مین نے

Presented by www.ziaraat.com

پہونچے دوڑ کے اُس سر منور اور لب و دندان اطہر کے بوسے لیے اور بکمال نوحہ و زاری کہتے تھے اے میرے فرزند دلبند تجھے قتل کیا اور تجھے پانی نہ دیا کیا تجھے نہین پہچانتے تھے ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان | خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دیو و دد ہمہ سیراب و می مکید | خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد | آواز العطش ز بیابان کربلا

بعد اسکے فرمایا اے فرزند گرامی مین تیرا جد رسول خدا ہون اور یہ تیرا پدر علی مرتضیٰ ہے اور یہ تیرا برادر حسن مجتبیٰ ہے اور یہ تیرے چچا جعفر طیار اور عقیل و حمزہ اور عباس ہین اسی طرح تمام اپنے اہلبیت کو نام بنام بتایا ہند کہتی ہے مین اس خواب سے خائف و ترسان بیدار ہوئی اور جب اُس سر بزرگوار کے پاس گئی تو دیکھا کہ نور اُس سر منور سے جانب آسمان ساطع ہے مین نے جا کر قصد کیا کہ یزید کو بیدار کر کے اُسکو اپنے خواب سے مطلع کرون مگر اُس کو اُس کی جگہ پر نہ پایا جب تلاش کیا تو دیکھا کہ وہ ایک مکان تاریک مین دیوار کی طرف مُنھ کیے بیٹھا ہے اور نہایت بیم و اندوہ و خوف سے کہتا ہے مَالِیْ وَلِلْحُسَیْنِ یعنی افسوس ہزار افسوس مجھکو قتل حسینؑ سے کیا مطلب تھا۔ الغرض جب اُسنے میرا خواب سنا اُسکا غم و اندوہ اور زیادہ ہوا اور سر جھکا کر کچھ جواب نہ دیا المختصر جب صبح ہوئی تو اہلبیت رسالتؑ کو طلب کر کے اُنکو نہایت عزت و حرمت سے شام مین رہنے یا مدینۂ منورہ کی طرف چلے جانے پر اختیار دیا اُنھون نے کہا اول ہمکو اُس امام مظلومؑ کے ماتم برپا کرنے کا حکم دے اُسنے کہا جو تمھین منظور ہو وہ کرو اور ایک مکان اُنکے واسطے مقرر کیا اہلبیتؑ نے جامہ ہاے سیاہ پہنے اور ملک شام مین جسقدر قریش و بنی ہاشم تھے وہ ماتم و گریہ و زاری و تعزیت و سوگواری مین اُنکے شریک ہوے اور سات دن تک اُن حضرت پر نوحہ و زاری کی حضرات کیونکر گریہ و زاری نہ کرتے اہلبیت رسولؐ اسواسطے کہ اسوقت تک اُن مظلومون کو ظالمون کی شدت ظلم سے رونا تک میسر نہ ہوا تھا چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین کہ راہ شام مین یہ حالت تھی کہ وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے ہوے تھے

شمع قریب رکھی اور اُس طشت مین نظر کر کے دیکھا کہ دل و جگر اور طحال و پھیپھڑا اُسکا طشت مین پڑا ہے یوحنا کہتا ہے کہ کبھی ہرگز مین نے ایسی حالت تمام عمر مشاہدہ نہ کی تھی پس مین نے شاپور سے کہا اسکی چارہ جوئی کسی سے نہین ہو سکتی مگر ہان عیسیٰ بن مریمؑ اسکا علاج کر سکتے ہین کہ وہ جناب مُردے کو زندہ کرتے تھے شاپور نے کہا سچ کہتے ہو ولیکن تم یہان حاضر رہو کہ عاقبت کار بھی اسکی معلوم ہو جائے یوحنا کہتا ہے کہ مین اُسکے پاس حاضر تھا اور موسیٰ بدستور اُسی طرح بیہوش پڑا تھا یہانتک کہ وقت سحر واصل جہنم ہوا آزادی کہتا ہے کہ اسکے بعد یوحنا طبیب نصرانی کو مین نے دیکھا کہ مکرر زیارت قبر مبارک حضرت امام حسینؑ کو آتا تھا باوجودیکہ وہ نصرانی تھا بعد اسکے مسلمان ہو گیا اور اسلام اُسکا کامل ہوا افسوس ہزار افسوس مومنین غیر مسلم تو اُن امام مظلوم کا اسقدر پاس کرین کہ اُنکی قبر منور کی زیارت کے لیے حاضر ہون اور آخر الامر مسلمان ہو جائین وہ کیسے مسلمان تھے کہ جنھون نے اُنھین امام حسینؑ کو بیگناہ تین روز کا بھوکا پیاسا مع عزیز و اقربا مانند گوسفندان قربانی کے ذبح کیا اور بعد شہادت کے اُنکے تن نازک سے قصد بے ادبی کیا اور جسم مطہر سے لباس و زرہ اُتار لیے گئے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی کسی ملعون نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت مبارک قطع کی کسی شقی نے ایک کمر بند کے لیے دونون ہاتھ اُن جناب کے بند دست سے جدا کیے اور خیمون مین آگ لگا دی اور اہلبیتؑ کو اسیر کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور مدتون قید خانۂ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد ایک زمانۂ دراز کے رہا کیا چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے کہ ہند زن یزید نے کہا جب شہداے کربلا کے سر شام مین لائے مین نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور فوج فوج ملائکہ نازل ہو کر حضرت امام حسینؑ کے سر مبارک کے برابر کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک ابر آسمان سے اُترا اور اُس ابر مین بہت لوگ تھے اُن مین ایک مرد نہایت صباحت و نور و صفا رکھتے تھے جب وہ زمین پر

جو اُن اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ ہمارے سر پر نیزہ لگاتا تھا اور رونے سے منع کرتا تھا اب مین مومنین سے عرض کرتا ہون کہ آپکو قسم ہی خدا کی خیال تو کیجیے کہ جب اتنی مدت کے بعد اشراف اور رؤسائے اہل شام کی عورتین پرسا دینے کو آئی ہونگی تو اہلبیت رسولؐ کی کیا حالت ہوئی ہوگی ؎

گردش چرخ کجا صاحب توقیر کجا ۔ ناگنہ کردہ کجا شدت تعزیر کجا
ہر چہ بر آل نبیؐ آمدہ یوم عاشور ۔ تاب تقریر کجا قوت تحریر کجا
گشتہ پامال تہ سم ستوران قاسمؑ ۔ گل کجا صرصر آتشکدہ تاثیر کجا
قطع شد بازوی پر زور زمشک آب بریخت ۔ جہد عباسؑ کجا خواہش تقدیر کجا
رفت بر باد شباب علیؑ اکبر بستان ۔ داغ فرزند کجا آن پدر پیر کجا
بر کف شاہ علیؑ اصغر نادان جان داد ۔ تیر سہ شعبہ کجا گردن بے شیر کجا
بود شبیرؑ سراپا ز جراحت پُر درد ۔ آن تن نرم کجا نیزہ و شمشیر کجا
از لعاب دہن احمد مرسلؐ پرورد ۔ لب کجا سنگ کجا حلق کجا تیر کجا
در رہ شام شقی فرق شہ دین و بیخت ۔ نخل پر خار کجا زلف گرہ گیر کجا

الحاصل روز ہشتم یزید نے اُنکو طلب کیا اور عذر خواہی کر کے شام مین رہنے کی اُنکو تکلیف دی جب اُنھون نے قبول نہ کیا محلہائے مزین اُنکے واسطے آراستہ کیے اور خرچ کے واسطے مال حاضر کیا اور عجب طرح کا کلمہ اُس بے حیا نے اپنی زبان پر جاری کیا کہنے لگا کہ یہ دیت ہی خون امام حسینؑ کی اور یہ اُس ظلم کا عوض ہی جو تم اہلبیتؑ پر ہوا ام کلثومؑ نے فرمایا اے یزید تو کس قدر قلیل الحیا ہی ہمارے بھائیون اور عزیزون کو قتل کر کے کہتا ہی کہ یہ عوض ہی اُس فعل کا جو مین نے کیا حالانکہ تمام دنیا کا معاوضہ اُنکے ایک رونگٹے سے نہین ہو سکتا بعد اسکے بروایت شیخ مفید وغیرہ یزید ملعون نے نعمان بن بشیر کو کہ صحابۂ جناب رسالتمآبؐ سے تھے طلب کیا اور کہا کسی شامی کو کہ جو صلاح و نیکی اور امانت و دیانت سے موصوف ہو اِنکے ہمراہ کر دو اور عمدہ طرح سے اِنکے سفر کی تیاری کر دو اور کچھ لوگ نگہبانی کے لیے اُنکے ہمراہ روانہ کرو اور بروایت دیگر خود نعمان کو ہمراہ کیا بعد ازان حضرت

امام زین العابدینؑ کو طلب کر کے رفع تشنیع کے لیے کہا ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے اگر مین اُسکی جگہ پر ہوتا تو جناب امام حسینؑ جو کچھ مجھسے طلب کرتے مین اُنکو دیتا اور مَین اُنکے قتل پر راضی نہ ہوتا آپ ہمیشہ مجھکو خط لکھا کرین اور جو حاجت ہو وہ مجھسے طلب فرمائین کہ مین بجالاؤنگا افسوس ہزار افسوس مومنین کیا انقلاب ہی زمانہ کا کہ جو حاجت روائے عالم ہو اُسکی شان مین ایسی بے ادبی کی جائے اور یزید سا شقی و بخیل اُس سے کہے کہ جو حاجت ہو مجھسے طلب کیجیے کہ مین آپکی حاجت بر لاؤنگا بعد اسکے جس شخص کو اُنکی رفاقت و نگہبانی پر مقرر کیا تھا اُسکو طلب کر کے حضرتؑ کی رعایت کے باب مین اُس سے بہت کچھ کہا اور جب اہلبیتؑ روانہ ہو کے قریب عراق پہونچے اُس شخص سے جو اُنکے ہمراہ تھا کہا کہ ہمکو کربلا لیچلو اور وہان سے مدینہ کی جانب روانہ ہو اُس شخص نے منظور کیا جب کربلا پہونچے اُس روز جابر بن عبداللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم اور اُن امام مظلومؑ کے اقارب حضرتؑ کی زیارت کو آئے تھے اُس مقام متبرک مین آپس مین ملاقات کر کے بہت گریہ و زاری کی ایک جماعت کثیر عورات قریہ و دیہات سے وہان حاضر ہوئین اور مراسم تعزیت بجالائین بعد اُسکے روانہ ہوے آہ آہ مومنین وہ دن بھی یاد کر لیجیے کہ جسدن یہی اہلبیتؑ عصمت و طہارت مانند اسیرون کے طوق و زنجیرین گرفتار کیے گئے تھے اور شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے جاتے تھے جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیۂ مقدسہ مین ارشاد فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَۃِ الْبَارِزَاتِ سلام خدا ہو اُن سرون پر جو نیزون پر بلند کیے گئے سلام خدا ہو اُن مخدرات عصمت و طہارت پر جو بے پردہ کی گئین اور خیمون سے بظلم و ستم نکالی گئین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ہُتِکَتْ حُرْمَتُہٗ سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکا عہد توڑا گیا سلام خدا ہو اُن جناب پر جنکی ہتک حرمت کی گئی اور اُسی زیارت مین حجت خدا دوسرے مقام پر حضرت سید الشہداؑ کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہین وَسُبِیَ اَہْلُکَ کَالْعَبِیْدِ وَصُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْہَہُمْ حَرُّ الْہَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ اور ای جد بزرگوار آپکے اہل حرم مثل کنیزون کے قید ہو گئے اور لوہے

Presented by www.ziaraat.com

کی زنجیرون مین جکڑ دیے گئے اور پشت پر ناقون کی سوار کیے گئے کہ تمازت دوپہر کی دھوپ کی اُنکے چہرونکو جلائے دیتی تھی اور صحراؤن مین اور جنگلون مین بظلم و ستم پھرائے جاتے تھے اَیدِیْھِم مَغْلُولَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اس طرح کہ ہاتھ اُنکے اُنکی گردنون مین بندھے

تھے اور وہ بیچارے بازارون مین پھرائے جاتے تھے ؎

فنا میان بستند باز و زینبؑ و کلثوم را	ای فلک آن ابتدا این انتہای اہلبیت

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و ہفتم فضائل گریہ و روایت ابو عمارہ شاعر و اشعار در توصیف اشک عزا و رسیدن اہل حرم بمدینہ و روایت بشیر بن حذلمؓ و اشعار بشیر و ترجمہ خطبہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و اشعار نوحہ بزبان حال

فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ عَنِ الْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ لِفُضَیْلٍ تَجْلِسُوْنَ وَ تُحَدِّثُوْنَ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاکَ قَالَ اِنَّ تِلْکَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّھَا فَاَحْیُوْا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ فَرَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَنَا یَا فُضَیْلُ مَنْ ذَکَرَنَا اَوْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِہٖ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ کتاب بحار الانوار مین ازدی سے منقول ہو وہ کہتا ہی کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؑ نے فضیل سے سوال کیا کہ آیا تم لوگ مجلسون مین بیٹھتے ہو اور ہمارا ذکر بیان کرتے ہو اُسنے عرض کیا کہ ہان یا ابن رسول اللہ خداوند عالم آپ پر مجھے فدا کرے حضرتؑ نے فرمایا کہ مین اُن مجلسون کو دوست رکھتا ہون پس تم شیعون کو لازم ہی کہ ہمارے امر کو زندہ کرو (یعنی ای فضیل ہمارے فضائل و مصائب کو بیان کرو) بعد اسکے حضرتؑ نے دعا دی اپنے شیعون کو اور فرمایا کہ خدا رحمت اپنی نازل کرے اُس شخص پر جو ہمارے امر کو زندہ کرے بعدہ حضرتؑ نے ثواب گریہ بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای فضیل جو شخص ہمارا ذکر کرے یا اُسکے نزدیک ہم ذکر کیے جائین یعنی وہ شخص سنے پس اُسکی آنکھ سے آنسو برابر پر مگس کے

نکلے تو خداوند غفار کل گناہ اُسکے بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے بھی زیادہ ہون اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ اور ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسندہاے معتبرہ ابو عمارہ شاعر سے روایت کی ہی کہ کہا مین ایک روز جناب امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا کہ چند شعر مرثیہ حضرت امام حسینؑ مین اُس طریقہ سے جسطرح تم پڑھتے ہو اور نوحہ کرتے ہو پڑھو جب مین نے مرثیہ شروع کیا تو حضرت بہت روئے اور صداے زنان آنحضرتؑ بھی پس پردہ سے بلند ہوئی ابو عمارہ کہتے ہین کہ جب مین فارغ ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جو ایک شعر مصیبت حضرت امام حسینؑ مین پڑھے اور پچاس آدمیون کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوتا ہی اور اگر تیس آدمیونکو رولائے جب بھی بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر بیس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر دس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر پانچ آدمیونکو رولائے بہشت اُسپر بھی واجب ہوگا اور جو خود بھی روئے اور ایک آدمی کو رولائے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور اگر خود ہی مرثیہ پڑھے اور خود ہی تنہا روئے بہشت اُسپر واجب ہوگا اور جسے رونا نہ آئے اور رونیوالون کی صورت بنائے جنت اُسپر واجب ہوگا بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا کہ جو حضرت امام حسینؑ کو یاد کرے اور اُسکی آنکھ سے آنسو بقدر پر مگس نکلے تو ثواب اُسکا خدا پر ہی اور خدا اُسکے لیے کسی ثواب پر راضی نہین ہی بغیر بہشت عطا کرنے کے سبحان اللہ مومنین کیا مرتبہ ہی گوہر اشک عزاے جناب سید الشہدا کا کہ جسکی خود ائمۂ ہدیٰ تعریف فرماتے ہین اب چند شعر

توصیف اشک عزا کے سنیے ؎

بلی اشک عزا در بے مثالے	بود بالاتر از سلک لآلے
لآلے را کجا این قدر و مقدار	خدا این اشک را باشد خریدار
ز دلہا دور سازد درد این اشک	کند نار جہنم سرد این اشک
چو مصقل زنگ عصیان را زداید	جلا آئینۂ دل را نماید
با آبش رحمت داور زند موج	درین یک قطرہ صد کوثر زند موج

Presented by www.ziaraat.com

چراغ بزم عصیان ست این اشک	دلیل راہ ایمان ست این اشک
متاع رحمت ست این دانۂ اشک	بہای جنت ست این دانۂ اشک
دران طوفان کہ لرزد خلق را دل	رساند کشتی باکی بہ ساحل

حضرات اسوقت مجھے ایک اور شاعر کا حال یاد آگیا وہ کون شاعر ہین مومنین سمجھ گئے ہونگے وہ شاعر بشیر بن حذلم تھے چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ بشیر بن حذلم جو ہمراہیان اہلبیت سے تھا وہ کہتا ہی جب ہم قریب مدینہ پہونچے تو حضرت سید الساجدین نے ایک جگہ قریب شہر نزول اجلال فرمایا اور حکم دیا کہ خیمہ برپا کرین اور قناتین کھڑی ہون پھر فرمایا ای بشیر بن حذلم خدا تیرے باپ پر اپنی رحمت نازل کرے کہ تیرا پدر مرد شاعر تھا اپنے باپ کا حصہ تونے بھی پایا ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان یا بن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون حضرت نے فرمایا پس مدینہ مین جاکر چند شعر مرثیۂ سید الشہدا مین پڑھ اور اہل مدینہ کو ہمارے آنے سے مطلع کر بشیر کہتا ہی مین سوار ہوکر مدینۂ طیبہ مین داخل ہوا جب مسجد رسول کے قریب پہونچا صدائے گریہ و زاری بلند کی اور یہ شعر پڑھے ؎

یَا اَھْلَ یَثْرِبَ لَامُقَامَ لَکُمْ بِھَا	قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَاَدْمُعِیْ مِدْرَارٗ
اَلْجِسْمُ مِنْہُ بِکَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ	وَالرَّاسُ مِنْہُ عَلَی الْقَنَاتِ یُدَارٗ

یعنی ای اہل یثرب یہ جگہ اقامت کی نہین رہی کیونکہ حضرت امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین شہید ہوگئے اور اس سبب سے میری آنکھون سے سیلاب اشک روان ہی اور اُنکا بدن شریف کربلا مین درمیان خاک و خون افتادہ ہی اور اُنکا سر مبارک نیزہ پر شہر بشہر پھراتے ہین بعد اسکے کہا حضرت امام زین العابدینؑ مع بقیۂ اہلبیتؑ تمھارے قریب آگئے ہین اور مین اُنکا قاصد ہون جب یہ آواز مدینہ مین بلند ہوئی تمام مخدرات بنی ہاشم اور مہاجرین و انصار کی عورتین سر و پا برہنہ اپنے مکانون سے نکل پڑین اس صورت سے کہ اپنے مُنھ پر طمانچے مارتی تھین اور اپنے بال پریشان کرکے صدائے نالہ و نوحہ و زاری اور واویلاہ وامصیبتاہ بلند کرتی تھین بشیر کہتا ہی

کہ مین نے کبھی مدینہ کو اس حال سے نہ دیکھا تھا اور کبھی اُس روز سے تلخ تر اور کوئی ماتم اُس سے عظیم تر نہ دیکھا تھا پس سب میرے پاس آئے اور کہا ای خبر بد سنانے والے تو نے ماتم جناب سید الشہدا مین ہمارے اندوہ کو تازہ کیا اور ہماری جراحتون کو اپنے نالۂ جانسوز سے خراشیدہ کیا تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی مین نے کہا مین بشیر بن حذلم ہون میرے آقا جناب امام زین العابدین نے مجھکو تم سب کے پاس بھیجا ہی اور خود مع عیال امام شہید غریب فلان مقام پر مقیم ہین جب مجھسے یہ خبر سنی تمام زن و مرد سر و پا برہنہ روتے پیٹتے اُس طرف روانہ ہوسے بشیر کہتا ہی کہ مین ہر چند گھوڑا دوڑاتا تھا اور تعجیل چاہتا تھا مگر کثرت و ہجوم سے راہ نہ ملتی تھی جب مین حضرتؑ کے قریب خیمہ پہونچا مین نے دیکھا کہ حضرت امام زین العابدینؑ کرسی پر جلوہ افروز ہین اور چشم مبارک سے مثل باران آنسو جاری ہین اور رومال سے آنسو پاک کرتے جاتے ہین اور ہر جانب سے صدائے نوحہ و گریہ مردون اور عورتون اور کنیزون اور خواتین معظمہ کی بلند ہی جوق جوق لوگ چلے آتے ہین اور حضرت کو پرسا دیتے ہین صدائے واحسیناہ عرش برین تک بلند ہی سیلاب اشک اہل زمین آسمان تک پہونچا ہی قدسیون کے اشک خونین نے روئے زمین کو گلگون کردیا ہی الغرض جب شور و فغان مین کچھ تسکین ہوئی تو حضرتؑ نے لوگون سے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جب سب ساکت ہوسے حضرتؑ نے فرمایا مین اُس خدا کی حمد کرتا ہون جو پروردگار عالمیان ہی اور تمام خلائق پر رحیم و مہربان ہی وہی صاحب روز جزا اور آفرینندۂ ارض و سما ہی اور معرفت اُسکی ادراک عقول سے بعید اور رازہای پنہان سے قریب ہی پھر فرمایا حمد کرتا ہون مین اُسکے لیے عزائم امور اور مصائب دہور اور محنت ہای دردآورندہ اور ماتم ہای صبر برانداز ندہ پر ایہا الناس خاص خدا کے لیے حمد ہی کہ ہم کو سخت ترین مصیبت مین مبتلا کیا اور اسلام مین رخنۂ عظیم پیدا ہوا سید جوانان بہشت کو قتل کیا اور اُسکے فرزندون اور اہلبیتؑ کو اسیر کیا اور اُسکا سر نیزہ پر شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا یہ وہ مصیبت ہی جسکا مانند نہین پس کونسا دل بعد دیکھنے ایسی مصیبت جانسوز

Pres[redacted] by w[redacted]raat.[redacted]

کے شاد ہوگا تحقیق کہ ساتون آسمانون نے حضرتؑ کی شہادت پر گریہ کیا اور دریا خروش مین آئے اور آسمان و زمین کو تزلزل ہوا اور درختون مین آگ لگ گئی ماہیان دریا آتش حرمان پر طپیدہ ہوئین قدسیان عالم بالا اور حاملان عرش اعلی نے مصیبت جناب سید الشہدا مین اشک خونین بہائے ایہا الناس کون دل اس محنت سے شگافتہ نہ ہوا اور کون سینہ اس مصیبت مین مجروح نہوا ایہا الناس آگاہ ہو کہ ہم کو مانند اسیرون کے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا حضرات بعد اسکے امام زین العابدینؑ نے عجب طرح کا کلمہ ارشاد فرمایا کہ تمام عمر انشاء اللہ جب اُسکا خیال کیجیے گا تو یقین ہی ضرور رو دیجیے گا حضرتؑ فرماتے ہین قسم ہی خدا کی اگر پیغمبرؐ ان لوگون سے ہماری ذلت اور قطع نسل کے لیے سفارش کرتے تب بھی ہر آئینہ اس سے زیادہ ظلم نہ کرتے حالانکہ حضرت رسولؐ نے ہمارے اعزاز و اکرام اور رعایت حقوق و احترام کی اُن سے سفارش کی ہی بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کیا ماتم جانگداز اور کیا واقعۂ راحت برانداز ہی مین خدا سے اپنا اجر طلب کرتا ہون اور اُسی سے امید ثواب رکھتا ہون اور وہی ظالمون سے انتقام لینے والا ہی اور صابرون کا ثواب دینے والا ہی بعد اُسکے مدینہ مین تشریف لائے جب حضرت رسولؐ کے مرقد منور اور ضریح مقدس پر نظر پڑی فریاد کی کہ وَاجَدَّاهُ وَامُحَمَّدَاهُ آپکے حسینؑ کو تین روز کا بھوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا اور آپکے اہلبیتؑ محترم کو اسیر کیا آہ آہ مومنین اُس وقت اہلبیت رسولؐ یہ نوحہ و بکا کرتے تھے جیسے شاعر نے بزبان حال اس طرح نظم کیا ہی

اشعار

جہا کہ بی تو با قوم کوفیان کردند
ہما ستم زدگان منع آب و نان کردند

نشستہ بر شتران برہنہ بی معجر
تمام بیکس و بی آشنا و بی یاور

بہر دیار کہ وارد شدیم غوغا بود
مخدرات ترا خلق در تماشا بود

پس دوبارہ مدینہ مین خروش برپا ہوا اور صدائے گریہ و نالہ در و دیوار سے بلند ہوئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و ہشتم مبتلا شدن بندۂ مومن بہ بلیات و اشعار نوحہ حضرت ام کلثوم علیہا السلام در وقت ورود مدینہ

فِیْ کِتَابِ عَلِیٍّ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً اَلنَّبِیُّوْنَ ثُمَّ الْوَصِیُّوْنَ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ وَاِنَّمَا یُبْتَلَی الْمُؤْمِنُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِہِ الْحَسَنَۃِ فَمَنْ صَحَّ دِیْنُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اشْتَدَّ بَلَاءُہٗ وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلِ الدُّنْیَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عُقُوْبَۃً لِکَافِرٍ وَمَنْ سَخُفَ دِیْنُہٗ وَضَعُفَ عَمَلُہٗ قَلَّ بَلَاءُہٗ وَاِنَّ الْبَلَاءَ اَسْرَعُ اِلَی الْمُؤْمِنِ التَّقِیِّ مِنَ الْمَطَرِ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِ کتاب کافی مین ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہین کہ وہ کتاب جو جناب امیر المومنینؑ نے اپنے دست حق پرست سے لکھی تھی اُس مین یہ عبارت لکھی تھی کہ سخت ترین مردم از روے بلا انبیا ہین بعد اُسکے اوصیا ہین بعد اُسکے اور لوگ ہین جو اُن سے کم رتبہ ہین مثل علما و صلحا وغیرہ کے اور مومن بقدر اپنے اعمال نیک کے بلا مین گرفتار ہوتا ہی پس جس شخص کا دین صحیح ہی اور عمل اُسکا نیک ہی بلا اُسکی زیادہ شدید ہی اور یہ اسواسطے ہی کہ خداوند عالم نے دنیا کو مومن کے لیے ثواب اور کافر کے لیے عذاب نہین گردانا ہی یعنی مومن کے اعمال نیک کا ثواب دنیا مین عنایت نہین فرماتا ہی بلکہ اُسے آخرت پر موقوف کیا ہی اور کافر کے اعمال بد کی سزا بھی دنیا مین نہین دیتا ہی بلکہ قیامت مین دیگا اور جس شخص کا دین باطل ہی اور عمل اُسکا ضعیف ہی بلا بھی اُسکے لیے کم ہی اور بدرستیکہ بلا مومن پرہیزگار کیطرف اُس سے جلد تر نازل ہوتی ہی کہ جسطرح باران آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہی وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْتَلِی الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ بَلِیَّۃٍ وَیُمِیْتُہٗ بِکُلِّ مِیْتَۃٍ وَلَا یَبْتَلِیْہِ بِذَہَابِ عَقْلِہٖ اَمَا تَرٰی اَیُّوْبَ کَیْفَ سُلِّطَ اِبْلِیْسُ عَلٰی مَالِہٖ وَعَلٰی وُلْدِہٖ وَعَلٰی اَہْلِہٖ وَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِنْہُ وَلَمْ یُسَلَّطْ عَلٰی عَقْلِہٖ تُرِکَ لَہٗ لِیُوَحِّدَ اللّٰہَ بِہٖ اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرتؑ نے فرمایا بدرستیکہ خدای عز و جل مومن کو ہر بلا مین مبتلا کرتا ہی اور ہر طرح کی موت سے اُسے مار ڈالتا ہی اور اُسے ایسے مرض مین

Presented by www.ziaraat.com

مبتلا نہین کرتا ہی کہ اُسکی عقل جاتی رہے بعد اُسکے حضرت نے مثال کے لیے یہ حکایت یاد دلائی اور فرمایا کہ تم نے حضرت ایوبؑ کا حال نہین دیکھا کہ ابلیس ملعون کیونکر اُنکے مال پر مسلط کیا گیا اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے اقارب پر اور اُنکی کل چیز و بیز اُسے غلبہ حاصل تھا مگر شیطان شقی اُنکی عقل پر مسلط نہین کیا گیا اور اُنکی عقل کو خداوند عالم نے محفوظ رکھا تاکہ اُسکی وحدانیت و ربوبیت مین کسی طرح کا شک نہ لائین اور قصہ حضرت ایوبؑ کا بہت مشہور و معروف ہی حاجت بیان نہین ہی وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَکْرُمُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الْجَنَّۃَ بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا وَاِنَّ الْکَافِرَ لَیَھُوْنُ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی لَوْ سَاَلَہُ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا اَعْطَاہُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ مُلْکِہٖ شَیْئًا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرتؑ نے کہ تحقیق مومن خداوند عالم کے نزدیک ایسا بزرگ مرتبہ ہی کہ اگر وہ سوال کرے جنت اور نعمات جنت کا تو خداوند عالم اُسکو موافق اُسکے سوال کے عطا فرمائیگا بغیر اسکے کہ اُسکے مُلک سے کوئی چیز کم ہو (یعنی اُسکے عطا کرنے سے اُسکی جنت مین کوئی کمی محسوس نہ ہوگی) اور علی ہذا القیاس کافر خدا کے نزدیک ایسا ذلیل ہی کہ اگر وہ سوال کرے دنیا و مافیہا کا تو خدا اُسکو عطا کریگا اور اُسکے مُلک مین کوئی کمی محسوس نہ ہوگی وَاِنَّ اللّٰہَ لَیَتَعَاھَدُ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَتَعَاھَدُ الْغَائِبُ اَھْلَہٗ بِالطُّرَفِ وَاِنَّہٗ لَیَحْمِیْہِ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِی الطَّبِیْبُ الْمَرِیْضَ اور خداوند عالم اپنے بندہ مومن کو پے در پے بلاؤن مین مبتلا کرتا ہی جسطرح کہ شخص غائب اپنے اہل و عیال کے لیے تحفے اور عجائب لاتا ہی اور بدرستیکہ خداوند عالم بچاتا ہی بندۂ مومن کو دنیا سے جسطرح کہ طبیب مریض کو بچاتا ہی (یعنی بندۂ مومن کو خداوند عالم دنیا مین مشغول ہونے سے محفوظ رکھتا ہی تاکہ دنیا کے امور مین مبتلا ہوکے یاد خدا کو نہ بھولے) وجہ اسکی یہ ہی کہ مومن کے لیے خداوند عالم نے جنت اور نعمات جنت مہیا کر رکھی ہین یہی حدیث مصداق ہی قول جناب رسالتمآبؐ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ کی یعنی دنیا قید خانہ ہی مومن کے لیے اور جنت ہی کافر کے لیے اور احادیث اس باب مین اس کثرت سے ہین کہ اگر بہت سی مجالس مین ذکر کیے جائین تو شاید بخوبی بیان ہوسکین چنانچہ صاحبان علم و بصیرت و ارباب دانش و خبرت خوب واقف

ہین کچھ حاجت بیان نہین ہی خلاصۂ مطلب یہ ہی کہ خداوند عالم جسے اپنے بندون مین سے بہت دوست رکھتا ہی اُسے بلاہاے شدیدہ اور مصائب عدیدہ مین مبتلا کرتا ہی حضرت آدمؑ سے لیکر تا جناب رسالتمآبؐ کوئی پیغمبرؐ ایسا نہین گذرا کہ جو آفات و بلیات مین مبتلا نہ ہوا ہو اور ائمہؑ و اوصیا مین جناب امیر المومنینؑ سے لیکر جناب امام حسن عسکریؑ تک کوئی امام ایسا نہین گذرا کہ جو انواع و اقسام کے شدائد و آلام مین گرفتار نہوا ہو اسی وجہ سے جناب صاحب العصر والزمانؑ کی غیبت ہوگئی اسواسطے کہ اگر موافق مصلحت خدا وہ حضرت غائب نہ ہوجاتے تو اُنھین بھی اشقیا مانند اُنکے آباؤ اجداد کے تیغ ظلم و عناد سے شہید کر ڈالتے گو کہ حضرت تھوڑے ہی دنون ظاہر رہے جسپر بھی اُن ملعونون نے کیا کیا اذیتین پہونچانیکا قصد کیا اور بعد آپکی غیبت کے آپکے شیعون اور دوستون پر کیا کیا ظلم و ستم گذر گئے ذاکر کہان تک بیان کرے مگر مومنین اتنا ضرور عرض کرونگا کہ جو مصائب و شدائد آپ کے آقا مظلوم کربلا غریب الغربا سید الشہداءؑ

دُرِ یگانۂ دریاے مجمع البحرین — بجون طبیدۂ کرب و بلا امام حسینؑ

پر گذر گئے وہ مصائب و شدائد حضرت آدمؑ سے تا ایندم اور اسوقت سے تا قیام قیامت نہ کسی پر گذرے ہین نہ گذرینگے سب پیغمبرون پر اور اوصیا پر اُنکی حیات مین مصیبتین گذرین لیکن یہان بعد شہادت بھی اعداے دین نے چین لینے نہ دیا لاش اطہر پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور اہلبیت طاہرینؑ کو قید کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اور ایک مدت تک زندان شام مین محبوس رکھا اور اُنپر رحم نہ کیا اور بعد رہائی اُنھین وطن جانے کی اجازت ملی جب اہلبیت اطہارؑ شام سے واپس ہوکر وارد مدینۂ طیبہ ہوے تو بی بیون کے بین سے ایسا کہرام عظیم برپا ہوا کہ در و دیوار سے آواز نوحہ و بکا بلند ہوئی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار ملالت آثار پڑھتی تھین

مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا — فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنیکو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے الام و صدمات لیکر پہونچے

Presented by www.ziaraat.com

اَلَا یَا خَیْرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنَّا بِاَنَّا قَدْ فُجِعْنَا فِیْ اَخِیْنَا

ای مدینے ہماری طرف سے جناب رسول خدا کو اسکی خبر کردے کہ ہم اپنے برادر بزرگوار کے غم مین مبتلا کیے گئے اور رولائے گئے

وَاِنَّ رِجَالَنَا بِالطَّفِّ صَرْعٰی بِلَا رُؤُسٍ وَقَدْ ذَبَحُوْا بَنِیْنَا

اور بدرستیکہ مرد ہمارے زمین کربلا پر بے سر پڑے ہین اور ہمارے اطفال کو دشمنون نے ذبح کر ڈالا

وَاَخْبِرْ جَدَّنَا اَنَّا اُسِرْنَا وَبَعْدَ الْاَسْرِ یَا جَدَّا سُبِیْنَا

اور ای مدینے ہمارے نانا کو خبر کردے کہ تحقیق ہم اسیر کیے گئے اور بعد اُسکے بندی بنائے گئے

وَرَهْطُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْحَوْا عَرَایَا بِالطُّفُوْفِ مُسَلَّبِیْنَا

اور جماعت آپکی یا رسول اللہ زمین کربلا پر عریان پڑی ہو کہ لباس بھی اُنکے جسم پر نہین ہے

وَقَدْ ذَبَحُوا الْحُسَیْنَ وَلَمْ یُرَاعُوْا جَنَابَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْنَا

اور یا رسول اللہ حسینؑ کو ظالمون نے ذبح کر ڈالا اور ہمارے بارے مین آپ کی رعایت نہ کی

فَلَوْ نَظَرَتْ عُیُوْنُكَ لِلْاُسَارٰی عَلٰی اَقْتَابِ الْجِمَالِ مُحَمَّلِیْنَا

یا رسول اللہ پس اگر آپ ملاحظہ فرماتے اپنی ذریت کے قیدیون کو کہ کجاوون پر اونٹونکے بٹھائے گئے ہین تو آپ کو نہایت غم والم ہوتا

رَسُوْلَ اللّٰہِ بَعْدَ الصَّوْنِ صَارَتْ عُیُوْنُ النَّاسِ نَاظِرَةً اِلَیْنَا

یا رسول اللہ بعد عزت اور پردہ کے ہم بے پردہ کیے گئے کہ ہمین ہر کس و ناکس دیکھتا تھا

وَكُنْتَ تَحُوْطُنَا حَتّٰی تَوَلَّتْ عُیُوْنُكَ ثَارَتِ الْاَعْدَا عَلَیْنَا

اور آپ جبتک تھے ہمین محفوظ رکھتے تھے اور جب سے کہ آپ نے انتقال فرمایا ہم پر اعدائے دین نے ظلم کیا اور وہ ہم پر غالب ہوگئے

اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی السَّبَایَا بَنَاتِكِ فِی الْبِلَادِ مُشَتَّتِیْنَا

ای فاطمہ زہرا اگر آپ اپنی بیٹیونکو مقید تمام شہرون مین تشہیر ہوتے دیکھتین تو نہایت محزون ہوتین

اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی الْحَیَارٰی وَلَوْ اَبْصَرْتِ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَا

ای فاطمہ زہرا اگر آپ اپنی ذریت کو حیران و سرگردان دیکھتین اور اپنے پوتے امام زین العابدین کو با حال پریشان ملاحظہ کرتین تو کمال آپ کو رنج وملال ہوتا

اَفَاطِمُ لَوْ رَاَیْتِنَا سُهَادٰی وَمِنْ سَهَرِ اللَّیَالِیْ قَدْ عَمِیْنَا

ای فاطمہ زہرا اگر آپ ہمین تمام شب جاگتے دیکھتین کہ ہم شب بیداری کے سبب سے گویا نابینا ہوگئے ہین تو آپ کو نہایت حسرت و افسوس ہوتا

اَفَاطِمُ مَا لَقِیْتِ مِنْ عِدَاكِ وَلَا قِیْرَاطَ مِمَّا قَدْ لَقِیْنَا

ای فاطمہ زہرا جو مصیبت کہ آپ کو آپ کے اعدا سے پہونچی و مثل ایک دانگ کے بھی نہین ہے بہ نسبت اُن مصائب کے جو ہمین ہمارے اعدائے دین سے پہونچی

فَلَوْ دَامَتْ حَیَاتُكِ لَمْ تَزَالِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تَنْدُبِیْنَا

پس ای فاطمہ زہرا اگر آپ اُسوقت مین زندہ ہوتین اور یہ حال ملاحظہ فرمالیتین تو قیامت تک ہمارے اس حال پر نوحہ و فریاد کرتین

وَعَرِّجْ بِالْبَقِیْعِ وَقِفْ وَنَادِ اَیَا ابْنَ حَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَا

اور ای منادی بقیع مین جاکر پکار کہ ای فرزند حبیب خدا کے

وَقُلْ یَا عَمُّ یَا الْحَسَنُ الزَّکِیُّ عِیَالُ اَخِیْكَ اَضْحَوْا ضَائِعِیْنَا

اور کہہ ای چچا حسن مجتبیٰ آپکے بھائی کے عیال کی حرمت ضائع ہوئی

اَیَا عَمَّاهُ اِنَّ اَخَاكَ اَضْحٰی بَعِیْدًا عَنْكَ بِالرَّمْضَا رَهِیْنَا

ای چچا آپ کے برادر عالیوقار آپ سے چھٹ کر زمین کربلا کی خاک مین مرہون ہوگئے

بِلَا رَاْسٍ تَنُوْحُ عَلَیْهِ جَهْرًا طُیُوْرٌ وَالْوُحُوْشُ الْمُوْحِشِیْنَا

کس طرح کہ سر مبارک اُن جناب کا اعدائے دین اُتار لے گئے اور لاش مبارک کو بے سر چھوڑ دیا اُن جناب پر وحوش وطیور نوحہ وشیون کرتے ہین

Presented by www.ziaraat.com

وَلَوْ عَايَنْتَ يَا مَوْلَايَ سَاقُوا		حَرِيماً لَا يَجِدْنَ لَهُمْ مُعِيناً	

اور اے آقا اگر آپ ملاحظہ فرماتے حرم محترم کو اپنے کہ ہم انکو مقید کر لے گئے اور ہم انکا کوئی معین و مددگار دکھائی نہ دیتا تھا

عَلَى مَتْنِ النِّيَاقِ بِلَا وِطَاءٍ		وَشَاهَدْتَ الْعِيَالَ مُكَشَّفِينَا	

اور اُن حرم محترم کو اُن ملاعین نے بے فرش اونٹون کی پشتون پر سوار کیا اور اپنی عیال کو آپ ملاحظہ فرماتے کہ سر برہنہ تھے تو آپ کو نہایت صدمہ ہوتا

الا لعنة الله علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بست و نہم فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام و بقیہ اشعار نوحہ حضرت ام کلثوم وقت ورود مدینہ و نوحہ و بکائی حضرت زینب علیہا السلام

قَالَ رَسُولُ اللهِ اَلنَّظَرُ اِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ علماے اہلسنت نے اپنے کتب مناقب مین مثل خوارزمی وغیرہ کے کہ وہ اکابر و اعاظم علماے اہلسنت وجماعت سے ہین اور علماے اہل تشیع نے اپنے کتب احادیث مین مثل بحار الانوار و عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار وغیرہ بطرق متعددہ و اسانید معتبرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شاگرد رشید تھے جناب امیر المومنینؑ کے اور باتفاق فریقین انکی جلالت قدر اسقدر ہے کہ محدثین ثقات فریقین ان سے روایت کرتے ہین اور باتفاق مورخین فریقین یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھین بیس ہزار حدیثین فقط فضائل امیر المومنینؑ مین زبانی یاد تھین روایت کی ہے کہ جناب سید المرسلینؐ افضل النبیینؐ حبیب رب العالمین الملقب بہ طٰہٰ ویٰسین المبعوث الی الاولین و الآخرین تاج الهادین الصالحین الزاہدین المتقین العابدین الراکعین الساجدین نبی الرحمۃ سراج الامۃ سید الثقلین نور المشرقین جد السبطین الحسنؑ والحسینؑ المنعوت فی سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرَى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى الممدوح فی دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

المحمود فی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى صاحب اللوا خاتم الانبیا سند الاصفیا سید العرب والعجم شفیع الامم ابو القاسم محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ما دامت الارض والسماء فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین سلطان المسلمین سید الوصیین نفس خیر المرسلین استاذ روح الامین یعسوب الدین قائد الغر المحجلین ولی رب العالمین خلیفۃ طٰہٰ ویٰسین والنبأ العظیم فی الکتاب المبین زوج سیدۃ نساء العالمین ابو الائمۃ الہداۃ المہدیین ناصر النبیین رئیس الصابرین قاتل المشرکین امام المتقین مجاہد الکافرین والناکثین والقاسطین والمارقین زینۃ العابدین والعارفین والزاہدین والراکعین والساجدین عمدۃ الشاکرین تاج الفاخرین سابق المسلمین اکبر المحسنین تنبیہ الغافلین وسیلۃ النادمین والتائبین افضل الصالحین والصادقین نمط للکافرین والمنافقین والکاذبین اول الموحدین من الروحانیین موفور عملہ عن ضبط کرام کاتبین کہف الوری شمس الضحی زین الہدی نجم العلی صدر التقی المقصود من قول لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ولی اللہ حجۃ اللہ اسد اللہ وجہ اللہ عین اللہ ید اللہ جنب اللہ کلمۃ اللہ نور اللہ حجاب اللہ حزب اللہ عفو اللہ قبلۃ اللہ کعبۃ اللہ غیب اللہ ارادۃ اللہ آل اللہ خلیفۃ ارض اللہ مالک ملک اللہ قاضی امر اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب منجح المطالب امام المشارق والمغارب مظہر العجائب مظہر الغرائب مفرق الکتائب علی بن ابیطالبؑ الضارب بالسیفین والطاعن بالرمحین المصلی مع النبی الی القبلتین الباذل نفسہ لسید الکونین ابو الحسنؑ والحسینؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ ما دام النیرین کے روے انور کیطرف نظر کرنا عبادت ہے علماے اعلام اور فضلاے کرام رحمہم اللہ الملک المنعام اس مقام پر اس حدیث شریف کی شرح مین اسطرح لکھتے ہین کہ یہ فرما کر جناب رسالتمآبؐ کو خیال ہوا کہ جو لوگ ادراک زمانہ امیر المومنینؑ کا نہ کر سکینگے وہ اس ثواب سے محروم رہینگے لہذا حضرت نے بعد اسکے ارشاد فرمایا وَذِكْرُهٗ عِبَادَةٌ یعنی اگر نظر کرنا طرف روے مبارک علیؑ بن ابیطالبؑ کے ممکن نہو تو انکا ذکر کرو اسلیے کہ اُنکا ذکر بھی عبادت ہے بعد اسکے چونکہ دشمنان امیر المومنینؑ بہت کثرت سے تھے

Presented by www.ziaraat.com

اور حضرتؑ کو خیال ہوا کہ شاید یہ لوگ کچھ شک کریں اس امر مین کہ کیا وجہ ہی کہ ذکر امیر المومنینؑ کا عبادت ہی حالانکہ سوا ذکر خدا کے کسی اور کا ذکر عبادت نہین ہو سکتا پس حضرتؑ نے حصول مزید یقین اور تفہیم و افہام حاسدین و منکرین و مبغضین کے واسطے اسکی وجہ بھی دوسری حدیث مین بلام تعلیل بیان فرمائی اور ارشاد کیا زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لِاَنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ وَذِکْرُ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ یعنی زینت دو اپنی مجلسون کو ساتھ ذکر علی بن ابیطالبؑ کے اسواسطے کہ ذکر اُنکا میرا ذکر ہی اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہی اور خدا کا ذکر عبادت ہی فَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ پس ثابت ہوا کہ امیر المومنینؑ کا ذکر عبادت ہی اب تتمہ حدیث اول سنیے کہ بعد اسکے حضرتؑ کیا فرماتے ہین ارشاد کرتے ہین لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِیْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَایَتِہٖ وَالْبَرَآءَۃِ مِنْ اَعْدَآئِہٖ یعنی خداوند عادل ایمان کسی بندہ کا قبول نہ کریگا جن و انس و ملائکہ وغیرہ مین سے مگر انکی ولایت و محبت کے ساتھ اور انکے اعدا کی برأت کے ساتھ مقصود صریح اس جملہ سے حضرتؑ کا یہ ہی کہ جب تک کہ کوئی شخص حضرتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو اور آپکے اعدا کو دشمن نہ رکھتا ہو تو اُسکا ایمان مقبول نہوگا پس جس شخص کا ایمان ہی نزدیک خدا مقبول نہ ہو وہ ہرگز ہرگز داخل بہشت نہین ہو سکتا کیون حضرات سُنے آپ نے فضائل و مناقب اور خصائل و مراتب حضرتؑ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاے امت جفا کار نے اُنھین کی ذریت و عترت اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے مردان اہلبیتؑ کے سرون کو قلم کیا اور زیور و اسباب اہل حرم کا لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگا دی کربلا سے تا کوفہ و شام اہلبیت اطہار کو شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا بعد اسکے قیدخانہ شام مین جس مین دن کو دھوپ اور رات کو اوس پڑتی تھی اسیر رکھا اور بعد مدت دراز کے اُنھین بہزار خرابی وطن جانے کی اجازت ملی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار وغیرہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ام کلثومؑ جب مدینہ جانے لگین تو روتی تھین اور یہ چند اشعار بحالت آنا پڑھتی تھین

مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا — فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِیْنَا

اے مدینے ہمارے جد بزرگوار کے ہمارے آنے کو اپنے مین قبول نہ کر کیونکہ ہم بہت سے صدمات و آلام سے کر پھرے ہین

خَرَجْنَا مِنْکِ بِالْاَھْلِیْنَ جَمْعًا — رَجَعْنَا لَا رِجَالَ وَلَا بَنِیْنَا

اے مدینے جب ہم گئے تھے تو سب اہل و عیال ہمارے اور وارث ہمارے ساتھ تھے اور اب واپس آئے اسطرح کہ ہمارا کوئی وارث مردون مین سے باقی نہین ہی نہ کوئی فرزند باقی ہی

وَکُنَّا فِی الْخُرُوْجِ بِجَمْعِ شَمْلٍ — رَجَعْنَا حَاسِرِیْنَ مُسَلَّبِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو جماعت ہماری مجتمع اور مال و اسباب ساتھ تھا اور واپس آتے وقت ہم لُٹے ہوے سر برہنہ واپس آئے

وَکُنَّا فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ جَھْرًا — رَجَعْنَا بِالْقَطِیْعَۃِ خَائِفِیْنَا

اور جب ہم نکلے تھے تو باعلان و باظہار ہم خدا کی امان مین تھے اور جب واپس آئے تو بسبب قطع رحم و جور و ستم کے خوف زدہ واپس آئے

وَمَوْلَانَا الْحُسَیْنُ لَنَا اَنِیْسٌ — رَجَعْنَا وَالْحُسَیْنُ بِہٖ رَھِیْنَا

اور جب ہم گئے تھے تو ہمارے آقا حسینؑ ہمارے مونس و غمگسار تھے اور جب واپس آئے تو وہ جناب ہمارے ساتھ نہین ہین اور زمین کربلا مین مرہون ہو گئے اُنھین کھو آئے

فَنَحْنُ الضَّائِعَاتُ بِلَا کَفِیْلٍ — وَنَحْنُ النَّائِحَاتُ عَلٰی اَخِیْنَا

پس ہم ایسے برباد ہین کہ جنکا کوئی کفیل نہین ہی اور ہم اپنے بھائی پر نوحہ کنان ہین

وَنَحْنُ السَّائِرَاتُ عَلَی الْمَطَایَا — نُشَالُ عَلٰی جِمَالِ الْمُبْغِضِیْنَا

اور ہم وہ ہین کہ جن کو دشمنون نے شتران برہنہ پر سوار کر کے دیار بدیار پھرایا

وَنَحْنُ بَنَاتُ یٰسٓ وَطٰہٰ — وَنَحْنُ الْبَاکِیَاتُ عَلٰی اَبِیْنَا

اور ہم بیٹیان ہین جناب محمد مصطفٰے الملقب بہ یٰسین و طٰہٰ کی اور ہم اپنے باپ کی شیدائیان ہین

وَنَحْنُ الطَّاھِرَاتُ بِلَا خَفَاءٍ — وَنَحْنُ الْمُخْلِصُوْنَ الْمُصْطَفُوْنَا

Presented by www.ziaraat.com

اور ہم بے شک و شبہہ طاہرات ہین اور ہم برگزیدہ اور خالص ہین

وَنَحْنُ الصَّابِرَاتُ عَلَى الْبَلَايَا ۔ وَنَحْنُ الصَّادِقُونَ لَنَا صِحُونَا

اور ہم بڑی بڑی بلاؤن پر صبر کرنے والیان ہین اور ہم سچے اور نصیحت کنندہ لوگون مین ہین

أَلَا يَا جَدَّنَا قَتَلُوا حُسَيْنًا ۔ وَلَمْ يَرْعَوْا جَنَابَ اللّٰهِ فِينَا

ای نانا رسول خدا آپ کے نواسے حسینؑ کو ظالمون نے قتل کیا اور ان ملاعین نے بارگاہ عزت وجلالی باری کی کوئی رعایت ہم اہلبیت کے باب مین نہین کی

أَلَا يَا جَدَّنَا بَلَغَتْ عِدَانَا ۔ مُنَاهَا وَاشْتَفَى الْأَعْدَاءُ فِينَا

ای نانا رسول خدا ہمارے دشمن اپنی امیدون کو پہونچ گئے اور ہمین تکلیف دیکر انھون نے شفا پائی

لَقَدْ هَتَكُوا النِّسَاءَ وَحَمَّلُوهَا ۔ عَلَى الْأَقْتَابِ قَهْرًا أَجْمَعِينَا

ای نانا رسول خدا آپکے حرم کی ہتک حرمت کی ظالمون نے اور انھین جبرًا و قہرًا اونٹون کے کجاوون پر سوار کیا

وَزَيْنَبُ أَخْرَجُوهَا مِنْ خِبَاهَا ۔ وَفَاطِمُ وَالِهٌ تُبْدِي الْأَنِينَا

ای نانا آپ کی نواسی جناب زینبؑ کو ان ملاعین نے انکے خیمہ سے نکالا اور ای نانا فاطمہ صغریٰ نواسی آپکی اپنے رنج والم کو ظاہر کرتی ہین

سُكَيْنَةُ تَشْتَكِي مِنْ حَرِّ وَجْدٍ ۔ تُنَادِي الْغَوْثَ رَبَّ الْعَالَمِينَا

اور ای نانا سکینہ اپنی حرارت غم کی شکایت کرتی ہی اور اپنے پروردگار کو جو فریادرس اور رب العالمین ہی پکارتی ہی

وَزَيْنُ الْعَابِدِينَ بِقَيْدِ ذُلٍّ ۔ وَرَامُوا قَتْلَهُ أَهْلُ الْخَئُونَا

اور ای نانا زین العابدین نواسا آپکا مقید بقید شدید ہی اور انکے بھی قتل کا ارادہ اہل خیانت نے کیا تھا

فَبَعْدَهُمْ عَلَى الدُّنْيَا تُرَابٌ ۔ فَكَأْسُ الْمَوْتِ فِيهَا قَدْ سُقِينَا

پس بعد ایسے وارثون کے دنیا پر خاک ہو کیونکہ ہم نے اس دنیا مین بعد ایسے وارثون کے

گویا کہ کاسہ ہائے موت خود ہی پیے یعنی ہم زندہ مثل مردہ ہین

وَهٰذِي قِصَّتِي مَعَ شَرْحِ حَالِي ۔ أَلَا يَا سَامِعُونَ ابْكُوا عَلَيْنَا

اور یہ قصہ میرا مع میرے حال کی تفصیل کے ای سننے والو ہمارے حال پر گریہ و بکا کرو راوی کہتا ہی کہ زینبؑ جگر کباب مسجد کا دروازہ پکڑے چلاتی تھین کہ یا جداہ مین بھائی حسینؑ کی خبر شہادت لائی ہون اور سیلاب اشک خونین دیدۂ رمد رسیدہ سے بہاتی تھین اور ایک ساعت آرام نہ لیتی تھین اور گریہ و نوحہ و بکا موقوف نہ کرتی تھین اور جب جناب امام زین العابدینؑ کو دیکھتی تھین تو غم والم انکا دونا ہو جاتا تھا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سی ام اشعار در مدح جناب حیدر کرار و شہادت محمدؑ و ابراہیمؑ فرزندان مسلم بن عقیلؑ و معلق ماندن لاش ابراہیمؑ بر آب فرات و غرق شدن مع لاش محمدؑ و حال قتل حارث بن عروہ قاتل پسران مسلمؑ

هَا عَلِيٌّ بَشَرٌ كَيْفَ بَشَرْ ۔ رَبُّهُ فِيهِ تَجَلّٰى وَظَهَرْ

آگاہ ہون مومنین کہ تمام مخلوقات وسائر کائنات مین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہما السلام وہ بندۂ خدا ہین جنکی ذات بابرکات مین قدرت حق تعالیٰ کا جلوہ و ظہور ہی

كُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ ۔ مَوْتُهُ مَوْتُ حِمَارٍ وَبَقَرْ

جو منحرف جادۂ دین اور گمراہ طریقۂ یقین بے معرفت ذات بابرکات اور بے ولاے وصی رسولؐ کائنات مرجائے تو موت اسکی ایسی ہی جیسے گاؤ خر یا اور حیوانات بے معرفت دین اسلام دنیا سے گذر جاتے ہین مومنین یہ مضمون بھی موافق حدیث ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً یعنی جو شخص کہ مرجائے اس حالت مین کہ اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے تو موت اسکی موت جاہلیت ہی یعنی

[redacted]Pres[redacted]by ww[redacted]raat.c[redacted]

مَنْ لَهُ صَاحِبَةٌ كَالزَّهْرَا ۔ اَوْ سَلِيلٌ كَشُبَيْرٍ وَّشَبَّرَ

دنیا مین سوا اُن جناب کے کون ایسا ہی جسکی زوجہ مثل فاطمہ زہرا شفیعہ روز جزا بنت جناب محمد مصطفی کے ہو اور کون ایسا ہی جسکے فرزند دلبند مثل سبطین رسول الثقلین جناب امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے ہین

مَنْ لَمَنْ هَلَّلَ فِي عَهْدِ صِبًى ۔ اَوْ لِمَنْ كَبَّرَ فِي عَهْدِ صِغَرٍ

کون شخص ہی جو مثل جناب امیر المومنینؑ گہوارۂ طفولیت اور عہد صغر سن مین تہلیل اور تکبیر خداوند قدیر کی بجا لایا ہو

عَنْهُ دِيوَانُ عُلُومٍ وَّحِكَمٍ ۔ فِيهِ طُومَارُ عِظَاتٍ وَّعِبَرٍ

دفترہای علوم وحکمت کہ جن مین وعظ ونصیحت اور مضامین پند وعبرت صاحبان بصیرت اور اہل خبرت کے واسطے ہین حضرت کی ذات فائض البرکات سے جاری اور نافذ ہوے

بُو تُرَابٍ وَّكُنُوزُ الْعَالَمِ ۔ عِنْدَهُ نَحْوُ سِفَالٍ وَّمَدَرٍ

کُنیت مبارک اُس جناب کی ابو ترابؑ ہو اور خزانہ ہاے عالم مثل سفال اور ریزہ ہاے خاک کے حضرت کے سامنے بے حقیقت وبے وقار ہین

كُلَّمَا اَحْزَنَهُ الدَّهْرُ سَلَا ۔ اَيْنَ مَا اسْتَضْعَفَهُ الْقَوْمُ صَبَرَ

جب زمانۂ غدار منحرف ہو کر حضرت کو محزون ومغموم کرتا تھا تو حضرت مشیت ایزدی اور رضاے جناب احدی پر توکل کر کے اپنی تشفی وتسکین فرماتے تھے اور جب قوم جفاکار ظلم وستم کرتی تھی آپ صبر کرتے تھے

نَاقَةُ اللهِ فَيَا شِقْوَةَ مَنْ ۔ مَا رَعَاهَا فَتَعَاطَى وَعَقَرَ

اور منجملہ آپ کے القاب طیبہ کے ایک لقب مبارک آپکا ناقۃ اللہ ہی پس افسوس ہی شقاوت اور ظلم پر اُس ظالم کے جسنے اُس صالح المومنینؑ اور ناقۂ رب العالمین کی کچھ رعایت اور حفظ حرمت نہ کی اور مثل ناقۂ صالح شب نوزدہم ماہ صیام مین شہید کر ڈالا

وہ شخص کافر ا جیسے کہ ایام جاہلیت مین بت پرست مرجاتے تھے

قَوْسُهُ قَوْسُ نُزُولٍ وَّعُرُوجٍ ۔ سَهْمُهُ سَهْمُ قَضَاءٍ وَّقَدَرٍ

وقت کارزار وہنگام گیرودار دست حق پرست مین کمان کا خم اسطرح نمایان ہی جیسے کمان قدرت حق تعالی مین نزول وعروج ہوتا ہی یعنی جسکو چاہے اپنے مرتبہ سے گرادے اور جسکو چاہے مرتبۂ ادنیٰ سے پایۂ اعلی پر پہونچا دے اور تیر اُن حضرتؑ کا مثل تیر قضا وقدر بے پناہ وبے نظیر

مَا رَمَى رَمْيَةً اِلَّا وَكَفَى ۔ مَا غَزَا غَزْوَةً اِلَّا وَظَفَرَ

جس جنگ مین ایک تیر بھی حضرتؑ نے سر کیا اُس لڑائی کو فتح کر لیا اور کوئی معرکہ ایسا نہ ہوا کہ حضرت حملہ ور ہوے ہون اور اُس مین نصرت وظفر نہ پائی ہو

اَغْمَدَ السَّيْفَ مَتَى قَابَلَهُ ۔ كُلُّ مَنْ جَرَّدَ سَيْفًا وَّشَهَرَ

جو نابکار شمشیر کھینچکر مقابل ہوا اُسکو حیدر کرار غیر فرار نے اپنی ہیبت سے ایسا مرعوب کیا کہ وہ تلوار نیام مین رکھکر فراری ہوا

حُبُّهُ مَبْدَاُ خُلْدٍ وَّنَعِيمٍ ۔ بُغْضُهُ مَنْشَاُ نَارٍ وَّسَقَرَ

دوستی ومحبت شاہ ولایت موجب رحمت رب العزت اور سبب کامیابی نعمت ہاے جنت ہی اور بغض وعناد اُن حضرتؑ کا باعث عذاب الیم اور دخول نار جحیم ہی

خَصْمُهُ اَبْغَضَهُ اللهُ وَلَوْ ۔ حَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى وَشَكَرَ

دشمنان علی بن ابی طالبؑ سے حق تعالی روز معاد بدشمنی وعناد پیش آئیگا اگرچہ وہ لوگ حمد وثنای باری اور شکر گذاری مین اپنی زندگی بسر کرین

خِلُّهُ بَشَّرَهُ اللهُ وَلَوْ ۔ شَرِبَ الْخَمْرَ وَغَنّٰى وَفَجَرَ

اور دوستان جناب امیرؑ اگرچہ تمام عمر فسق وفجور اور میخواری اور معصیت خدا مین مبتلا ہین روز قیامت اُن لوگون کو رب العزت نے بشارت نعمت ہاے جنت دی ہی اور ثواب آخرت عطا فرمایا ہی

پیشانی رخشان شہ در ہر نظر در ہر نگہ
تابان چو خور روشن چو مہ شام و سحر صبح و مسا

قرآن ناطق روی او طاق حرم ابروی او
واللیل شد گیسوی او روشن جبینش والضحیٰ

از بہر استمداد او جن و ملک در یاد او
نافذ بود ارشاد او از عرش تا تحت الثریٰ

از شرم او مہ منخسف وز خجلتش خور منکسف
بر رای پاکش منکشف اسرار اجرام سما

منت کشش بی ریب و شک انس و جن و حور و ملک
از بار احسانش فلک گردیدہ با پشت دوتا

زیبا براو تاج شہی شایان او چتر مہی
نشناختش با آگہی غیر از خدا و مصطفیٰ

باشد امام اولین از نص ختم المرسلین
ای کاش این جان حزین گردد برای او فدا

ثانی امام ما حسنؑ نور خدا سے ذو المنن
جان رسولؐ مؤتمن ابن علیؑ مرتضیٰ

ثالث حسینؑ آقاے ما و شافع فرداے ما
آقاے ما مولاے ما امروز و ہم روز جزا

زان پس امام چارمین سجاد زین العابدینؑ
آن سرور دنیا و دین آن پیشواے اتقیا

خامس امام معتمد آن باقرؑ علم احد
صابر بظلم لا تعد شاکر بر انعام خدا

صادقؑ امام راستان سادس براہ راستان
کش راستان بر آستان باشند ہر دم جبہ سا

کاظمؑ امام ہفتمین آن آفتاب اوج دین
کز نور او روی زمین آمد پر از نور و ضیا

ہشتم امام ما رضاؑ کاسمش علی کردہ خدا
حیف آنکہ مامون از دغا بنمود مسموم جفا

باشد تقیؑ میر نہم در معجزاتش عقل گم
آن کو بغیر لفظ قم زندہ نماید مردہ ہا

باشد نقیؑ میر دہم آن روح اب آن جان ام
زانسیش بود یک نقش سم رشک ہلال پر ضیا

زان پس امام عسکریؑ آن شاہ ملک سروری
جن و ملک دیو و پری منقاد امرش بی ریا

بس آن امام دو جہان آن ہادی کون و مکان
آن مہدیؑ آخر زمان آن قائم آل عبا

یارب بحق اثنا عشر از جملہ عصیان در گذر
بر حال کریان یک نظر کن از رہ لطف و عطا

تمام شد

تقریظ و توثیق ریختہ خامۂ عنبر شمائہ عالیجناب مستغنی عن الالقاب جلالت مآب فخامت انتساب علام مرتبت والامنزلت العلامۃ الفہامہ راس المجاہدۃ الکرام تاج العلماء العظام المبین للحلال و الحرام الہادی بمواعظہ و نصائحہ سائر الانام المحلاحل العلام والحبر القمقام العالم العامل و العیلم الکامل الصدر الشہیر الہمام النحریر القارع علی علام الرشاد السالک نہج الصدق و السداد السحاب الہامر و البحر الزاخر آیۃ اللہ فی العالمین و حجتہ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین مولانا و مولی الکونین ابو الفضل السید ناصر حسین لازالت شموس افاداتہم طالعۃ و اقمار افاضاتہم لامعۃ

باسمہ سبحانہ

یہ اخبار شریفہ و احادیث منیفہ جنکو سلیل الاطائب حمید الضرائب باذخ المراتب شامخ المناقب ذو المحامد الباہرہ و المحاسن الزاہرہ جناب حکیم سید حسین صاحب خصہم اللہ بالمواہب نے بحسن انتخاب مظان معتبرۂ معتمدہ سے جمع فرمایا ہی میرے نزدیک قابل اسکے ہین کہ مومنین بالیقین انکو اپنی مجالس مین ذکر کرین اور انکی قرأت و استماع سے ماجور و مثاب ہون واللہ الموفق۔

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ۱۳۰۲
عبدہ ناصر حسین بن العلامہ السید حامد حسین الموسوی النیسابوری

تقریظ و توثیق چکیدۂ کلک گہر سلک قدسی سمات ملکی صفات الکوکب الدری الذی یہتدی بہ المستہدی القمر السنی والبدر المضی عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفضلاء العظام مولانا و مولی الکونین جناب السید

Pres[redacted]by w[redacted]raat.[redacted]

ذاکر حسین صاحب دام ظلہم العالی بدوام الایام واللیالے

باسمہ سبحانہ

علم کی سچی اور حقیقی خدمت تصنیف سے ہی۔لیکن فی الواقع تصنیف بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہی کہ جسکا تحمل ہر شخص کے لیے آسان نہین ہی۔گو فراہمی اسباب زمانۂ حال نے جہان مصنفین کے لیے اُنکے انتشار فضل وکمال مین نہایت نمایان مدد دی وہان بعض متجاسرین کے لیے وہ اسباب سبب جرأت بھی ہوے۔زمانۂ گذشتہ کے کسی تجربہ کار کا مقولہ من صنّف فقد استہدف مشہور ہی۔مگر فی الحال اس مقولہ کی طرف سے بالکل اعتنا جاتی رہی ہی لیکن جو صاحبان عقل سلیم و فہم مستقیم ہین وہ تصنیف کے حقیقی معنی سمجھتے ہین اور اپنی تصنیف کو واقعی تصنیف بنانے کی کوشش کرتے ہین چنانچہ فی الحال ہمارے محترم دوست حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاجلۃ والاماثل جناب حکیم سید حسین صاحب المتخلص بہ گریان لازالت افاضاتہ نے ایک تصنیف لطیف فن حدیث خوانی (یعنی فن روضہ خوانی) مین سالہا سال کی محنت اور کوشش مین مرتب فرمائی ہی۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے جلد عاشر کتاب بحار الانوار حصۂ حالات حضرت خامس آل عبا سلام اللہ علیہ کا سلیس اُردو زبان مین بامحاورہ ترجمہ کیا اور نام اُسکا **مصائب الابرار** رکھا جسکو جملہ مومنین نے اُسی قدر کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا جسکا وہ مستحق تھا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنھون نے کتاب شرح اسباب وعلامات کی دونون مجلدات کو عربی زبان مین محشی فرمایا جسکا نام **حل المعضلات من شرح الاسباب والعلامات** رکھا ہی اور جسے تمام اطباے عصر اور فضلاے دہر نے نہایت پسند فرمایا۔یہ وہ بزرگوار ہین کہ جنکے قصائد مدح جناب امیر المومنین ودیگر ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین مین بکثرت اُردو۔فارسی۔عربی زبان مین موجود ہین اور اکثر حضرات مومنین لکھنؤ وغیرہ نے اُنکو مجالس عدیدہ اور محافل پسندیدہ مین سنا ہی

اور اُنکی ازحد تعریف وتوصیف فرمائی ہی اور اُنکے دیدہ ہاے دل روشن ومنور ہوے ہین۔یہ بیان کرنا کہ فن حدیث کیا ہی اور اُسکا مرتبۂ شرف وبزرگی کیسا ہی اور اُسکی تنقید کیونکر ہوتی ہی۔اُسکے احوال رجال کا جانچنا اور متن حدیث کو سمجھنا کسقدر صعب ہی۔ان سب کا بیان اس مختصر تمہید مین نامناسب ہی۔مگر یہ امر واضح ہی کہ ان صعوبات کا درجہ حسب افادات ہمارے علماے اعلام کے حالات جناب سید الشہدا روحی و ارواح العالمین لہ الفدا مین آجکل زیادہ بڑھ گیا ہی جسکے بہت سے وجوہ عام مومنین بھی جانتے ہین اور جنکی تفصیل خالی از تطویل نہین ہی۔بہرکیف تمیز صحیح وسقیم وحق وباطل کے لیے جو علوم وضع ہوے ہین مثل علم رجال وفن درایت وغیرہ وغیرہ اولاً تو اُنکا حاصل کرنا اس امر کے لیے ضروری ہی۔اسکے بعد بھی ذوق سلیم اور اُس خداداد قوت قدسیہ کی ضرورت ہی جو صواب کو خطا سے علیحدہ کرنے مین معین ہو۔وہی وہ ملکۂ فاضلہ ہی جس کو خداوند عالم جسکے لیے پسند کرتا ہی اُسی کو عطا فرماتا ہی اور ہر شخص کا حصہ نہین ہی۔وہی وہ نور ہادی ہی جسکی ضو سے نفس حدیث کی حالت صاحب ملکہ پر ظاہر ہوجاتی ہی کہ یہ کلام امام علیہ السلام کا ہی یا نہین۔اسی طرح جب پورے پایۂ کمال پر وہ قوت ترقی پاتی ہی تو ہر امر مین راہ واضح اور طریقۂ مستقیم کی پوری ہدایت کرتی ہی۔لیکن ظاہر ہی کہ یہ قوت عموماً علما مین بھی متیسر نہین ہوسکتی۔چہ جاے ذاکرین۔لہذا قرین عقل یہی بات ہی کہ ذاکرین اس باب مین پیروی علماے محققین ربّانیین کی کرین جنھون نے اپنی تصانیف عالیہ مین تحقیق وتنقید سے کام لیا ہی اور تسامح دور از کار کو اس باب مین دخل نہین دیا اور چاہیے کہ ایسے ہی علما کی تصانیف منیفہ کو ماخذ قرار دیکر اخذ احادیث وروایات فرمایا کرین اور اگر کسی امر مین اشتباہ ہو تو اُسکو محققین ومتقدّین علماے موجودین سے دریافت کرلیا کرین۔اور اگر احیاناً بغرض تحصیل ثواب جزیل یا القاے ذکر جمیل اس باب مین تصنیف کا خیال فرمائین تو زیادہ تر احتیاط کو کام مین لائین اور مشتبہ احادیث و

Presented by www.ziaraat.com

اخبار کی بابت محققین علما سے استفادہ کرنے مین پوری زحمت اُٹھائین چنانچہ ہمارے
محترم دوست نے اپنی اس تصنیف منیف مین جسکا نام مجالس حسینیہ ہی یہی طریقہ
اختیار کیا اور روایات و واقعات کے مآخذ معتبرہ سے اخذ کرنے مین اور انکی بابت
رفع اشتباہات مین نہایت کوشش بلیغ فرمائی۔ اولاً اصول کتب معتبرہ اخبار و احادیث
و اسفار معتمدہ مقاتل و سیر و تواریخ کی طرف رجوع فرمائی اور روایات و حالات کو
نہایت احتیاط سے انتخاب کیا اور ترتیب فضائل اور ربط مصائب دیگر مجالس کو حسب
طریقۂ شائعہ مرتب کیا پھر مکرر نظر فرماکر تحقیق امور مشتبہہ مین رجوع کی طرف سرکار شریعتمدار
سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتعلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علی
المجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابو الفضل جناب الاخ المعظم آقا السید ناصر حسین
صاحب ادام اللہ ظلہم العالی علی رؤس الموالی کے اور انکی خدمت قدسی منزلت مین ایک
مدت تک اہتمام اور عرق ریزی سے کبھی مسودات کو پیش فرماکر اور کبھی مجالس مین سناکر حل
مقامات مشکلہ فرمایا اور کوئی دقیقہ اپنی تالیف کو بےنظیر بنانے مین فروگذاشت نہین کیا۔
میرے خیال مین اسوقت چونکہ حالات اور واقعات متعلق بواقعۂ شہادت حضرت خامس آل عبا
علیہ آلاف التحیۃ والثنا کی بابت عوام مومنین کی طرف سے یہ برابر استدعا ہو رہی ہی کہ
ہمارے لیے اُردو مین بطرز حدیث خوانی وہ کتب ہونا لازمی ہین کہ جنکی روایات پر ہم
اعتماد کرین۔ پس میری راے مین جناب حکیم صاحب موصوف نے ایک بڑی اہم ضرورت
کے پورا کرنے مین کافی حصہ لیا ہی اور نہایت گرانقدر خدمت کو انجام دیا ہی۔ ہمارے
پاس سواے دعاے خیر اور اظہار شکریہ اور کوئی بہتر عوض نہین ہی جو ہم پیش کرین۔
اور نیز ہم بارگاہ ایزدی مین باداب عرض کرتے ہین کہ اس خدمت جمیلہ کو حسن قبول عنایت
کرے۔ اور اپنے مقربان بارگاہ صمدیت کے لیے اس کام کو پسند فرمائے۔ اور جملہ
حضرات ائمۂ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین اور خصوصاً حضرت خامس آل عبا روحی

لہٰذا اس خدمت گزاری سے نہایت راضی اور خوشنود ہون۔ اگرچہ جناب حکیم صاحب
کی کتاب کی پوری داد تو وہی بزرگوار دے سکتے ہین جو صدق و راستی کے سیدھے
راستے مین چلنے کو اعظم مطالب و اہم مآرب تصور کرتے ہین اور اُسی کے جویا
رہتے ہین۔ لیکن میرے خیال مین کوئی ناظر منصف عام اس سے کہ جادۂ تحقیق کا
دلدادہ ہو یا وادی تسامح کا فریفتہ اُسکے مجالس کی حُسن
ترتیب و براعت عنوان و سہولت الفاظ و جودت ربط و حُسن
ختام مین کلام نہین کر سکتا ہی۔ احقر افقر ذاکر حسین عفی عنہ

ذاکر حسین

تقریظ و توثیق چکیدۂ قلم افادہ و افاضت شیم سرکار شریعتمدار فخر المحققین صدر المدققین قامع اساس الضالین قاطع اعناق الملحدین العیلم العلامۃ والنحریر الفہامۃ الذی لاحظ لہ غیر الزیادۃ ولا شغل لہ سوی العبادۃ الدر الفاخر العلم الزاہر جامع المناقب والمفاخر مولانا السید محمد باقر ادام اللہ ظل افضالہ علی رؤس المومنین واطال بقاؤہ بحق محمد وآلہ المیامین

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

این مجالس شریفہ کہ جناب حذاقت مآب فضائل و مکارم نصاب عمدۃ الاماجد
الاطیاب نخبۃ الاکارم الانجاب سلالۃ السادۃ الاطائب جناب حکیم مولوی سید حسین
صاحب اسبغ اللہ علیہ فواضل النعم والمواہب بحسن سعی و اہتمام از مظان معتبرہ

Prese[redacted]by ww[redacted]aat.c[redacted]

کتب معتمدہ اخذ انتخاب والتقاط نمودہ اند انشاء اللہ تعالیٰ قراءت و استماعش موجب اجر جزیل و ذخر جمیل و خوشنودی رب جلیل و ائمۂ بہالیل سلام اللہ علیہم بالغداۃ والاصیل خواہد بود وفقنا اللہ وسائر المومنین لما یحبہ ویرضاہ۔

لا الہ الا اللہ القوی
عبدہ محمد باقر بن محمد بن علی الرضوی

تقریظ و توثیق ریختۂ کلک جواہر سلک سرکار شریعتمدار السید الفقیہ والحبر النبیہ وارث علوم اہل البیت علیہم السلام المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام محط رحال العلمآء الاعلام ومہبط فیوض اللہ الملک العلام ملاذ الانام معاذ الایتام ظہیر الاسلام کاشف الظلام مولانا السید محمد ہادی صاحب جہاہم اللہ بجزیل المواہب

باسمہ سبحانہ

واقعاً این کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ عالی مراتب جلیل المناقب جمیل الضرائب سلیل البہالیل الاطائب صفوۃ الافاضل الاعیان فاقد الاشال والاقران جناب الحکیم سید حسین صاحب صانہ رب المشرقین وحباہ بکل ماتقربہ العین در فضائل و مصائب اہل بیت اطائب صلوات اللہ علیہم جمع فرمودہ اند کتابیست بی مثیل کہ باوجود مراعاۃ مآخذ معتبرہ و اخبار موثقہ کمال درجہ صرف مناسبات و بذل مرغبات نمودہ اند فجزاہ اللہ خیر الجزآء۔ وانا العاصی محمد ہادی الرضوی تجاوز اللہ عنہ یوم یوخذ بالنواصی۔

ہو المحسن وانا المسیٔ
محمد ہادی الرضوی

تقریظ و توثیق ریختۂ خامۂ ہدایت شمامۂ سرکار شریعتمدار نسیج وحدہ و فرید عہدہ ظہیر الشیعۃ ظہر الشریعۃ صاحب الملکات الملکیۃ والقوۃ القدسیۃ عز المومنین عز عین الشامخین منار المہتدین خیر اللاحقین مولانا و مولی الزمن جناب آقا السید نجم الحسن صاحب ادام اللہ ظلال افضالہ واطال بقاءہ بحق محمد و آلہ

باسمہ سبحانہ

کتاب مستطاب مجالس حسینیہ کہ جناب فضائل مآب حمید الضرائب سلیل الاطائب جمیل المناقب ذی المحامد السامیۃ والمفاخر النامیۃ جناب حکیم سید حسین صاحب دامت مکارمہ بعنوان انیق و ترتیب رشیق تالیف فرمودہ اند و روایات و اخبار از کتب معتبرہ فراہم نمودہ اند انشاء اللہ ذکر و استماع آن موجب ثواب و باعث رضائے ائمۂ اطیاب میباشد۔ فقط حررہ السید نجم الحسن عفی عنہ۔

لا الہ الا اللہ
ولی المنن عبدہ
۱۳۰۸
السید نجم الحسن

تقریظ و توثیق چکیدۂ خامۂ فیض شمامۂ سرکار شریعت مدار الجامع بین رتبتی العلم والعمل المشمر عن ذیلہ لدفع الزیغ و الزلل الذی لاینقطع مدرارہ ولایشق غبارہ ولایقتفی آثارہ و تجتنی اثمارہ اللج الذی لاساحل والنجم الذی لاآفل

Presented by www.ziaraat.com

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶۔ پر نہایت تصحیح واہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرما سکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی۔ قیمت فی جلد۔

ہدیّۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء۔ اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس مُ ردو زبان مین لکھی گئی ہی۔ یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

Presented by www.ziaraat.com

اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶ پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرماسکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی۔ قیمت فی جلد۔

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء۔ اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اردو زبان مین لکھی گئی ہی۔ یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

[illegible]

بفضل ایزد واہب وطفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

ینابیع المصائب
حصہ اول

از مولفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی زاد فضلہ

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com